رُوحِ ہَستی

امامت وولایت

تالیف حجۃ الاسلام سید جمال الدین حجازی مترجم مولانا ہادی حسن فیضی ہندی

روحِ ہستی

امامت وولایت

کے متعلق

اللہ تعالیٰ اور چہاردہ معصومینؑ کے اقوال سے ایک سو پچاس قول

تالیف

حجۃ الاسلام سید جمال الدین حجازی

مترجم

مولانا ہادی حسن فیضی ہندی

بسم الله الرحمن الرحیم

اسم کتاب ــــــــــــــــــ روح هستی

مؤلف ــــــــــــــــــ حجۃ الاسلام والمسلمین سید جمال الدین حجازی

مترجم ــــــــــــــــــ مولانا ہادی حسن فیضی

کتابت ــــــــــــــــــ جعفر خان سلطانپوری

ناشر ــــــــــــــــــ انتشارات انصاریان

پیشکش ــــــــــــــــــ مؤسسۃ الولایۃ نگپور جلالپور فیض آباد یوپی ہند

تعداد ــــــــــــــــــ ۲۰۰۰

طبع ــــــــــــــــــ اول

انتساب

اگرچہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

لیکن یہ خاکی اور حقیر اپنی اس ناچیز کوشش و کاوش کا انتساب صاحبان عصمت و طہارتؑ، مالکان رشد و ہدایت، خاندان نبوت و رسالت دودمان ولایت و امامت، یعنی حضرات چہاردہ معصومین علیہم الصلوٰۃ و السلام وارواحنالھم الفداء کے اسماء مبارکہ سے کرتا ہے، اور اپنے تمام گناہوں اور معاصی کا اعتراف کرتے ہوئے انھیں حضرات کے وسیلے سے بارگاہ قدس میں اپنی فکر و عقل کی طہارت اور اپنے قول و عمل کی پاکیزگی کا طالب ہے، نیز امیدوار ہے کہ وہ ذوات مقدسہ اس حقیر کو بس اپنا کہہ دیں۔

فقط والسلام

مترجم

تقریظ، استاذ الاساتذہ علامہ روشن علیؒ

الحمد لاہلہ والصلوۃ لاہلھا واللعن علی اعداء آل محمدؐ (ع)

یہ کتاب "روح جنتی" تالیف جناب سید جلال الدین حجازی کا، جسکا ترجمہ عالیجناب مولانا شیخ ہادی حسن فیضی ممتاز الافاضل، نے اردو زبان میں کیا ہے۔ اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ دور حاضر کے مزاج کو مختلف اسباب کی بنا پر ذکر فضائل اہلبیتؑ کے سننے سے باغی بنانے کی سعی ناکام کی جارہی ہے مگر ان شاء اللہ یہ کوششیں سعی رائیگاں ہوں گی، ماضی میں بھی بنی امیہ و بنی عباس کے زلہ خوار صاحبان جبّہ و دستار منبروں سے گلا پھاڑ پھاڑ کر جعلی و فرضی روایات بیان کرکے علوم کو اہلبیتؑ سے دور رکھنے کی کوشش کرتے تھے۔

تاریخ اسلام کا طالب علم جانتا ہے کہ مسلمانوں میں خوارج سے عبادت گزار لوگ کم ہی پیدا ہوئے ہیں، مگر حضرت علی علیہ السلام کی ذوالفقار

نے سب ہی کو قتل کر ڈیا ،

مولا یہ سب نمازی ہیں ؟

چند کو چھوڑ کر نہروان میں کوئی نہیں بچ سکا ،

جواب یہی ملے گا :

ہماری محبت کے بغیر یہ نمازیں اٹھک بیٹھک ، اور روزے فاقے ہیں :
پہلے ہماری محبت کی تبلیغ کرو جب محبت ہوگی تو نمازی خود بخود بن جائیں گے ۔

مولانا کا انتخاب قابل تحسین ہے ، سازمان تبلیغات اسلامی تہران نے "گفتار دلنشین" کی صورت میں ایک کتاب شائع کرائی ہے ، جس میں ہر معصوم کی چالیس چالیس حدیثیں تحریر کی گئی حضرت رسول خداؐ سے لیکر بارہویں امام عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف تک ، لیکن وہ تمام حدیثیں ایک ہی موضوع سے متعلق نہیں ہیں اس کتاب کی خوبی وحدت موضوع کے ساتھ موضوع کو فضائل قرار دیا ہے ، خدا مؤلف و مترجم کو طول عمر دے ،

میں نے اس کتاب کو یوں تو مکمل پڑھا ہے لیکن ترجمہ کو اصل متن سے ملا کر نہ دیکھ سکا بعض مقامات کو دیکھا تو ماشاء اللہ بہت ہی بامحاورہ ترجمہ ہے اس لئے اندازہ ہوگیا کہ ان شاء اللہ یہی روش پورے ترجمہ میں برقرار ہوگی ، یہ چند سطریں قلم برداشتہ لکھ دی ہیں جی چاہتا تھا تفصیل سے لکھوں مگر تنگیٔ وقت دامن گیر ہے ۔

[illegible]

[illegible]

۱۰ شعبان ۱۴۰۱ھ

عرض مترجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط، الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ونبینا محمد صؐ وآل الطاہرین المعصومین ولعنۃ اللہ علی اعدائھم اجمعین

امابعد :

کس زبان میں اتنی قوت ہے جو بیان کر سکے، اور کس قلم میں اتنا دم ہے جو تحریر کر سکے اور کس لوح میں اتنی وسعت ہے جو سمو سکے کہ حضرات اہلبیت عصمت وطہارت کے فضائل کیا ہیں اور کتنے ہیں؟

بے شک ان ذوات مقدسہ کے فضائل ایک ایسی حقیقت ہیں جنھیں کا حقہٗ لسان عصمت " یا " لسان اللہ " ہی بیان کر سکتی ہے اور " لوح محفوظ " ہی اپنے سینے میں سمو سکتی ہے، یہی سبب ہے کہ تمام زبانیں گنگ ہو گئیں، سارے قلم ٹوٹ گئے، ہر لوح کے سینے پھٹ گئے، لیکن ان حضرات کے فضائل کے حدود نہ بتا سکے کیوں؟ اس لئے کہ اہل البیت ادریٰ بما فی البیت، یعنی معصوم کی صحیح اور کامل

معرفت فقط معصوم سے حاصل ہو سکتی ہے یا خدائے معصوم سے "

شاید اسی نکتہ کے پیش نظر محترم مؤلف نے یہ کتاب " روح ہستی " تالیف فرمائی ہے، جس میں اہلبیت طاہرین علیہم السلام کی ولایت و امامت کے متعلق خود انھیں حضرات کے دس دس اقوال ہیں، نیز دس اقوال احادیث قدسیہ سے لئے گئے ہیں،

یوں تو یہ کتاب چھوٹے چھوٹے کلاموں کا مجموعہ ہے لیکن امید ہے کہ قارئین کیلئے صاحبان عصمت وطہارت کی حقیقی معرفت میں معاون ثابت ہوگی، میں اراکین موسسۃ الولایہ کا شکر گزار ہوں جن کی تشویق وتحریک ہی اس کتاب کے ترجمہ کا باعث ہے اور سب سے زیادہ استاذی الاعلام جناب علامہ روشن علی صاحب قبلہ طاب ثراہ کا ممنون ہوں کہ اپنی تمام مشغولیات کے باوجود اس ترجمہ کی تصحیح کی اور تقریظ وتوثیق بھی تحریر فرمائی، کاش آج وہ ہمارے درمیان ہوتے تو اس کتاب کی اشاعت سے کتنا خوش ہوتے، قارئین سے التماس ہے کہ ایک سورہ فاتحہ پڑھ کر اسکا ثواب استاد مرحوم کی روح کو ایصال فرمائیں، اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے اور جوار معصومین عطا فرمائے۔

آقائے انصاریان دام ظلہ العالی کا بھی میں نہایت شکر گزار ہوں کہ انھوں نے استاذ مرحوم کی فرمائش کی بنا پر " انکے انتقال کے بعد " اس کتاب کی نشر واشاعت قبول فرمائی، اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔ آخر میں قارئین سے عرض ہے کہ میں معصوم نہیں ہوں لہٰذا اس کتاب کے ترجمہ میں جو غلطی ہو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اصلاح ہو جائے ممنون ہوں گا۔

فقط والسلام

خاک پائے اہلبیت طاہرین، ہادی حسن فیضی عفی عنہ،

۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ ق، بروز سہ شنبہ، یوم میلاد حضرت امام علی نقیؑ

عرض مؤلف

امامت کی اہمیت

علماء شیعہ اور محدثین عامہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا!

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِهٖ مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً

الغدیر، جلد ۱۰، ص ۳۵۹، ۳۶۰

"جو شخص مر جائے اس حال میں کہ اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانتا ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔"

یہ حدیث اور اسی مضمون کی دوسری خبریں نہ صرف شیعی منابع میں بلکہ عامہ کی کتابوں میں بھی تواتر کے ساتھ آئی ہیں، ان میں سے ہیثمی

نے مجمع الزوائد میں ، ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند میں ، مسلم نے اپنی صحیح میں ، بیہقی نے اپنی سنن میں ، ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ، احمد نے اپنی مسند میں اور تفتازانی نے اپنی کتاب شرح المقاصد میں مختلف الفاظ کے ساتھ اسی معنی کو نقل کیا ہے [۱]

ان احادیث سے استفادہ ہوتا ہے کہ ایمان کی اوّلین شرط اور انسان کے اعمال کی قبولیت کا سب سے زیادہ اہم معیار امام کی معرفت ہے ،

البتہ معرفت کے درجات مختلف ہوتے ہیں ، سب سے پہلا مرحلہ جو کہ توحید کا راستہ اور عبادات کی قبولیت کی شرط ہے وہ ائمہ معصومین کی معرفت اور ان حضرات کی اطاعت کے وجوب کا اعتقاد ہے ، یعنی ہر انسان کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین کون حضرات ہیں اور وہ لوگ جو آنحضرت کے بعد مخلوق پر الٰہی حجت اور مرتبہ عصمت و ولایت کے حامل ہیں وہ کون افراد ہیں ، پھر ان حضرات کو صاحب اختیار اور اپنے نفس پر اولیٰ بالتصرف جانے اور ان کی محبت اور حکم کی اطاعت لازم سمجھے ۔

پھر اس کے بعد انسان جتنا اس مرحلہ سے آگے بڑھے گا اور آئمہ معصومین کی نسبت اپنی معرفت میں اضافہ کرے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہوگا اور بلند تر نورانیت اور کمالات کا حامل ہو جائے گا ۔

یہاں تک کہ اہلبیت علیہم السلام کی ولایت کے استحکام اور محبت

---

[۱] الغدیر ج ۱۰ ، ص ۳۵۹ ، ۳۶۰ ۔

کی شدّت کے اثر سے خود ملکوتی نفس کا حامل ہو جائے گا۔ اس کا ارادہ جہانِ آفرینش پر نافذ ہوگا نیز کرامات اور عالی مقامات و مراتب کا مالک بن جائیگا

اہلبیتؑ کا مرتبہ

اہلبیتؑ عصمت و طہارت علیہم السلام کا مرتبہ ادراکِ انسان سے بالا تر ہے اور بزرگان بشر کی عقلیں انحضراتؑ کی کنہ ذات کی معرفت سے عاجز ہیں جب خدا کے علاوہ کوئی شخص ان کے فضائل کو نہ تو سمجھ سکتا ہے اور نہ ان کے کمالات و مناقب کا احصار کر سکتا ہے تو بھلا ان کے مراتب کی حقیقی معرفت اور علمی احاطہ کیسے کر سکتا ہے؟ جیسا کہ عامّہ کی کتابوں میں بھی یہ مسلّم الثبوت واقعیت و حقیقت بیان کی گئی ہے [1] اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

«لَوْاَنَّ الْاَشْجَارَ اَقْلَامٌ، وَالْبَحْرَ مِدَادٌ، وَالْجِنَّ حُسَّابٌ وَالْاِنْسَ كُتَّابٌ، مَا اَحْصَوْا فَضَائِلَ عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ،

» ینابیع المودۃ تالیف حافظ سلیمان قندوزی حنفی ص۱۲۲

یعنی یقیناً اگر تمام درخت قلم ہو جائیں اور دریا سیاہی ہو جائیں

[1] احقاق الحق، ج ۴، ص ۱۰۱، ۳۱۹، ج ۱۵، ص ۶۰۹۔

اور تمام جن حساب کرنے والے اور تمام انسان لکھنے والے ہوجائیں جب بھی علی ابن ابی طالبؑ کے کمالات و فضائل کو نہ تو شمار کر سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں "۔

لیکن فضائل اہلبیت علیہم السلام کا نقل کرنا اور جو کچھ مکتب وحی میں ان حضرات کے بلند مراتب کے متعلق آیا ہے ان سے آشنائی بہت سے اہم آثار و نتائج کی حامل ہیں کہ جن میں سے دو نجات بخش اور اہم اثر یہ ہیں ۔

۱۔ حقیقتاً مناقب معصومین علیہم السلام کا بیان کرنا، سننا، لکھنا، نشر کرنا اور مطالعہ کرنا ان کے ایمان و اعتراف کے ساتھ خود ہر انسان کیلئے باعث نجات اور مایہ کمال ہے اور اس حقیقت پر نہ صرف شیعی کتابیں بلکہ تمام اسلامی فرقوں کی کتب حدیث بھی دلالت کرتی ہیں، جیسا کہ "موفق بن احمد حنفی" نے لکھا ہے۔

"قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اللهَ جَعَلَ لِأَخِي عَلِيٍّ فَضَائِلَ لَا تُحْصَى كَثْرَةً، فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ مُقِرًّا بِهَا غَفَرَ اللهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ، وَمَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا بَقِيَ لِذَلِكَ الْكِتَابِ رَسْمٌ، وَمَنِ اسْتَمَعَ إِلَى فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ الذُّنُوبَ الَّتِي اكْتَسَبَهَا بِالِاسْتِمَاعِ، وَمَنْ نَظَرَ إِلَى الْكِتَابِ مِنْ

فَضَائِلِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ الذُّنُوبَ الَّتِي اكْتَسَبَهَا بِالنَّظَرِ، ثُمَّ قَالَ: اَلنَّظَرُ اِلٰى اَخِي عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ عِبَادَةٌ، وَذِكْرُهُ عِبَادَةٌ، وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِيْمَانَ عَبْدٍ اِلَّا بِوِلَايَتِهِ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ اَعْدَائِهِ ۱؎

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علی علیہ السلام کیلئے اتنے فضائل قرار دیئے ہیں جو باعتبار کثرت شمار کے قابل نہیں ہیں، پس جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کا ذکر کرے اس حال میں کہ اس کا اقرار و ایمان رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے تمام گذشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیتا ہے، اور جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو لکھے تو جس وقت تک اس تحریر کا نشان باقی ہے فرشتے مسلسل اس کیلئے طلب مغفرت کرتے ہیں، اور جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو سنے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ان تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے جن کا وہ کان کے ذریعہ مرتکب ہوا ہے، اور جو شخص ان حضرت کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کی تحریر کو دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ان تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے جن کا وہ آنکھ کے ذریعہ سے مرتکب ہوتا ہے، پھر رسول اکرمؐ نے فرمایا: کہ میرے بھائی علی ابن ابی طالبؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے اور اس کا ذکر عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ

۱؎ مناقب خوارزمی، ص ۲

کسی بندہ کے ایمان کو قبول نہیں کرے گا مگر ان حضرتؑ کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اور برأت کے سبب سے۔

(۲) ائمہ علیہم السلام کے مرتبوں اور فضائل سے آشنا ہونا ان حضرات سے محبت اور معنوی روابط کے کسب و استحکام کا ذریعہ ہے کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جب انسان کسی چیز کو نہیں پہچانتا اس کو دوست نہیں رکھ سکتا، اس بنا پر چونکہ معرفت اہلبیتؑ عصمت وطہارت علیہم السلام سے محبت اور روحانی ارتباط کی ایجاد کا وسیلہ ہے اور اس خاندان کی محبت و ولایت کمال و سعادت کا بڑا راز ہے لہذا ہر وہ انسان جو خوشبختی کا طالب اور معنوی کمالات کا جویا ہے جتنا بھی ممکن ہو اس وسیلہ "معرفت اہلبیتؑ" میں کوشش کرے اور اپنی معرفت میں اضافہ کرے تاکہ دودمان ولایت سے اس کی دوستی و محبت و ارتباط زیادہ سے زیادہ محکم ہو اور نتیجہ میں نفسانی بلندیاں اور روحانی کمالات جو کہ ابدی سعادت کے موجب ہیں حاصل کرلے۔

ہم بھی انھیں دو مقاصد کے ساتھ اس کتاب کی تدوین ونشر کیلئے اٹھے ہیں، امید رکھتے ہیں کہ اس ناچیز اثر کو ہمارے عزیز مولا اور امام زمانہ حضرت بقیۃ اللہ حجۃ بن الحسن (ع)، سلام اللہ علیہ و ارواحنا فداہ قبول فرمائیں گے اور اپنے لطف خاص اور فیض بیکراں سے ہمیں بہرہ مند فرمائیں گے!

اللہ تعالیٰ

کے

دس اقوال

"احادیث قدسیہ"

پہلی حدیث

"اِنِّی خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ السَّبْعَ وَمَا فِیْھِنَّ وَالْاَرْضِیْنَ

السَّبْعَ وَمَنْ عَلَیْھِنَّ وَمَا خَلَقْتُ مَوْضِعًا اَعْظَمَ مِنَ الرُّکْنِ وَ

الْمَقَامِ، وَلَوْ اَنَّ عَبْدًا دَعَانِیْ ھُنَاکَ مُنْذُ خَلَقْتُ السَّمٰوَاتِ

وَالْاَرْضِیْنَ ثُمَّ لَقِیَنِیْ جَاحِدًا لِوِلَایَۃِ عَلِیٍّ لَاَکْبَبْتُہٗ

فِیْ سَقَرَ" ؎

ترجمہ: میں نے ساتوں آسمانوں کو اور جو کچھ ان میں ہے اور ساتوں زمینوں کو اور جو کچھ ان پر ہے ان سب کو خلق کیا اور رکن و مقام سے زیادہ باعظمت کوئی جگہ خلق نہیں کی، اور اگر جس وقت سے کہ آسمانوں اور زمینوں کو میں نے پیدا کیا ہے کوئی بندہ "اسی وقت سے" مجھے پکارے اس حال میں کہ ولایت علی علیہ السلام کا منکر ہو اور مجھ سے ملاقات کرے تو میں قطعاً اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔

؎ الجواہر السنیۃ فی الاحادیث القدسیہ، مطبوعہ نجف، ص ۲۳۱۔

دوسری حدیث

«الا وقد جعلت علیاً علماً فمن تبعہ کان ہادیاً ومن ترکہ کان ضالاً، لا یحبہ الا مومن و لا یبغضہ الا منافق» ۔[1]

ترجمہ آگاہ ہو جاؤ کہ یقیناً میں نے علی علیہ السلام کو علم و پرچم ہدایت قرار دیا، پس جو شخص آنحضرت کی پیروی کرے وہ ہادی ہے اور جو شخص آنحضرت کو ترک کر دے وہ گمراہ ہے، ان سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور ان سے دشمنی نہیں کرے گا مگر منافق ۔

تیسری حدیث

«فبعزتی حلفت وبجلالی اقسمت انہ لا یتولی علیاً عبد من عبادی الا زحزحتہ عن النار وادخلتہ الجنۃ، ولا یبغضہ عبد من عبادی الا ابغضتہ وادخلتہ النار وبئس المصیر» ۔[2]

---

[1] الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ مطبوعہ نجف، ص ۲۶۱ ۔

[2] کلمۃ اللہ مطبوعہ بیروت، ص ۱۱۱، ۱۱۲ ۔

ترجمہ

میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ میرے بندوں میں سے کوئی بھی بندہ علیؑ "علیہ السلام" کو دوست نہیں رکھے گا مگر یہ کہ میں اس کو جہنم سے دور رکھوں گا اور جنت میں وارد کروں گا، اور میرے بندوں میں سے کوئی بھی بندہ آنحضرت کو دشمن نہیں رکھے گا مگر یہ کہ میں اس کو دشمن رکھوں گا اور آتش دوزخ میں ڈال دوں گا اور وہ نہایت برا ٹھکانہ ہے۔

چوتھی حدیث

یَا مُحَمَّدُ! عَلِیُّ ابْنُ اَبِی طَالِبٍ رَایَۃُ الْهُدٰی فِی
اِمَامُ اَوْلِیَائِی وَنُوْرُ مَنْ اَطَاعَنِی وَهُوَ الْكَلِمَۃُ الَّتِی اَلْزَمْتُهَا
الْمُتَّقِیْنَ، مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِی وَمَنْ اَبْغَضَهٗ فَقَدْ
اَبْغَضَنِی، فَبَشِّرْهُ بِذٰلِكَ یَا مُحَمَّدُ [۱]

ترجمہ۔

اے محمدؐ! علیؑ ابن ابی طالبؑ پرچم ہدایت ہے اور میرے اولیاء کا امام ہے اور ہر اس شخص کے لئے نور ہے جو میری اطاعت کرے اور وہ وہی کلمہ ہے کہ جسے متقین کے ساتھ میں نے ملازم و ہمراہ قرار دیا،

---

[۱] الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ مطبوعہ نجف، ص ۲۵۸۔

جس نے اس سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے۔ پس اے محمدؐ! اس "علیؑ" کو اس بات کی بشارت دے دو۔

پانچویں حدیث

«وِلَايَةُ عَلِيِّ ابْنِ اَبِي طَالِبٍ حِصْنِي، فَمَنْ

دَخَلَ حِصْنِي اَمِنَ نَارِي» [۱]

ترجمہ

ولایت علیؑ ابن ابی طالبؑ "علیہما السلام" میرا محکم قلعہ ہے پس جو شخص میرے محکم قلعہ میں داخل ہو جائے میری آتش دوزخ سے امین و محفوظ رہیگا

چھٹی حدیث

عَلِيُّ ابْنُ اَبِي طَالِبٍ حُجَّتِي عَلٰى خَلْقِي وَدَيَّانُ

دِينِي، اُخْرِجُ مِنْ صُلْبِهِ اَئِمَّةً يَقُومُونَ بِاَمْرِي وَيَدْعُونَ

اِلٰى سَبِيلِي، بِهِمْ اَدْفَعُ الْعَذَابَ عَنْ عِبَادِي وَاِمَائِي

وَبِهِمْ اُنْزِلُ رَحْمَتِي [۲]

۱۔ معانی الاخبار مطبوعہ طہران ص ۳۷۱۔ ۲۔ الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ ص ۲۳۱۔

ترجمہ ۔

علی ابن ابی طالب "علیہما السلام" میری حجۃ ہے میری مخلوق پر اور میرے دین کا نگہبان ہے، اس کی صلب سے میں ایسے ائمہ پیدا کروں گا جو میرے امر کے ساتھ قائم ہوں گے اور میرے راستے کی طرف دعوت کریں گے، انھیں کی خاطر میں اپنے بندوں اور کنیزوں سے عذاب کو دفع کروں گا اور انھیں کے وسیلے سے اپنی رحمت نازل کروں گا۔

ساتویں حدیث

یا محمدؐ! اَنتَ عَبدِی وَ اَنَا رَبُّکَ. فَلِی فَاخضَع وَ اِیَّایَ فَاعبُد وَ عَلَیَّ فَتَوَکَّل، فَاِنِّی رَضِیتُ بِکَ عَبداً وَ حَبِیباً وَ رَسُولاً وَ نَبِیّاً وَ بِاَخِیکَ عَلِیٍّ خَلِیفَۃً وَ بَاباً. فَھُوَ حُجَّتِی عَلَی عِبَادِی وَ اِمَامُ لِخَلقِی، بِہِ تُعرَفُ اَولِیَائِی مِن اَعدَائِی، وَ بِہِ یُمَیَّزُ حِزبُ الشَّیطَانِ مِن حِزبِی، وَ بِہِ یُقَامُ دِینِی وَ تُنَفَّذُ اَحکَامِی وَ تُحفَظُ حُدُودِی وَ بِکَ وَ بِہِ وَ بِالاَئِمَّۃِ مِن وُلدِہِ اَرحَمُ عِبَادِی وَ اِمَائِی وَ بِالقَائِمِ مِنکُم اَعمُرُ اَرضِی بِتَسبِیحِی وَ تَھلِیلِی وَ تَقدِیسِی

وَتَكْبِيرِي وَتَمْجِيدِي، وَبِهِ أُطَهِّرُ الْأَرْضَ مِنْ أَعْدَائِي

وَوَارِثُهَا أَوْلِيَائِي، وَبِهِ أَجْعَلُ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا

السُّفْلَىٰ وَكَلِمَتِي الْعُلْيَا، وَبِهِ أُحْيِي عِبَادِي وَ

بِلَادِي، وَبِهِ أُظْهِرُ الْكُنُوزَ وَالذَّخَائِرَ بِمَشِيَّتِي وَ

إِيَّاهُ أُظْهِرُ عَلَى الْأَسْرَارِ وَالضَّمَائِرِ بِإِرَادَتِي وَأُمِدُّهُ

بِمَلَائِكَتِي لِتُؤَيِّدَهُ عَلَىٰ إِنْفَاذِ أَمْرِي وَإِعْلَانِ

دِينِي، ذٰلِكَ وَلِيِّي حَقًّا وَمَهْدِيُّ عِبَادِي صِدْقًا[۱]

ترجمہ :

اے محمدؐ! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار، پس میرے ہی لئے خضوع کرو اور فقط میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اوپر توکل کرو اور میں اس بات سے راضی ہوں کہ تو میرا بندہ اور حبیب اور رسولؐ اور نبیؐ ہے اور تیرے بھائی علیؑ سے راضی ہوں کہ خلیفہ اور باب ہے، پس وہ میرے بندوں پر میری حجت ہے اور میری خلق کا امام ہے، اسی کے وسیلے سے میرے دوست میرے دشمنوں سے "الگ" پہچانے جاتے ہیں اور اسی کے واسطے سے گروہ شیطان میرے گروہ سے جدا ہو جاتا ہے، اور اسی کے سبب سے میرا دین

۱۔ الجواہر السنیہ فی الاحادیث القدسیہ مطبوعہ نجف، ص ۲۳۵ ۔

استوار ہوگا اور میرے احکام نافذ ہوں گے اور میرے حدود محفوظ ہوں گے، اور
وہ اے محمدؐ، تیری اور اس "علیؑ"، اور ان ائمہؑ کی خاطر جو اس کی اولاد سے
ہیں میں اپنے بندوں اور کنیزوں پر رحم کرتا ہوں، اور تم میں سے قائمؑ کے وسیلہ
سے میں اپنی زمین کو اپنی تسبیح وتہلیل وتقدیس وتکبیر وتمجید سے آباد کروں گا
اور اسی قائمؑ کے وسیلہ سے زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اپنے
دوستوں کو زمین کا وارث بناؤں گا اور اسی کے واسطے کافروں کے کلمہ کو پست
اور اپنے کلمہ کو بلند قرار دوں گا اور اسی کی برکت سے اپنے بندوں اور شہروں
کو حیات بخشوں گا اور اسی کے ذریعہ اپنی مشیت کے ساتھ خزانوں اور ذخیروں
کو ظاہر کروں گا اور اس پر اپنے ارادہ کے ساتھ اسرار و رموز "ضمائر" ظاہر کرونگا
اور اپنے فرشتوں سے اس کی امداد کروں گا تاکہ وہ میرے امر کے نافذ ہونے
اور میرے دین کے آشکار ہونے پر اس کی تائید کریں، وہ "قائمؑ" میرا ولی
برحق ہے اور میرے بندوں میں سچا مہدی ہے۔

آٹھویں حدیث

«لَوِ اجْتَمَعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلَىٰ وِلَايَةِ

عَلِيٍّ مَا خَلَقْتُ النَّارَ» [۱]

---

[۱] الجواہر السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ، مطبوعہ نجف، ص ۲۳۶۔

ترجمہ:
اگر لوگ سب کے سب ولایت علی "علیہ السلام" پر جمع ہو گئے ہوتے تو میں جہنّم کو خلق ہی نہ کرتا۔

نویں حدیث

یا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَقْسَمْتُ بِي وَأَنَا اللهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنَا أَنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ جَمِيعَ أُمَّتِكَ إِلَّا مَنْ أَبىٰ. فَقُلْتُ: رَبِّ وَمَنْ يَأْبىٰ دُخُولَ الْجَنَّةِ؟ فَقَالَ: إِنِّي اخْتَرْتُكَ نَبِيًّا وَاخْتَرْتُ عَلِيًّا وَلِيًّا، فَمَنْ أَبىٰ عَنْ وِلَايَتِهِ فَقَدْ أَبىٰ دُخُولَ الْجَنَّةِ. لِأَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُحِبُّهُ وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتّٰى تَدْخُلَهَا أَنْتَ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَعِتْرَتُهُ وَشِيعَتُهُمْ [1]

ترجمہ:
اے محمّدؐ! قطعاً میں اپنی قسم کھاتا ہوں "اس حال میں کہ میں وہ اللہ ہوں کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے" میں تیری تمام امت کو جنّت میں داخل کروں گا سوائے اس کے جو مانع ہو اور انکار کرے، میں نے عرض کی

[1] الجواہر السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ، طبع نجف، ص ۲۶۹،

اے میرے پروردگار کون ہے جو جنّت میں داخل ہونے سے خودداری اور انکار کرے ؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ، بلاشک میں نے تم کو نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے اور علیؑ کو ولایت کے ساتھ منتخب کیا ہے ، پس جو شخص ولایت علیؑ سے سرپیچی کرے اس نے یقیناً دخول جنّت سے امتناع اور خودداری کی ہے ، اسلئے کہ جنّت میں کوئی شخص داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے محبّ اور دوست کے اور جنّت "تو" انبیاءؑ پر "بھی" حرام ہے یہاں تک کہ "پہلے" تم اور علیؑ اور فاطمہؑ اور اس کی عترت اور ان کے شیعہ اس میں داخل ہو جائیں ۔

دسویں حدیث

يَا مُحَمَّدُ ! إِنَّ عَلِيًّا هُوَ الْخَلِيفَةُ بَعْدَكَ وَ إِنَّ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِكَ يُخَالِفُونَهُ ، وَإِنَّ الْجَنَّةَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى مَنْ خَالَفَهُ وَعَادَاهُ ، فَبَشِّرْ عَلِيًّا أَنَّ لَهُ هٰذِهِ الْكَرَامَةَ مِنِّي ، وَإِنِّي سَأُخْرِجُ مِنْ صُلْبِهِ أَحَدَ عَشَرَ نَقِيبًا ، مِنْهُمْ سَيِّدٌ يُصَلِّي خَلْفَهُ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا [۱]

---

[۱] الجواہر السنیۃ فی الاحادیث القدسیۃ ، ص ۲۶۹ ۔

ترجمہ:

اے محمدؐ! یقیناً علیؑ ہی تیرے بعد خلیفہ اور جانشین ہے اور بے شک تیری امت سے ایک گروہ اس "علیؑ" کی مخالفت کرے گا اور قطعاً جنت ہر اس شخص پر حرام ہے جو اس کی مخالفت کرے اور اس کے ساتھ عداوت رکھے، پس علیؑ کو بشارت دے دو کہ بے شک اس کیلئے میری طرف سے یہ کرامت ہے اور یقیناً میں جلد ہی اس کی صلب سے گیارہ "۱۱" نقیب پیدا کروں گا کہ ان میں سے ایک ایسا سید "و امام" ہے کہ مسیحؑ ابن مریم اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے وہ زمین کو انصاف و عدل سے سرشار و پر کردے گا جیسا کہ ظلم و ستم سے پر ہوگی۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

اَللّٰہُ مَوْلَایَ، اَوْلٰی بِیْ مِنْ نَفْسِیْ، لَا اَمْرَ لِیْ
مَعَهٗ، وَاَنَا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْلٰی بِہِمْ مِنْ اَنْفُسِہِمْ، لَا
اَمْرَ لَہُمْ مَعِیْ، وَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ اَوْلٰی بِهٖ مِنْ نَفْسِهٖ
لَا اَمْرَ لَهٗ مَعِیْ، فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ اَوْلٰی بِهٖ مِنْ نَفْسِهٖ لَا اَمْرَ لَهٗ مَعَهٗ[1]

ترجمہ

اللہ تعالیٰ میرا مولا اور صاحب اختیار ہے کہ میرے نفس پر خود مجھ سے زیادہ اولیٰ اور سزاوار ہے، مجھے اس کے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے اور میں مومنین کا مولا اور صاحب اختیار ہوں کہ ان سب پر خود ان سے زیادہ اولیٰ ہوں ان سب کو میرے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے اور جس کا میں مولا ہوں اور اس پر خود اس سے زیادہ اولیٰ بالتصرف ہوں اور اس کو میرے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے پس علیؑ اس کا مولا اور اس کے نفس سے اولیٰ ہے اور خود اس سے زیادہ اس پر سزاوار ہے اور اس شخص کو آنحضرتؐ کے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے

دوسری حدیث

لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰی
وَصَامَ ثُمَّ لَقِیَ اللّٰہَ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِاَهْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ[2]

---

[1] سیر تنا وسنتنا سیرۃ نبینا وسنتہ، طبع دوم، ص ۱۱ شمارہ ۱۵، [2] الغدیر، ج ۲، ص ۳۰۱

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی ؐ

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

اَللّٰہُ مَوْلَایَ، اَوْلٰی بِیْ مِنْ نَفْسِیْ، لَا اَمْرَ لِیْ مَعَہُ، وَاَنَا مَوْلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْلٰی بِہِمْ مِنْ اَنْفُسِہِمْ، لَا اَمْرَ لَہُمْ مَعِیَ، وَمَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ اَوْلٰی بِہٖ مِنْ نَفْسِہٖ لَا اَمْرَ لَہٗ مَعِیَ، فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَوْلٰی بِہٖ مِنْ نَفْسِہٖ لَا اَمْرَ لَہٗ مَعَہٗ[1]

ترجمہ

اللہ تعالیٰ میرا مولا اور صاحب اختیار ہے کہ میرے نفس پر خود مجھ سے زیادہ اولیٰ اور سزاوار ہے، مجھے اس کے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے اور میں مومنین کا مولا اور صاحب اختیار ہوں کہ ان سب پر خود ان سے زیادہ اولیٰ ہوں ان سب کو میرے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے اور جس کا میں مولا ہوں اور اس پر خود اس سے زیادہ اولیٰ بالتصرف ہوں اور اس کو میرے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے پس علیؑ اس کا مولا اور اس کے نفس سے اولیٰ ہے اور خود اس سے زیادہ اس پر سزاوار ہے اور اس شخص کو آنحضرتؐ کے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے

دوسری حدیث

لَوْ اَنَّ رَجُلًا صَفَنَ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلّٰی وَصَامَ ثُمَّ لَقِیَ اللّٰہَ وَہُوَ مُبْغِضٌ لِاَہْلِ بَیْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ[2]

---

[1] سیر تنا وسنتنا سیرۃ نبینا وسنتہ، طبع دوم، ص ۱۱، شمارہ ۱۵۔ [2] الغدیر، ج ۲، ص ۳۰۱۔

ترجمہ:

اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان "مسجد الحرام میں" دونوں پیروں کے بل کھڑا رہے "اور اسی حال میں" نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اہلبیت محمد علیہم السلام سے بغض دل میں رکھتا ہو "جب بھی" آتش "دوزخ" میں ڈال دیا جائے گا۔

تیسری حدیث

نَحْنُ سَفِينَةُ النَّجَاةِ، مَنْ تَعَلَّقَ بِهَا نَجِيَ وَمَنْ

حَادَ عَنْهَا هَلَكَ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ فَلْيَسْأَلْ

بِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ [۱]

ترجمہ:

ہم "اہلبیت" "کشتی نجات ہیں، جس نے اس کشتی سے تعلق و بستگی اختیار کی نجات پا گیا اور جس نے اس سے سرپیچی کی ہلاک و نابود ہوا پس جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت رکھتا ہے اسے چاہیئے کہ اپنی حاجت ہم اہلبیت کے وسیلہ سے طلب کرے۔

---

[۱] فرائد السمطین، طبع بیروت، ج ۱، ص ۳۷۔

چوتھی حدیث

لَمَّا عُرِجَ بِیْ اِلَی السَّمَآءِ رَاَیْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، عَلِیٌّ حَبِیْبُ اللّٰہِ

اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ صِفْوَۃُ اللّٰہِ، فَاطِمَۃُ اَمَۃُ اللّٰہِ

عَلٰی مُبْغِضِیْہِمْ لَعْنَۃُ اللّٰہِ[۱]

ترجمہ۔

جب کہ معراج میں مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے جنّت کے دروازے پر " یہ جملات لکھے ہوئے " دیکھے، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمدؐ خدا کے رسول ہیں، علیؑ " علیہ السلام " اللہ کے حبیب ہیں، حسنؑ و حسینؑ خدا کے برگزیدہ ہیں، فاطمہؐ اللہ کی خاص، کنیز ہیں اور ان حضرات علیہم السلام کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

پانچویں حدیث

مَنْ اَرَادَ اَنْ یَنْجُوَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

فَلْیُحِبَّ اَهْلَ بَیْتِیْ[۲]۔

---

[۱] فرائد السمطین طبع بیروت، ج ۲، ص ۴۳، ، [۲] فرائد السمطین، ج ۲ ص ۲۹۴ حدیث ۵۵۱

ترجمہ۔

جو شخص چاہتا ہے کہ عذاب قبر سے نجات و رہائی پائے پس اس کو چاہیئے کہ میرے اہلبیتؑ سے محبت رکھے۔

چھٹی حدیث

«یا علیؑ! لو ان امتی صاموا حتی یکونوا کالحنایا[1] وصلوا حتی یکونوا کالاوتار ثم ابغضوک، لاکبهم الله تعالی فی النار»

ترجمہ۔

اے علیؑ! اگر میری امت اس قدر روزہ رکھے کہ کمانوں کے مانند خمیدہ ہو جائے اور اس قدر نماز پڑھے کہ چلۂ کمان کے مانند باریک ہو جائے پھر تجھ سے بغض و دشمنی کرے «تو جب بھی» یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ آتش دوزخ میں جھونک دے گا۔

ساتویں حدیث

«من فارق علیاً فقد فارقنی، ومن فارقنی فقد فارق الله»[2]

---

[1] فرائد السمطین، ج ۱، ص ۵۱، حدیث ۱۶۔ [2] ینابیع المودۃ طبع نجف، ص ۶۲۔

ترجمہ :

جس شخص نے علی "علیہ السلام" سے مفارقت اختیار کی یقیناً اس نے مجھ سے مفارقت کی اور جو مجھ سے مفارقت کرے یقیناً اس نے خدا سے مفارقت وجدائی اختیار کرلی ہے۔

آٹھویں حدیث

یَا عَلِیُّ ! لَا یُبَالِی مَنْ مَاتَ وَهُوَ یُبْغِضُكَ

مَاتَ یَهُودِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا ۔ ؂

ترجمہ

اے علیؑ ! وہ شخص جو اس حال میں مرجائے کہ تم کو دشمن رکھے اس کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کہ اس کی موت یہودی کی حالت میں یا نصرانی کی حالت میں ہو،

نویں حدیث

عُنْوَانُ صَحِیْفَةِ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِیِّ ابْنِ

اَبِی طَالِبٍ ؂

؂ مناقب علی ابن ابی طالبؑ، ص ۵۱، حدیث ۱۴، ؂ ینابیع المودۃ طبع نجف، باب ۵۹، ص ۳۴۱۔

ترجمہ ۔

مومن کے صحیفہ " نامہ اعمال " کا عنوان و سر نامہ علی ابن ابی طالبؑ کی محبت و دوستی ہے ۔

دسویں حدیث

وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ لَا یُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَیْتِ أَحَدٌ إِلَّا أَکَبَّهُ اللهُ فِی النَّارِ[۱]

ترجمہ ۔

قسم اس ذات " اللہ " کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کوئی شخص ہم اہلبیتؑ سے دشمنی اور بغض نہیں رکھے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو آتش دوزخ میں جھونک دے گا ۔

۱۔ مناقب علی ابن ابی طالبؑ چاپ تہران ، ص ۱۳۸ ،

پہلے امام

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

اَلْحَسَنَةُ حُبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا اَهْلَ الْبَيْتِ [1]

ترجمہ

حسنہ اور کار نیک ہم اہلبیتؑ کی محبت ہے اور سیئہ و کار زشت ہم اہلبیتؑ کا بغض و دشمنی ہے۔

[1] البرہان فی تفسیر القرآن، ج ۳، ص ۲۱۳، حدیث ۶۔

دوسری حدیث

اَحْسَنُ الْحَسَنَاتِ حُبُّنَا وَاَسْوَءُ السَّیِّئَاتِ

بُغْضُنَا ۱؎

ترجمہ

نیکیوں میں سب سے بہتر نیکی ہم " اہلبیتؑ " کی محبت و مودّت ہے اور برائیوں میں سب سے زیادہ برائی ہمارے ساتھ بغض و دشمنی ہے۔

تیسری حدیث

عَلَیْکُمْ بِحُبِّ اٰلِ نَبِیِّکُمْ فَاِنَّہٗ حَقُّ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ

وَالْمُوجِبُ عَلَی اللّٰہِ حَقَّکُمْ، اَلَا تَرَوْنَ اِلٰی قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ۲؎

ترجمہ،

تم سب پر اپنے نبیؐ کی آل کی محبّت لازم ہے اس لئے کہ وہ تم سب پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور خدا پر تمہارے حق کا موجب ہے، آیا اللہ تعالیٰ کے

۱؎ شرح جمال الدین خوانساری بر غرر الحکم، ج ۲ ص ۴۸۰۔ شمارہ ۳۳۶۳۔

۲؎ شرح جمال الدین خوانساری بر غرر الحکم، ج ۴ ص ۳۰۷۔

اس قول کو نہیں دیکھتے ؟ کہ اس نے ارشاد فرمایا کہ :

اے رسولؐ ! تم کہہ دو کہ تم سب سے اس " رسالت و نبوت و ہدایت " پر کوئی اجر نہیں چاہتا مگر اپنے قرابت داروں کے حق میں محبت و مودّت ۔

چوتھی حدیث

بِنَا فَتَحَ اللّٰهُ وَبِنَا يَخْتِمُ وَبِنَا يَمْحُو مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ۱؎

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے ہم " اہلبیتؑ " ہی سے " ہر شئی کا " آغاز کیا اور ہمیں پر انتہا اور اختتام کرے گا اور ہمارے ہی سبب جس چیز کو چاہتا ہے محو کرتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ اثبات کرتا ہے ۔

پانچویں حدیث

أَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ عَرَفَ فَضْلَنَا وَتَقَرَّبَ

إِلَى اللّٰهِ بِنَا وَأَخْلَصَ حُبَّنَا وَعَمِلَ بِمَا إِلَيْهِ نَدَبَنَا

۱؎ فہرست موضوعی غرر ۔ ص ۲۳، شمارہ ۵۹ ۴۴ ۔

وَانْتَهٰی عَمَّا عَنْهُ نَهَیْنَا، فَذٰلِکَ مِنَّا وَهُوَ فِی

دَارِ الْمُقَامَةِ مَعَنَا ۱

ترجمہ

لوگوں میں سب سے زیادہ خوشبخت وہ شخص ہے جو ہم "اہلبیت" کی فضیلت وعظمت پہچانے اور ہمارے ہی وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کا تقرب اختیار کرے اور ہماری محبت خالص رکھے اور جن چیزوں کی ہم نے دعوت دی ہے ان پر عمل کرے اور جن چیزوں سے ہم نے منع کیا ہے ان سے اجتناب کرے، پس ایسا شخص ہم سے ہے اور وہ آخرت "یعنی بہشت" میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

چھٹی حدیث

لَنَا عَلَی النَّاسِ حَقُّ الطَّاعَةِ وَالْوِلَایَةِ،

وَلَهُمْ مِنَ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ حُسْنُ الْجَزَاءِ ۲

ترجمہ ہم لوگوں پر اطاعت و ولایت کا حق رکھتے ہیں اور ان کے لئے، اللہ سبحانہ، کی طرف سے نیک جزاء ہے۔

۱۔ شرح جمال الدین خوانساری بر غرر الحکم، ج ۲ص ۱۶۱۔

۲۔ فہرست موضوعی غرر، ص ۲۲۔

ساتویں حدیث

«اِنَّمَا الْاَئِمَّةُ قُوَّامُ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ وَ عُرَفَاؤُهٗ عَلٰی عِبَادِهٖ، لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ عَرَفَهُمْ وَعَرَفُوْهُ، وَلَا یَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا مَنْ اَنْکَرَهُمْ وَاَنْکَرُوْهُ [۱]

ترجمہ،

فقط ائمہ علیہم السلام ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مخلوق پر حاکم ہیں اور اس کے بندوں پر اس کے شناسا ہیں، جنّت میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان حضرات ؑ کو پہچانے اور وہ اس کو پہچانیں اور آتش جہنم میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان حضرات ؑ کا منکر ہوگا اور وہ حضرات اس کو بیگانہ سمجھیں۔

آٹھویں حدیث

عَلَیْکُمْ بِطَاعَةِ اَئِمَّتِکُمْ فَاِنَّهُمُ الشُّهَدَاءُ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ وَالشُّفَعَاءُ لَکُمْ عِنْدَ اللّٰهِ غَدًا [۲]

۱۔ نہج البلاغہ خطبہ ۱۵۲۔
۲۔ شرح جمال الدین خوانساری بر غرر الحکم، ج۴ ص ۳۰۹۔

ترجمہ

تم سب پر اپنے "معصوم" ائمہؑ کی اطاعت لازم ہے اس لئے کہ وہ حضرات آج "دنیا میں" تم پر گواہ ہیں "اور تمہارے اعمال و افکار سے آگاہ ہیں" اور کل "بروز قیامت" اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارے لئے شفیع ہیں۔

نویں حدیث

نَحْنُ دُعَاةُ الْحَقِّ وَاَئِمَّةُ الْخَلْقِ وَاَلْسِنَةُ

اَلصِّدْقِ، مَنْ اَطَاعَنَا مَلَكَ وَمَنْ عَصَانَا هَلَكَ[1]

ترجمہ۔

ہم "اہلبیتؑ عصمت" حق کے داعی اور خلق کے امام اور صداقت کی زبان ہیں، جس نے ہماری اطاعت کی وہ مالک "نیک بختی" ہوا اور جس نے ہماری نافرمانی کی اور ہم سے سرپیچی اختیار کی وہ ہلاک و نابود ہوا

---

[1] شرح جمال الدین خوانساری بر غرر الحکم، ج ۶ ص ۱۸۵۔

دسویں حدیث

نَحْنُ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَمَحَطُّ الرِّسَالَةِ وَ

مُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ وَمَعَادِنُ الْعِلْمِ وَيَنَابِيعُ الْحِكَمِ

نَاصِرُنَا وَمُحِبُّنَا يَنْتَظِرُ الرَّحْمَةَ وَعَدُوُّنَا وَمُبْغِضُنَا يَنْتَظِرُ السَّطْوَةَ [۱]

ترجمہ

ہم "اہلبیت عصمتؑ" نبوت کے درخت اور رسالت کی منزل اور ملائکہ کی رفت و آمد کا مرکز اور علم کے خزانے اور حکمتوں کے چشمے ہیں، ہمارا ناصر اور محب منتظر رحمت ہے اور ہمارا عدو اور دشمن سختی اور عذاب کا منتظر ہے یعنی اس کا انجام عذاب ہوگا۔

---

[۱] شرح جمال الدین خوانساری بر غرر الحکم ج ۶، ص ۱۸۵۔

معصومۃ الکونین حضرت فاطمہ زہرا

صلوات اللہ علیھا

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

«قَالَ لِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّمَ:
یَا فَاطِمَۃُ، مَنْ صَلّٰی عَلَیْکِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہُ وَالْحَقَہُ
بِی حَیْثُ کُنْتُ مِنَ الْجَنَّۃِ»[1]

ترجمہ۔
مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ اے فاطمہؑ!
جو شخص تم پر صلوات بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جنت میں
جس جگہ بھی میں ہوں گا اسے میرے ساتھ ملحق کرے گا۔

---

[1] کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ، ج ۱ ص ۴۷۲۔

دوسری حدیث

سَأَلْتُ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ

«وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ»

قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ بَعْدِي عَلِيٌّ وَسِبْطَايَ وَتِسْعَةٌ

مِنْ صُلْبِ الْحُسَيْنِ، هُمْ رِجَالُ الْأَعْرَافِ لَا يَدْخُلُ

الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ يَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَهُ، وَلَا يَدْخُلُ

النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَهُمْ وَيُنْكِرُونَهُ، لَا يُعْرَفُ اللهُ إِلَّا

بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِهِمْ [1]

ترجمہ

میں نے اپنے پدر بزرگوار سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے اس قول کے متعلق پوچھا کہ اعراف " جنت و دوزخ کے مابین بلندیوں " پر کچھ لوگ ہوں گے جو ہر شخص کو " جنتی ہو یا جہنمی " ان کی پیشانی سے پہچان لیں گے ، تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ! کہ وہ لوگ میرے بعد ائمہ ہیں "جو" علیؑ اور میرے دونوں فرزند "نواسے" حسنؑ وحسینؑ اور نسل حسینؑ سے نوؑ افراد ہیں ، یہی حضرات صاحبان اعراف ہیں ، جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان حضراتؑ کو پہچانتا

---

[1] کفایۃ الاثر فی النص علی الائمۃ الاثنی عشر ص ۱۹۴۔

ہو اور وہ حضرات بھی اس کو پہچانتے ہوں، اور آتش دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان ائمہ کا انکار کرے اور وہ حضرات بھی اس کا انکار کریں اور اسے بیگانہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت ممکن نہیں ہے مگر انہیں ائمہ معصومین علیہم السلام کی معرفت کے وسیلہ سے۔

تیسری حدیث

شِیْعَتُنَا مِنْ خِیَارِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَکُلُّ مُحِبِّیْنَا وَمَوَالِیْ اَوْلِیَآئِنَا وَمُعَادِیْ اَعْدَآئِنَا وَالْمُسَلِّمُ بِقَلْبِہٖ وَلِسَانِہٖ لَنَا، لَیْسُوْا مِنْ شِیْعَتِنَا اِذَا خَالَفُوْا اَوَامِرَنَا وَنَوَاھِیَنَا فِیْ سَائِرِ الْمُوْبِقَاتِ وَھُمْ مَعَ ذٰلِکَ فِی الْجَنَّۃِ، وَلٰکِنْ بَعْدَ مَا یُطَھَّرُوْنَ مِنْ ذُنُوْبِھِمْ بِالْبَلَایَا وَالرَّزَایَا، اَوْ فِیْ عَرَصَاتِ الْقِیَامَۃِ بِاَنْوَاعِ شَدَائِدِھَا، اَوْ فِی الطَّبَقِ الْاَعْلٰی مِنْ جَھَنَّمَ بِعَذَابِھَا اِلٰی اَنْ نَسْتَنْقِذَھُمْ بِحُبِّنَا مِنْھَا وَنَنْقُلَھُمْ اِلٰی حَضْرَتِنَا [1]

---

[1] بحار الانوار، ج ۶۸، باب صفات الشیعہ ص ۱۵۵۔

ترجمہ

ہمارے شیعہ بہترین اہل جنت میں سے ہیں اور ہمارے تمام دوست اور جو لوگ ہمارے اولیاء کے دوست اور ہمارے دشمنوں کے دشمن اور اپنے قلب و زبان سے ہم کو تسلیم کرنے والے ہیں وہ جس وقت کہ ان تمام چیزوں میں جو باعث ہلاکت ہیں، ہمارے اوامر و نواہی کی مخالفت کریں اس وقت ہمارے "واقعی" شیعوں میں سے شمار نہیں ہوں گے لیکن وہ ان سب کے باوجود جنت میں ہیں اور لیکن بعد اس کے کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں بلاؤں اور مصائب کے اثر سے، یا عرصہ ہائے قیامت میں مختلف سختیوں کے سبب یا جہنم کے اعلیٰ طبقہ میں اس کے عذاب کے اثر سے یہاں تک کہ ہم "اہلبیتؑ" ان سب کو اپنی محبت و مودّت کی خاطر سے جہنم سے نجات دیں اور اپنے حضور میں "نزدیک" منتقل کر دیں۔

چوتھی حدیث

"اَنَبِئْتُم قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ (صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم) یَوْمَ غَدِیرِ خُمٍّ: [مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاهُ]؟ وَقَوْلَهُ (صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم): اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰی علیهما السلام"[1]

---

[1] اسنی المطالب، طبع تہران، ص ۵۰۔

ترجمہ :

کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا یہ قول بھول گئے جو غدیر خم کے دن ارشاد فرمایا ! کہ جس کا میں مولا ہوں پس علیؑ اس کے مولا اور اولیٰ بالنفس ہیں اور آیا یہ قول پیغمبرؐ تم فراموش کر گئے ؟ کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ " اے علیؑ " تو مجھ سے وہی نسبت رکھتا ہے جیسے ہارون کو موسیٰ سے تھی ۔

پانچویں حدیث

اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ تَرَكُوا الْحَقَّ عَلٰى اَهْلِهٖ وَاتَّبَعُوا عِتْرَةَ نَبِيِّهٖ ، لَمَا اخْتَلَفَ فِي اللّٰهِ تَعَالٰى اِثْنَانِ وَلَوَرِثَهَا سَلَفٌ عَنْ سَلَفٍ وَخَلَفٌ بَعْدَ خَلَفٍ حَتّٰى يَقُوْمَ قَائِمُنَا ، اَلتَّاسِعُ مِنْ وُلْدِ الْحُسَيْنِ ، وَ لٰكِنْ قَدَّمُوْا مَنْ اَخَّرَهُ اللّٰهُ وَاَخَّرُوْا مَنْ قَدَّمَهُ اللّٰهُ [1]

ترجمہ :

قسم بخدا اگر لوگ حق اس کے اہل پر چھوڑ دیتے " باقی رکھتے " اور عترت نبیؐ کی پیروی کرتے تو کبھی دو شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختلاف نہ کرتے اور " ائمہ معصومینؑ " ہر ایک دوسرے کے بعد وارث امامت ہوتے

---

[1] بحار الانوار ، ج ۳۶ ، ص ۳۵۳ ، وکفایۃ الاثر ، طبع قم ، ص ۱۹۹ ،

یہاں تک کہ ہم اہلبیتؑ کا قائمؑ قیام کرے جو کہ حسینؑ کی اولاد سے نواں امام ہے، لیکن "دنیا پرستوں نے" اس شخص کو مقدم کیا "خلیفہ بنا لیا" جس کو اللہ تعالیٰ نے موخر کیا تھا "یعنی محکوم بنایا تھا" اور اس "امام برحق" کو موخر کر دیا جسکو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا تھا "یعنی امامت و خلافت کے لئے منتخب فرمایا تھا"

چھٹی حدیث

مَا الَّذِی نَقَمُوا مِنْ اَبِی الْحَسَنِ؟ نَقَمُوا مِنْهُ وَاللّٰهِ نَكِيرَ سَيْفِهِ، وَقِلَّةَ مُبَالَاتِهِ بِحَتْفِهِ وَشِدَّةَ وَطْأَتِهِ وَنَكَالَ وَقْعَتِهِ وَتَنَمُّرَهُ فِی ذَاتِ اللّٰهِ [۱]

ترجمہ: کس چیز کے سبب "دنیا پرستوں نے" ابوالحسنؑ "علی علیہ السلام" سے کینہ اختیار کیا؟ قسم بخدا اس "علیؑ" سے اس وجہ سے کینہ اور دشمنی کی کہ اس کی تلوار فقط منکرات کی نابودی کی خاطر چلتی تھی اور وہ مرگ ناگہانی کی پرواہ نہ رکھتا تھا اور جنگ میں شدت کے ساتھ مبارزہ کرتا تھا "اور دشمنان اسلام کو جو ان کے عزیز تھے ہلاک کرتا تھا" اور جنگ کے صدمات کا "مزہ" عذاب

۱۔ بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۶۰۔

چکھاتا تھا اور اس کا خروش و غضب فقط اللہ کے لئے ہوتا تھا۔

ساتویں حدیث

اِنَّ مَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيْرًا، لَا يَجُوْزُ عَلَيْهِمْ شَهَادَةٌ، لِاَنَّهُمْ مَعْصُوْمُوْنَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ، مُطَهَّرُوْنَ مِنْ كُلِّ فَاحِشَةٍ [1]

ترجمہ:

بے شک وہ حضرات جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر رجس کو دور رکھا ہے اور ان کو پاک رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے، ان حضرات کے خلاف کوئی شہادت جائز و نافذ اور قابل قبول نہیں ہو سکتی اس لئے کہ وہ ہر برائی سے محفوظ و معصوم ہیں، ہر فحش و بدی سے پاک و منزہ ہیں۔

آٹھویں حدیث

"اِنَّ اَبِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلٰی عَلِيٍّ وَقَالَ: هٰذَا وَشِيْعَتُهٗ فِي الْجَنَّةِ [2]

---

[1] فاطمہ زہرا بہجۃ قلب مصطفے، ص ۳۰۷، بنقل از نجار کیمیائی جلد ۵ ص ۲۲۴۔ [2] احقاق الحق ج ۷، ص ۳۰۸۔

ترجمہ :

میرے پدر بزرگوار "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے علیؑ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ یہ اور اس کے شیعہ جنت میں ہیں"۔

نویں حدیث

"یَا ابْنَ اَبِی قُحَافَةَ ! اَفِی کِتَابِ اللّٰهِ اَنْ تَرِثَ اَبَاكَ وَلَا اَرِثَ اَبِی ؟ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا فَرِيًّا !! اَفَعَلَی عَمْدٍ تَرَكْتُمْ كِتَابَ اللّٰهِ وَنَبَذْتُمُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِكُمْ ؟ [1]

ترجمہ :

اے ابو قحافہ کے بیٹے "ابوبکر" آیا کتاب خدا میں ہے کہ تو تو اپنے باپ سے ارث لے اور میں اپنے پدر بزرگوار سے ارث نہ لوں ؟ تو ایک عجیب حکم لے آیا ہے اور ایک جھوٹ اور بہتان باندھا ہے، آیا تم سب نے عمداً کتاب الٰہی کو چھوڑ دیا ہے اور سر پشت ڈال دیا ہے ؟۔

[1] ریاحین الشریعہ، ج ۱، ص ۳۲۶، وفاطمۂ زہراؑ بہجۃ قلب مصطفےٰؐ، ص ۳۴۴۔

دسویں حدیث

أَنْشُدُكُمَا بِاللهِ هَلْ سَمِعْتُمَا النَّبِيَّ (ص) يَقُولُ:

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْهَا، مَنْ آذَاهَا فَقَدْ آذَانِي

وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللهَ، وَمَنْ آذَاهَا بَعْدَ مَوْتِي

كَانَ كَمَنْ آذَاهَا فِي حَيَاتِي، وَمَنْ آذَاهَا فِي حَيَاتِي

كَانَ كَمَنْ آذَاهَا بَعْدَ مَوْتِي؟ قَالَا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَتْ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ. ثُمَّ قَالَتْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أُشْهِدُكَ، فَاشْهَدُوا

يَا مَنْ حَضَرَنِي أَنَّهُمَا قَدْ آذَيَانِي فِي حَيَاتِي وَعِنْدَ

مَوْتِي. وَاللهِ لَا أُكَلِّمُكُمَا مِنْ رَأْسِي كَلِمَةً حَتَّى أَلْقَى

رَبِّي فَأَشْكُوَكُمَا إِلَيْهِ بِمَا صَنَعْتُمَا بِهِ وَبِي وَارْتَكَبْتُمَا مِنِّي ۱؎

ترجمہ :

تم دونوں " ابوبکرؓ و عمرؓ " کو خدا کی قسم دیتی ہوں ، آیا تم دونوں نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے " فاطمہؑ میرا ایک ٹکڑا ہے اور میں

۱؎ بحار الانوار ، ج ۴۳ ، ص ۲۰۳ و ۲۰۴ ، ۔

اس سے ہوں، جو شخص فاطمہؑ کو اذیت دے حقیقۃً اس نے مجھے اذیت دی اور جو مجھے اذیت دے اس نے حقیقۃً اللہ کو اذیت دی اور جو شخص میری وفات کے بعد فاطمہؑ کو اذیت دے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے اس کو میری حیات میں اذیت دی ہے اور جو شخص میری حیات میں اسکو اذیت دے وہ اس شخص کے مانند ہے جو میری وفات کے بعد اس کو اذیت دے؟ ان دونوں نے کہا، خدایا ہاں وہ یہ قول ہم نے نبیؐ سے سنا ہے۔ حضرت زہراؑ نے فرمایا کہ حمد خدا کیلئے ہے پھر فرمایا کہ اے اللہ! تجھ کو گواہ بناتی ہوں اور تم سب بھی کہ میرے حضور میں ہو گواہ رہو کہ ان دونوں نے میری حیات میں بھی اور میری وفات کے زمانہ میں بھی مجھے اذیت دی ہے، قسم بخدا، ہرگز کبھی تم دونوں سے میں بات نہیں کروں گی یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے ملاقات کروں اور تم دونوں کی اس سے شکایت کروں ان اذیتوں کے متعلق جو تم دونوں نے اس کو اور مجھے پہونچائی ہیں اور ان مظالم کے متعلق جو تم نے میرے اوپر ڈھائے ہیں۔

دوسرے امام

حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

اِنَّا لَنَعْلَمُ مَا یَجْرِی فِی اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ، ثُمَّ قَالَ:
اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَلَّمَ رَسُوْلَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَاٰلِهٖ الْحَلَالَ وَالْحَرَامَ، وَالتَّنْزِیْلَ وَالتَّاْوِیْلَ،
فَعَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَلِیًّا عِلْمَهٗ کُلَّهٗ[1]

ترجمہ:

ہم "اہلبیت" حقیقۃً اور مسلماً جو کچھ شب و روز میں واقع ہوتا ہے جانتے ہیں، پھر امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے

---

[1] بحار الانوار ج ۴۳، ص ۳۳۰، حدیث دہم۔

تمام حلال و حرام اور تنزیل و تاویل کی تعلیم اپنے رسولؐ کو دی اور رسولؐ نے اپنے تمام علوم علی علیہ السلام کو سکھا دیے۔

دوسری حدیث

اِنَّا اَهْلَ بَیْتٍ اَكْرَمَنَا اللّٰهُ وَاخْتَارَنَا وَ

اَصْطَفَانَا وَاَذْهَبَ عَنَّا الرِّجْسَ وَطَهَّرَنَا تَطْهِيْرًا[1]

ترجمہ:

بے شک ہم اہلبیتؑ کو اللہ تعالیٰ نے مختار بنایا اور منتخب فرمایا اور ہم سے ہر رجس کو دور رکھا اور ہم کو پاک و طاہر رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے۔

تیسری حدیث

لَقَدْ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَمْرَ يَمْلِكُهٗ اِثْنَا عَشَرَ اِمَامًا مِنْ

اَهْلِ بَيْتِهٖ وَصَفْوَتِهٖ، مَا مِنَّا اِلَّا مَقْتُوْلٌ اَوْ مَسْمُوْمٌ[2]

---

[1] ینابیع المودۃ، طبع نجف، ص ۵۷۶، [2] کفایۃ الاثر، ص ۱۶۲۔

ترجمہ :

مجھ سے میرے جد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ " آنحضرتؐ کے خالص برگزیدہ اور اہلبیتؑ سے بارہ ائمہؑ ہی مالک امر " امامت وخلافت " ہیں ہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر یہ کہ " تلوار سے " مقتول یا " زہر سے " مسموم " ہو کر شہید ہوگا "۔

چوتھی حدیث

فَلَمَّا نَزَلَ : « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا » قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ ؟ فَقَالَ : قُولُوا : اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْنَا مَعَ الصَّلَاةِ عَلَى جَدِّي فَرِيضَةً وَاجِبَةً[1]

ترجمہ :

جب یہ آیۃ، نازل ہوئی کہ " اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نبیؐ پر درود وصلوات بھیجو اور سر تسلیم " آنحضرتؐ کے سامنے " خم کردو جو سر تسلیم خم کرنے

---

[1] الروائع المختار، مطبوعہ قاہرہ، ص ۵۶۔

کا حق ہے ؎۱ ، تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ ! ہم آپؐ پر کس طرح صلوٰۃ بھیجیں تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ کہو اللھم صل علیٰ محمدؐ و آل محمدؐ ، یعنی اے اللہ محمدؐ و آل محمدؐ پر رحمت نازل فرما ، پس اس بنا پر ہر مسلمان پر بطور حتم و وجوب یہ حق اور ثابت ہے کہ میرے جد پر صلوٰۃ کے ساتھ ہم اہلبیتؑ پر بھی واجب اور فریضہ سمجھ کر درود و صلوات بھیجے۔

پانچویں حدیث

قَالَ تَعَالٰی لِجَدِّی حِیْنَ جَحَدَہٗ کَفَرَۃُ اَھْلِ الْکِتَابِ وَحَاجُّوْہُ : « فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَھِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَۃَ اللّٰہِ عَلَی الْکٰذِبِیْنَ » فَاَخْرَجَ جَدِّی مَعَہٗ مِنَ الْاَنْفُسِ اَبِیْ ، وَمِنَ الْبَنِیْنَ اَنَا وَاَخِی الْحُسَیْنَ ، وَمِنَ النِّسَآءِ اُمِّیْ فَاطِمَۃَ ، فَنَحْنُ اَھْلُہٗ وَلَحْمُہٗ وَدَمُہٗ وَنَفْسُہٗ وَنَحْنُ مِنْہُ وَھُوَ مِنَّا ؎۲

؎۱ سورہ احزاب آیہ ۵۶ ؎۲ ینابیع المودۃ مطبوعہ نجف باب ۹۰ ص ۵۷۷

ترجمہ :

جب کہ اہل کتاب میں کافروں «یعنی عیسائیوں» نے میرے جد« کی رسالت ونبوت » کا انکار کیا اور آنحضرتؐ سے محاجہ اور مباہلہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے جدؐ سے فرمایا کہ «پس اے رسولؐ! کہدو کہ « اچھا میدان میں » آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب ملکر « خدا کی بارگاہ میں » گڑگڑائیں پس جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں لـ

پس میرے جدؐ باہر نکلے اس حال میں کہ ان کے ساتھ جانوں میں سے میرے پدر بزرگوار تھے اور بیٹوں میں سے میں اور میرے بھائی حسینؑ تھے اور عورتوں میں سے میری مادر گرامی فاطمہؑ تھیں، پس ہمیں آنحضرتؐ کے اہل اور گوشت اور خون اور جان (نفس) ہیں اور ہم اہلبیتؑ ان سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں » ۔

چھٹی حدیث

«سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَ وَارِثُ عِلْمِي وَمَعْدِنُ حِكْمَتِي وَالْإِمَامُ بَعْدِي، فَإِذَا اسْتُشْهِدْتَ فَابْنُكَ

لـ سورہ آل عمران آیت ۶۱ ۔

اَلْحَسَنُ، فَاِذَا اسْتُشْهِدَ الْحَسَنُ فَابْنُكَ الْحُسَیْنُ فَاِذَا اسْتُشْهِدَ الْحُسَیْنُ فَعَلِیٌّ اِبْنُهُ، یَتْلُوهُ تِسْعَةٌ مِنْ صُلْبِ الْحُسَیْنِ اَئِمَّةٌ اَطْهَارٌ. فَقُلْتُ: یَارَسُولَ اللّٰهِ، فَمَا اَسَامِیْهِمْ؟

قَالَ: عَلِیٌّ وَمُحَمَّدٌ وَجَعْفَرٌ وَمُوسٰی وَعَلِیٌّ وَ مُحَمَّدٌ وَعَلِیٌّ وَالْحَسَنُ وَالْمَهْدِیُّ مِنْ صُلْبِ الْحُسَیْنِ، یَمْلَأُ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَ عَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا۔[۱]

ترجمہ:

میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی علیہ السلام سے فرماتے ہوئے سنا کہ تو میرے علم کا وارث اور میری حکمتوں کا معدن اور میرے بعد امام ہے پس جب تو شہید ہو جائے گا تو تیرا فرزند حسنؑ اور جب وہ بھی حسنؑ شہادت کو پہونچے گا تیرا فرزند حسینؑ اور جب حسینؑ شہید ہو جائے گا اس کا فرزند علیؑ، حسینؑ کے بعد نو اشخاص اس کی نسل سے طاہر امام ہیں ، میں نے عرض

۱؎ کفایۃ الاثر ، ص ۱۶۷۔

کی یا رسول اللہ! ان نو اشخاص کے نام کیا ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ اور محمدؑ اور جعفرؑ اور موسیٰؑ اور علیؑ اور محمدؑ اور علیؑ اور حسنؑ اور مہدیؑ حسینؑ کی صلب و نسل سے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ اس (مہدیؑ) کے وسیلے سے زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے پر ہو گی۔

ساتویں حدیث

قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ: «اِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا»، فَلَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ جَمَعَنَا جَدِّي: اِيَّايَ وَ اَخِي وَاُمِّي وَاَبِي وَنَفْسَهُ فِي كِسَاءٍ خَيْبَرِيٍّ فِي حُجْرَةِ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَيْتِي وَخَاصَّتِي اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا[1]

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ "اللہ یہی چاہتا ہے کہ تم اہلبیتؑ کو ہر رجس سے دور رکھے اور پاک و طاہر رکھے جو پاک و طاہر رکھنے کا حق ہے"۔ جس

---

[1] الروائع المختار، ص ۵۷۔

وقت یہ آیۂ مبارکہ نازل ہوئی میرے جد "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" نے مجھے اور میرے بھائی اور میری مادر گرامی اور میرے پدر بزرگوار اور اپنے کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا کے حجرہ میں خیبری چادر کے نیچے جمع کیا پس فرمایا کہ خدایا! یہی میرے اہلبیتؑ اور خاص ہیں ان سے ہر رجس کو دور رکھ اور ان کو پاک و طاہر رکھ جو پاک و طاہر رکھنے کا حق ہے۔

آٹھویں حدیث

وَيْلَكَ يَا مُعَاوِيَةُ، إِنَّمَا الْخَلِيفَةُ مَنْ سَارَ بِسِيرَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَمِلَ بِطَاعَةِ اللّٰهِ، وَلَعَمْرِي إِنَّا لَأَعْلَامُ الْهُدَىٰ وَمَنَارُ التُّقَىٰ، وَلٰكِنَّكَ يَا مُعَاوِيَةُ مِمَّنْ أَبَادَ السُّنَنَ وَأَحْيَى الْبِدَعَ وَاتَّخَذَ عِبَادَ اللّٰهِ خَوَلًا وَدِينَ اللّٰهِ لَعِبًا، فَكَانَ قَدْ أُخْمِلَ مَا أَنْتَ فِيهِ، فَعِشْتَ يَسِيرًا وَبَقِيَتْ عَلَيْكَ تَبِعَاتُهُ[1]

ترجمہ:

وائے ہو تجھ پر اے معاویہ! خلیفہ فقط وہی ہے جو سیرت رسولؐ پر

---

[1] تحف العقول، باب ماروی عن ابی محمد الحسن المجتبیٰؑ، ص ۲۳۔

چلے اور طاعت خدا پر عمل کرے ، میری جان کی قسم ، بے شک ہم " اہلبیتؑ " ہی ہدایت کے علم اور تقوے کا منارہ ہیں ،

اور تو اے معاویہؑ ! ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے سنتوں کو نابود کردیا اور بدعتوں کو زندہ کردیا اور بندگان خدا کو " لگام لگاکر " غلام بنالیا اور دین الٰہی کو کھیل بنا دیا ، پس یقیناً تو نے " جس چیز سے تو نے دل لگایا ہے " اور جس میں تو ہے بے قیمت اور نابود ہو جائیگا تو بہت کم زندہ رہے گا لیکن اس کے انجام " اور عذاب " تجھ پر باقی رہیں گے ۔

نویں حدیث

یَا اَبَا سَعِیدٍ ، عِلَّةُ مُصَالَحَتِی لِمُعَاوِیَةَ عِلَّةُ مُصَالَحَةِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لِبَنِی ضُمْرَةَ وَبَنِی اَشْجَعَ وَلِاَھْلِ مَکَّةَ حِینَ انْصَرَفَ مِنَ الْحُدَیْبِیَةِ ، اُولٰئِکَ کُفَّارٌ بِالتَّنْزِیلِ ، وَ مُعَاوِیَةُ وَاَصْحَابُہٗ کُفَّارٌ بِالتَّاوِیلِ [۱]

ترجمہ :

اے ابوسعید ! معاویہؑ سے میری صلح کا سبب وہی ہے جو بنی ضمرہ

[۱] علل الشرائع ، باب ۱۵۹ ، ص ۲۱۱ ۔

اور بنی اشجع اور اہل مکہ سے حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلح کا سبب تھا وہ لوگ تنزیل قرآن کی بنا پر محکوم بہ کفر تھے اور معاویہ اور اس کے اصحاب تاویل قرآن کی بنا پر محکوم بہ کفر ہیں،

دسویں حدیث

سَأَلْتُ جَدِّی رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْأَئِمَّةِ بَعْدَهُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْأَئِمَّةُ بَعْدِی عَدَدَ نُقَبَاءِ بَنِی إِسْرَائِيلَ اثْنَا عَشَرَ أَعْطَاهُمُ اللّٰهُ عِلْمِی وَفَهْمِی، وَأَنْتَ مِنْهُمْ يَا حَسَنُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، فَمَتَی يَخْرُجُ قَائِمُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَالَ: يَا حَسَنُ، إِنَّمَا مَثَلُهُ كَمَثَلِ السَّاعَةِ، ثَقُلَتْ فِی السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَغْتَةً[1]

ترجمہ:

میں نے اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے بعد ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو آن حضرت نے فرمایا! کہ ائمہ میرے بعد نقباء بنی اسرائیل

۱۔ کفایۃ الاثر، ص ۱۶۹۔

کی عدد کے برابر بارہؑ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو میرا علم و فہم عطا فرمایا ہے اور تو بھی اے حسنؑ انہیں بارہؑ حضرات میں سے ہے،

میں نے کہا یا رسول اللہؐ :

ہم اہلبیتؑ کا قائمؑ کب ظہور کرے گا ؟

تو آپؐ نے فرمایا !

کہ اے حسنؑ اس کی مثل قیامت ہی کی طرح ہے جو آسمانوں اور زمین میں گراں ہے اور نہیں آئے گی مگر ناگہاں اور اچانک ۔

تیسرے امام

حضرت سید الشہداء حسین علیہ السلام

کے

دس اقوال
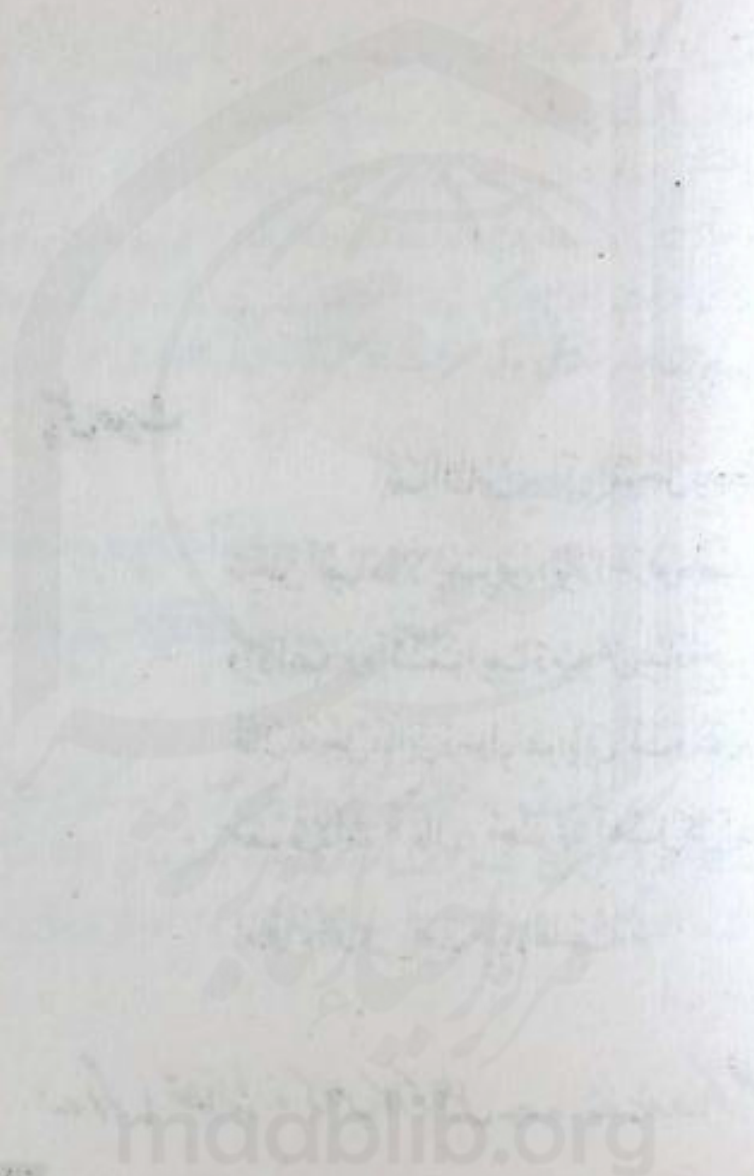
پہلی حدیث

اَیُّهَا النَّاسُ! اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ذِکْرُهُ، مَا خَلَقَ الْعِبَادَ اِلَّا لِیَعْرِفُوْهُ، فَاِذَا عَرَفُوْهُ عَبَدُوْهُ، وَاِذَا عَبَدُوْهُ اسْتَغْنَوْا بِعِبَادَتِهٖ عَنْ عِبَادَةِ مَنْ سِوَاهُ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ: یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ، فَمَا مَعْرِفَةُ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَعْرِفَةُ اَهْلِ کُلِّ زَمَانٍ اِمَامَهُمُ الَّذِیْ یَجِبُ عَلَیْهِمْ طَاعَتُهٗ [1]

ترجمہ

اے لوگو! قطعاً اللہ " کہ اس کا ذکر جلیل ہے " نے بندوں کو خلق

---

[1] علل الشرائع، مطبوعہ نجف، باب نہم، ص ۹، حدیث اول۔

نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ اس کو پہچانیں، پس جب اس کو پہچان لیں تو اس کی عبادت کریں اور جب اس کی عبادت کریں تو اس کی عبادت کے سبب اس کے ماسوا ہر شئی کی پرستش اور عبادت سے بے نیاز ہو جائیں، پس اس وقت ایک شخص نے آنحضرت "امام حسینؑ" سے پوچھا کہ اے فرزند رسولؐ خدا! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں اللہ کی معرفت اور پہچان کیا ہے؟ تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہر زمانہ والے کو اپنے اس امام "حقیقی" کی معرفت حاصل کرنا جس کی اطاعت ان سب پر واجب ہے۔

دوسری حدیث

كُنَّا أَشْبَاحَ نُورٍ نَدُورُ حَوْلَ عَرْشِ الرَّحْمٰنِ، فَنُعَلِّمُ لِلْمَلَائِكَةِ التَّسْبِيحَ وَالتَّهْلِيلَ وَالتَّحْمِيدَ[۱]

ترجمہ

ہم اہلبیتؑ "خلقت آدمؑ سے پہلے بھی" نور کے اشباح (تصویریں) تھے اور عرش الٰہی کے ہر طرف گردش کرتے تھے پس ہم ملائکہ کو تسبیح "سبحان اللہ" اور تھلیل "لا الہ الا اللہ" اور تحمید "الحمد للہ" کی تعلیم دیتے تھے۔

[۱] بحار، ج ۶۰، ص ۳۱۱۔

تیسری حدیث

فِي التَّاسِعِ مِنْ وُلْدِي سُنَّةٌ مِنْ يُوسُفَ وَ سُنَّةٌ مِنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. وَهُوَ قَائِمُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصْلِحُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ أَمْرَهُ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ [1]

ترجمہ

میری اولاد سے نویں فرزند میں یوسف کی ایک سنت وسیرت ہے اور موسیٰؑ ابن عمران علیہما السلام کی بھی ایک سنت وسیرت ہے اور وہ " حضرت " ہم اہلبیتؑ میں قائمؑ (قیام کرنے والا) ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے امر " ظہور " کو ایک رات میں " کامل و " اصلاح کردے گا۔

چوتھی حدیث

عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: وَاللّٰهِ لَيَجْتَمِعَنَّ عَلَى قَتْلِي بَنُو أُمَيَّةَ

[1] کمال الدین واتمام النعمۃ باب ۳۰، ص ۲۱۷۔

وَيَقْدُمُهُمْ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ، وَذٰلِكَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَنْبَأَكَ بِهٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ؟ قَالَ: لَا. فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: عِلْمِي عِلْمُهُ وَعِلْمُهُ عِلْمِي ۱؎

ترجمہ

حذیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام حسینؑ ابن علی علیہما السلام سے سنا کہ فرما رہے ہیں کہ قسم بخدا یقیناً بنی امیہ میرے قتل پر ” ایک دل وجان سے “ جمع ہو جائیں گے اور ان میں سب سے آگے عمر بن سعد ہوگا (حذیفہ فرماتے ہیں کہ) یہ قول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ حیات میں (امام حسین علیہ السلام سے سنا تھا) ، لہٰذا میں نے حضرت سے عرض کیا کہ آیا اس واقعہ کی خبر آپ کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے؟ تو آنحضرتؑ نے فرمایا کہ نہیں،

پس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں شرفیاب ہوا اور اس ” واقعہ اور گفت وشنید “ کے متعلق بتایا تو رسولؐ نے ارشاد فرمایا!

کہ میرا علم حسینؑ کا علم ہے اور اس کا علم میرا علم ہے ۔

۱؎ اثبات الھدیٰ، ج ۲، باب ۱۵، فصل ۱۷، ص ۵۸۹، و بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۱۸۶، حدیث ۱۴۔

پانچویں حدیث

اَفَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَرَصَ

عَلٰی كُوَّةٍ قَدْرِ عَيْنِهِ يَدَعُهَا فِیْ مَنْزِلِهِ اِلَى الْمَسْجِدِ

فَاَبٰی عَلَيْهِ. ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: اِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِیْ اَنْ

اَبْنِیَ مَسْجِدًا طَاهِرًا لَا يَسْكُنُهُ غَيْرِیْ وَغَيْرُ

اَخِیْ وَبَنِيْهِ؟ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ [۱]

ترجمہ:

اے لوگو! آیا جانتے ہو کہ بے شک عمر بن خطّاب نے بہت چاہا کہ فقط ایک سوراخ "روشندان" ہی اپنی آنکھ کی مقدار بھر اپنے گھر سے مسجد کی طرف چھوڑ دے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے بھی منع کر دیا، پھر ایک خطبہ ارشاد فرمایا جس میں فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مسجد ایسی پاک و طاہر بناؤں کہ جس میں میرے اور میرے بھائی اور اس کے فرزندوں کے علاوہ کوئی شخص ساکن نہ ہو، لوگوں نے کہا جی ہاں بخدا "ہم جانتے ہیں"

---

[۱] سلیم بن قیس ص ۲۰۸۔

چھٹی حدیث

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَضٰی بَیْنَہٗ

وَبَیْنَ جَعْفَرٍ وَزَیْدٍ، فَقَالَ: یَا عَلِیُّ اَنْتَ مِنِّیْ

وَاَنَا مِنْکَ، وَاَنْتَ وَلِیُّ کُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِیْ؟ قَالُوْا: اَللّٰھُمَّ نَعَمْ

ترجمہ:

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی علیہ السلام اور جعفرؑ اور زید کے درمیان فیصلہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: کہ اے علیؑ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم میرے بعد ہر مومن کے ولی اور صاحب اختیار ہو،

لوگوں نے کہا! جی ہاں! بخدا ہم سب یہ بات جانتے ہیں۔

ساتویں حدیث

اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فِیْ اٰخِرِ

خُطْبَۃٍ خَطَبَھَا: اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمُ الثَّقَلَیْنِ کِتَابَ

۱۔ کتاب سلیم بن قیس، ص ۲۰۸۔

اَللّٰهِ وَاَهْلَ بَيْتِي، فَتَمَسَّكُوا بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوا،

قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ[1]

ترجمہ:
کیا تم لوگ جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری خطبہ دیا اس میں ارشاد فرمایا کہ میں نے بے شک تمہارے درمیان دو گراں بہا چیزیں چھوڑی ہیں "ایک" کتاب خدا اور "دوسرے" میرے اہلبیتؑ، پس تم سب ان دونوں سے تمسک رکھو تاکہ ہرگز کبھی گمراہ نہ ہو، لوگوں نے کہا جی ہاں بخدا "ہم یہ جانتے ہیں"

آٹھویں حدیث

وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا اِلَّا وَقَدْ اَمَرَهُ بِالطَّاعَةِ لَنَا[2]

ترجمہ:
قسم بخدا اللہ نے کسی چیز کو خلق نہیں فرمایا مگر یہ کہ اسے ہم اہلبیتؑ کی اطاعت وفرماں برداری کا حکم دیا ہے۔

[1] کتاب سلیم بن قیس، ص ۲۰۹۔ [2] مناقب آل ابی طالبؑ ابن شہر آشوب، ج ۴، ص ۵۱۔

نویں حدیث

یَا اَصْبَغ، اِنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ دَاوٗدَ اُعْطِیَ الرِّیْحَ غُدُوُّھَا شَھْرٌ وَرَوَاحُھَا شَھْرٌ، وَاَنَا قَدْ اُعْطِیْتُ اَکْثَرَ مِمَّا اُعْطِیَ سُلَیْمَانُ

فَقُلْتُ: صَدَقْتَ وَاللّٰہِ یَا ابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ

فَقَالَ: نَحْنُ الَّذِیْنَ عِنْدَنَا عِلْمُ الْکِتَابِ، وَبَیَانُ مَا فِیْہِ، وَلَیْسَ عِنْدَ اَحَدٍ مِنْ خَلْقِہٖ مَا عِنْدَنَا، لِاَنَّا اَھْلُ سِرِّ اللّٰہِ. فَتَبَسَّمَ فِیْ وَجْھِیْ، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ اٰلُ اللّٰہِ وَوَرَثَۃُ رَسُوْلِہٖ [۱]

ترجمہ:

اے اصبغ ابن نباتہ! بے شک سلیمانؑ بن داود کو ہوا "پر خدا کی طرف سے قدرت تسخیر" عطا کی گئی "جیسا کہ قرآن میں فرمایا ہے کہ" اس ہوا کی صبح کی رفتار ایک مہینہ (کی مسافت) کی تھی اور (اسی طرح) اس کی شام کی رفتار بھی ایک مہینہ (کی مسافت) کی تھی، اور یقیناً مجھ کو "خدا کی طرف سے" جو کچھ سلیمان کو عطا ہوا تھا اس سے بہت زیادہ عطا کیا گیا ہے۔

۱۔ بحار الانوار ج ۴۴، ص ۱۸۴۔

" اصبغ کہتے ہیں " میں نے عرض کی اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم " قسم بخدا آپؑ نے سچ فرمایا،

پھر آنحضرتؑ نے ارشاد فرمایا:

کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ ہمارے پاس علم کتاب اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اس کا بیان ہے اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ مخلوقات الٰہی میں سے کسی کے پاس نہیں ہے اس لئے کہ ہم اللہ کے راز داں ہیں،

اسی وقت میرے چہرے " ہونٹوں " پر تبسم آیا، پھر آنحضرتؑ نے ارشاد فرمایا: کہ

ہم " اہلبیت ولایتؑ " اللہ کی آل اور اس کے رسولؐ کے وارث ہیں۔

دسویں حدیث

یَا جُبَابَۃُ، اِنَّہُ لَیْسَ اَحَدٌ عَلٰی مِلَّۃِ اِبْرَاہِیْمَ فِیْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ غَیْرَنَا وَغَیْرَ شِیْعَتِنَا، وَمَنْ سِوَاھُمْ مِنْھَا بُرَاءٌ۔ [۱]

ترجمہ:

اے جبابہ! یقیناً اس امت میں ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ کوئی ایک بھی ابراہیمؑ کی ملت اور دین پر نہیں ہے اور جو بھی ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ ہے وہ آئین ابراہیمؑ سے بری و بیزار ہے۔

[۱] اختیار معرفۃ الرجال معروف بہ رجال کشی، جزء دوم ص ۱۱۵، حدیث ۱۸۳۔

چوتھے امام

حضرت علی ابن الحسین زین العابدین

علیہ السّلام

کے

دس اقوال
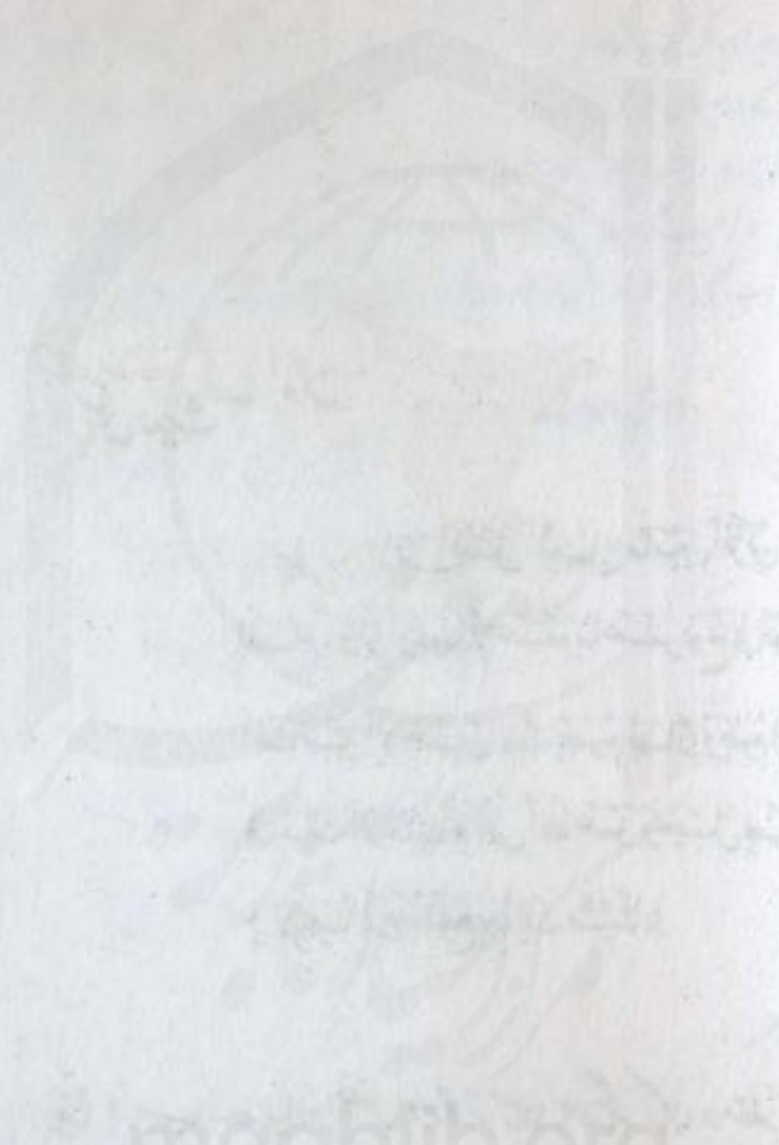
پہلی حدیث

إِنَّ أَفْضَلَ الْبِقَاعِ مَا بَيْنَ الرُّكْنِ وَ
الْمَقَامِ، وَلَوْ أَنَّ رَجُلاً عُمِّرَ مَا عُمِّرَ نُوحٌ فِي قَوْمِهِ
أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَاماً، يَصُومُ نَهَاراً وَيَقُومُ لَيْلاً
فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ ثُمَّ لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ
وِلَايَتِنَا لَمْ يَنْتَفِعْ بِذَلِكَ شَيْئاً۔[1]

ترجمہ :

یقیناً! سب سے زیادہ افضل وبرتر زمین اور جگہ رکن و مقام کے

---

[1] معالم الزلفی، باب ۹۹، ص ۲۳۰۔

درمیان کی جگہ ہے، اور اگر کوئی شخص حضرت نوحؑ کی عمر کی مقدار بھر رو کر اپنی قوم کے درمیان نو سو پچاس ۹۵۰ سال زندہ رہے " زندگی پائے اور اس زمانہ (اور اس جگہ پر)، ہمیشہ دنوں میں روزہ رکھے اور راتوں کو نماز میں کھڑے ہو کر گزارے پھر ہم (اہلبیتؑ) کی ولایت و محبت کے بغیر مر جائے اور خدا سے ملاقات کرے (جب بھی)، ان اعمال سے ذرہ برابر بھی بہرہ مند اور مستفید نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث

نَحْنُ اَمَانُ اَهْلِ الْاَرْضِ، كَمَا اَنَّ النُّجُوْمَ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ، وَنَحْنُ الَّذِيْنَ بِنَا يُمْسِكُ اللهُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَى الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِهِ وَبِنَا يُمْسِكُ الْاَرْضَ اَنْ تَمِيْدَ بِاَهْلِهَا، وَبِنَا يُنَزِّلُ الْغَيْثَ، وَبِنَا يَنْشُرُ الرَّحْمَةَ وَتَخْرُجُ بَرَكَاتُ اَهْلِ الْاَرْضِ، وَلَوْ لَا مَا فِي الْاَرْضِ مِنَّا لَسَاخَتْ بِاَهْلِهَا[1]

ترجمہ:

ہم اہلبیتؑ اہل زمین کی امان (کا باعث) ہیں جیسا کہ ستارے

---

[1] مناقب آل ابی طالب، ج ۴ ص ۱۶۸۔

اہل آسمان کی امان (کا باعث) ہیں اور ہم وہ لوگ ہیں کہ ہمارے سبب اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک "اور محفوظ" رکھا ہے مگر اپنے حکم سے اور ہمارے ہی سبب زمین کو روک "اور محفوظ" رکھا ہے اس بات سے کہ اپنے اہل کے ساتھ دھنس جائے، اور ہمارے ہی سبب بارش نازل فرماتا ہے اور ہماری ہی برکت سے رحمت نشر و منتشر ہوتی ہے اور اہل زمین کے لئے جو چیزیں (مادہ) برکات ہیں وہ زمین سے اگتی ہیں، اور اگر ہم "اہلبیت ع" میں سے کوئی زمین میں نہ ہو تو وہ اپنے اہل کے ساتھ دھنس جائے اور نابود ہو جائے۔

تیسری حدیث

مَنْ اَحَبَّنَا وَعَمِلَ بِاَمْرِنَا كَانَ مَعَنَا فِي السَّنَامِ

الْاَعْلٰى وَمَنْ اَبْغَضَنَا وَرَدَّنَا اَوْ رَدَّ وَاحِدًا مِنَّا فَهُوَ

كَافِرٌ بِاللّٰهِ وَبِاٰيَاتِهٖ [۱]

ترجمہ:

جو شخص ہم "اہلبیت" سے محبت رکھے اور ہمارے امر پر عمل کرے

---

[۱] کفایۃ الاثر، ص ۲۳۷۔

وہ بلند مراتب اور عالی درجات میں ہمارے ساتھ رہے گا، اور جو شخص ہم اہلبیت علیہ السلام سے بغض و دشمنی رکھے اور ہم سب کا یا ہم میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، پس وہ اللہ اور اس کی آیات کا منکر اور کافر ہے۔

چوتھی حدیث

إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ مُحَمَّدًا (ص)، وَعَلِيًّا وَ

أَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ نُورِ عَظَمَتِهِ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحًا

فِي ضِيَاءِ نُورِهِ يَعْبُدُونَهُ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ، يُسَبِّحُونَ اللّٰهَ

وَيُقَدِّسُونَهُ، وَهُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللّٰهِ (ص)[1]

ترجمہ:

بے شک اللہ تعالیٰ نے محمدؐ اور علیؑ اور ان کی اولاد سے گیارہ (ائمہ) کو اپنے نور عظمت سے خلق فرمایا، پس انہیں اشباح (تصویروں) کی حالت میں اپنے پرتو نور میں قائم (و مستقر) رکھا کہ وہ تمام مخلوقات کی خلقت سے پہلے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے اور یہ (گیارہ) ائمہ رسول اللہؐ کی نسل سے ہیں۔

---

[1] مرآۃ العقول ج ۶ ص ۲۲۲، حدیث ۶۔

پانچویں حدیث

إِنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ خَمْساً وَلَمْ يَفْتَرِضْ إِلَّا حَسَناً جَمِيلاً : اَلصَّلَاةُ وَالزَّكَاةُ وَالْحَجُّ وَالصِّيَامُ وَوِلَايَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَعَمِلَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَاسْتَخَفُّوا بِالْخَامِسَةِ، وَاللّٰهِ لَا يَسْتَكْمِلُوا الْأَرْبَعَ حَتَّى يَسْتَكْمِلُوهَا بِالْخَامِسَةِ۔[1]

ترجمہ :

بے شک اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں فرض اور واجب کی ہیں اس حال میں کہ اس نے کوئی شئی واجب نہیں کی مگر خوب و نیک اور زیبا و بہتر۔ وہ پانچ واجبات الٰہی یہ ہیں، نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ، اور ہم اہلبیتؑ کی محبت و ولایت، پس لوگوں نے چار واجبات پر عمل کیا لیکن پانچویں واجب کو خفیف اور سبک سمجھا، قسم بخدا ان چاروں واجبات کو کامل نہیں کرسکتے مگر یہ کہ پانچویں واجب "ہماری ولایت و محبت" کے وسیلے سے ان "چاروں" کو کامل کرسکتے ہیں۔

---

[1] جامع الشیعہ، ج ۱ ص ۴۲۹، باب ۲۰۔

چھٹی حدیث

إِنَّ دِينَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُصَابُ بِالْعُقُولِ النَّاقِصَةِ وَالْآرَاءِ الْبَاطِلَةِ وَالْمَقَايِيسِ الْفَاسِدَةِ، وَلَا يُصَابُ إِلَّا بِالتَّسْلِيمِ، فَمَنْ سَلَّمَ لَنَا سَلِمَ وَمَنِ اقْتَدَىٰ بِنَا هُدِيَ، وَمَنْ كَانَ يَعْمَلُ بِالْقِيَاسِ وَالرَّأْيِ هَلَكَ، وَمَنْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ شَيْئًا مِمَّا نَقُولُهُ أَوْ نَقْضِي بِهِ حَرَجًا كَفَرَ بِالَّذِي أَنْزَلَ السَّبْعَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ۔[1]

ترجمہ:

بے شک اللہ عزّ وجلّ کا دین ناقص عقول اور باطل آراء اور فاسد قیاسوں کے ذریعہ حاصل نہیں ہوسکتا، اور "نیز" حاصل نہیں ہوسکتا مگر بہ سبب تسلیم، پس جو شخص ہم اہلبیتؑ کے سامنے سر تسلیم خم کردے اس نے سلامتی پائی اور جس نے ہماری اقتداء کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے قیاس اور رائے "باطل" کے مطابق عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جو شخص ہمارے کسی قول وحکم اور فیصلہ وقضاوت

---

[1] کمال الدین وتمام النعمۃ، ج ۱ باب ۳۱، ص ۳۲۴، ح ۹۔

کی نسبت اپنے قلب میں کوئی "تنگی" اور "ناباوری و دشواری" پائے اس نے اس "ذات اقدس الٰہی" کا کفر اور انکار کیا کہ جس نے "سبع مثانی" "سورہ حمد" اور قرآن عظیم نازل فرمایا ہے اس حال میں کہ وہ شخص اس کا علم و آگاہی نہیں رکھتا۔

ساتویں حدیث

مَا نَقِمَ النَّاسُ مِنَّا ؛ ؟ نَحْنُ وَاللّٰهِ شَجَرَةُ النُّبُوَّةِ وَبَيْتُ الرَّحْمَةِ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ وَمُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ [۱]

ترجمہ :
لوگ ہم سے کیسا کینہ رکھتے ہیں ؟ (جبکہ) قسم بخدا ہم اہلبیتؑ نبوت کا شجر اور رحمت کا گھر اور رسالت کی جائگاہ اور علم کا معدن اور ملائکہ کی آمد و رفت کا مرکز ہیں۔

۱۔ بصائر الدرجات، ج ۲، ص ۵۷، ح ۲۔

آٹھویں حدیث

لَیْسَ بَیْنَ اللّٰہِ وَ بَیْنَ حُجَّتِہٖ حِجَابٌ ، فَلَا لِلّٰہِ دُوْنَ حُجَّتِہٖ سِتْرٌ ، نَحْنُ اَبْوَابُ اللّٰہِ وَنَحْنُ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْمُ وَنَحْنُ عَیْبَۃُ عِلْمِہٖ وَنَحْنُ تَرَاجِمَۃُ وَحْیِہٖ وَنَحْنُ اَرْکَانُ تَوْحِیْدِہٖ وَنَحْنُ مَوْضِعُ سِرِّہٖ ۱

ترجمہ :

اللہ تعالیٰ اور اس کی حجت کے درمیان کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہے، پس خدا کیلئے اس کی حجت کے سامنے کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہے،

"ہم اہلبیتؑ کے چند خواص و خصائص یہ ہیں"

(۱) ہم اللہ کی رحمت، کے دروازے ہیں،

(۲) اور ہم صراط مستقیم ہیں یعنی راہ راست جوکہ طریق سعادت و نجات ہے۔

(۳) اور ہم اللہ کے علم کا خزانہ ہیں۔

(۴) اور ہم اللہ کی وحی و پیغام کے ترجمان ہیں۔

(۵) اور ہم توحید الٰہی کے ارکان اور ستون ہیں۔

---

۱ معانی الاخبار، باب معنی صراط، ص ۳۵، ح ۵۔

(۶) اور ہم راز خدا کی جایگاہ اور محل ہیں۔

نویں حدیث

اِنَّ مِنَّا لَخُزَّانَ اللّٰہِ فِی سَمَآئِہٖ وَخُزَّانُہٗ فِی اَرْضِہٖ وَلَسْنَا بِخُزَّانٍ عَلٰی ذَھَبٍ وَّلَا فِضَّۃٍ۔[۱]

ترجمہ:

یقیناً ہم اہلبیتؑ میں سے ہر ایک اللہ کے "علم و حکمت کے" اس کے آسمان و زمین میں خزانہ دار ہیں اور ہم سونے اور چاندی کے خزانہ دار نہیں۔

دسویں حدیث

اِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ اِذَا رَاَیْنَاہُ بِحَقِیْقَۃِ الْاِیْمَانِ وَحَقِیْقَۃِ النِّفَاقِ، وَاِنَّ شِیْعَتَنَا لَمَکْتُوْبُوْنَ بِاَسْمَآئِہِمْ وَاَسْمَآءِ اٰبَآئِہِمْ[۲]

۱۔ بصائر الدرجات، ج ۲، ص ۱۰۴، ح ۴۔

۲۔ بصائر الدرجات، ج ۶، ص ۲۸۸، ح ۴۔

ترجمہ :

بے شک جب بھی ہم کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اس کو ہم پہچانتے ہیں کہ وہ حقیقت ایمان رکھتا ہے یا واقعاً منافق ہے، اور بے شک ہمارے شیعوں اور ان کے آباؤ واجداد کے نام ، ہمارے پاس ، ثبت اور لکھے ہوئے ہیں۔

پانچویں امام

حضرت محمد بن علی باقر العلوم علیہ السلام

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِی کِتَابِہٖ: "وَاِنِّی لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اھْتَدٰی"[1] قَالَ وَاللّٰہِ لَوْ اَنَّہٗ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَمْ یَھْتَدِ اِلٰی وِلَایَتِنَا وَمَوَدَّتِنَا وَلَمْ یَعْرِفْ فَضْلَنَا مَا اَغْنٰی عَنْہُ ذٰلِکَ شَیْئًا[2]

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے "کہ اور میں بخشنے والا ہوں اُس

۱۔ سورہ طٰہٰ، آیہ ۸۲، ۲۔ جامع احادیث شیعہ، ج ۱، ص ۴۴۴۔

شخص کو جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح انجام دے پھر ہدایت کو قبول کرے
"حضرت امام باقر علیہ السلام نے " فرمایا کہ قسم بخدا اگر کوئی شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور کار نیک انجام دے لیکن ہم اہلبیتؑ کی ولایت و مودت کی نسبت ہدایت قبول نہ کرے اور ہماری فضیلت و برتری کو نہ پہچانے تو وہ " توبہ اور ایمان اور عمل صالح " اس شخص کو ذرّہ برابر بھی بے نیاز نہیں کریں گے، " اور ہرگز اس کو کوئی فائدہ نہ دیں گے "

دوسری حدیث

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمِيتَتُهُ مِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ لَمْ يَضُرَّهُ تَقَدَّمَ هٰذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ[1]

ترجمہ :
جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس کا کوئی " معصوم " امامؑ نہ ہو تو اس کی موت جاہلیت " کے زمانہ کے لوگوں " کی موت ہے اور جو شخص اس

---

[1] اصول کافی، ج ۱ ص ۳۷۱، ح ۵ ۔

حال میں مرے کہ اپنے معصوم امام کا عارف اور اسے پہچانتا ہو تو اس شخص کو اس امر یعنی اہلبیتؑ کی حکومت حقہ کے ظہور اور قائم آل محمدؐ کے قیام کا تقدم یا تاخر کوئی ضرر اور نقصان نہیں پہونچائے گا، اور جو شخص بھی اس حال میں مرے کہ وہ اپنے معصوم امام کا عارف ہو اور اپنے امام زمانہ کی معرفت رکھتا ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو قائم آل محمدؐ کے ساتھ آن حضرتؑ کے خیمہ میں ہوگا۔

تیسری حدیث

نَظَرَ اِلَی النَّاسِ یَطُوفُونَ حَوْلَ الْکَعْبَۃِ،

فَقَالَ: ھٰکَذَا کَانُوا یَطُوفُونَ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ، اِنَّمَا

اُمِرُوا اَنْ یَطُوفُوا بِھَا ثُمَّ یَنْفِرُوا اِلَیْنَا، فَیُعْلِمُونَا

وِلَایَتَھُمْ وَمَوَدَّتَھُمْ وَیَعْرِضُوا عَلَیْنَا نُصْرَتَھُمْ،

ثُمَّ قَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ: وَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِنَ

النَّاسِ تَھْوِی اِلَیْھِمْ [۱]

ترجمہ:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان لوگوں کی طرف جو کعبہ کے گرد

---

[۱] مراۃ العقول، ج ۴، ص ۲۸۵۔

طواف کر رہے تھے دیکھا پس فرمایا کہ زمانۂ جاہلیت میں بھی " اس زمانہ کے لوگ " اسی طرح طواف کرتے تھے ، لوگوں کا قطعی وظیفہ اور فریضہ یہ ہے کہ کعبہ کے گرد طواف کریں ، پھر ہم اہلبیتؑ کے پاس حاضر ہوں پس ہماری نسبت اپنی ولایت ومودّت کا اعلام کریں اور ہمارے ساتھ اپنی نصرت ویاری کا اعلان کریں " پیش کریں " پھر حضرت امام باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ " لوگوں کے دلوں کو ایسا قرار دے کہ وہ ان کی طرف شوق کے ساتھ دوڑ پڑیں "۔[1]

چوتھی حدیث

لَیْسَ عِنْدَ اَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَقٌّ وَلَا صَوَابٌ وَلَا اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ یَقْضِیْ بِقَضَاءِ حَقٍّ اِلَّا مَا خَرَجَ مِنَّا اَهْلَ الْبَیْتِ، وَاِذَا تَشَعَّبَتْ بِهِمُ الْاُمُوْرُ کَانَ الْخَطَاءُ مِنْهُمْ وَالصَّوَابُ مِنْ عَلِیٍّ عَلَیْهِ السَّلَامُ۔[2]

ترجمہ: کسی شخص کے پاس بھی حق اور سچائی نہیں ہے اور کوئی شخص بھی حق کے

---

[1] سورہ ابراہیم آیت ۳۷۔

[2] کتاب الوافی، ج ۳، ص ۶۰۹۔

ساتھ فیصلہ نہیں کرسکتا مگر جو کچھ ہم اہلبیتؑ کی طرف سے صادر ہو اور جب بھی لوگوں کے امور پراگندہ ہو اور اختلاف و غلطی کا شکار ہوئے لغزش اور خطا انہیں سے تھی، اور حق و واقعیت تو علیؑ سے ہے۔

پانچویں حدیث

وَاللّٰهِ اِنَّ فِی السَّمَاءِ لَسَبْعِیْنَ صَفّاً مِنَ الْمَلَائِكَةِ، لَوِ اجْتَمَعَ اَهْلُ الْاَرْضِ كُلُّهُمْ يُحْصُوْنَ عَدَدَ كُلِّ صَفٍّ مِنْهُمْ مَا اَحْصَوْهُمْ، وَاِنَّهُمْ لَيَدِيْنُوْنَ بِوَلَايَتِنَا۔[۱]

ترجمہ:

قسم بخدا بے شک آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں کہ اگر تمام اہل زمین ان کی صفوں سے ہر ایک کا شمار کرنا چاہیں جب بھی کبھی ان کا شمار نہیں کرسکتے اور بے شک وہ تمام فرشتے ہماری ولایت کے معتقد اور ہم سے متمسک ہیں۔

۱۔ مرآۃ العقول، ج ۵ ص ۱۴۴، ح ۵۔

چھٹی حدیث

مَنْ مَاتَ وَفِي قَلْبِهِ بُغْضٌ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

وَمَنْ تَوَلَّى عَدُوَّنَا لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ عَمَلاً ؎۱

ترجمہ

جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اپنے دل میں ہم اہلبیت کا بغض رکھتا ہو اور جو شخص ہمارے دشمن سے دوستی رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کسی عمل کو قبول نہیں کرے گا۔

ساتویں حدیث

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيّاً عَلَيْهِ السَّلَامُ

عَلَماً بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِناً، وَ

مَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِراً، وَمَنْ جَهِلَهُ كَانَ ضَالّاً، وَ

مَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئاً كَانَ مُشْرِكاً، وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ

دَخَلَ الْجَنَّةَ ؎۲

؎۱ جامع احادیث شیعہ، ج ۱ باب ۱۹، ص ۴۴۲۔ ؎۲ شرح مولیٰ محمد صالح مازندرانی بر کافی ج ۲، ص ۱۳۶

ترجمہ :

یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کو علَم (بعنوان نشان) اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان نصب و معین فرمایا ہے، پس اس بنا پر جو شخص آنحضرتؑ کو پہچانے وہ مومن ہے اور جو ان کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو ان کی نسبت سے دوچار جہل ہے وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو آنحضرتؑ کی ولایت کے ساتھ "آخرت میں" آئے وہی جنت میں داخل ہوگا۔

آٹھویں حدیث

عَنْ اَبِی بَصِیرٍ عَنْ اَبِی جَعْفَرٍ عَلَیْهِ السَّلاٰمُ اَنَّهُ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ : « بَلْ هُوَ اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ فِی صُدُورِ الَّذِینَ اُوتُوا الْعِلْمَ » ، ثُمَّ قَالَ : یَا اَبَا مُحَمَّدٍ ، وَاللّٰهِ مَا قَالَ « بَیْنَ دَفَّتَیِ الْمُصْحَفِ » ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : مَنْ عَسیٰ اَنْ یَکُونُوا غَیْرَنَا ؟[۱]

۱۔ بصائر الدرجات، جزء ۴ باب ۱۱، ص ۲۰۵، ح ۳۔

ترجمہ ،

ابو بصیر سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیۂ کریمہ کی تلاوت فرمائی کہ " بلکہ وہ (قرآن) روشن اور واضح آیات ہے ان حضرات کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے[1] "

پھر فرمایا کہ اے ابو محمدؒ! قسم بخدا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ قرآن کتاب کی دونوں دفتیوں کے درمیان " واضح اور روشن آیات ہے تا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہی دونوں دفتیوں کے درمیان کا قرآن ان کی ہدایت کیلئے کافی ہے اور وہ وجود معصومینؑ سے بے نیاز ہیں ۔"

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں وہ لوگ جنکے قلوب میں قرآن کا حقیقی علم ہے ، کون حضرات ہیں ؟ تو حضرت نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ کے علاوہ کیا دوسرے افراد کی بھی امید ہو سکتی ہے ۔ ؟

نویں حدیث

ذِرْوَةُ الْاَمْرِ وَسَنَامُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْاَشْيَاءِ

وَرِضَى الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ، اَلطَّاعَةُ لِلْاِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهٖ[1]

---

[1] سورہ عنکبوت آیۃ ۴۹ ۔

[2] اصول کافی ، ج ۱ ص ۱۸۵ ، باب فرض طاعۃ الائمۃ ،

ترجمہ :

یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کو عَلَم (بعنوان نشان) اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان نصب و معین فرمایا ہے، پس اس بنا پر جو شخص آنحضرتؑ کو پہچانے وہ مومن ہے اور جو ان کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو ان کی نسبت سے دوچار جہل ہے وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو آنحضرتؑ کی ولایت کے ساتھ "آخرت میں" آئے وہی جنت میں داخل ہوگا۔

آٹھویں حدیث

عَنْ اَبِي بَصِيرٍ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَنَّهُ قَرَاَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ : «بَلْ هُوَ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ اُوتُوا الْعِلْمَ» ، ثُمَّ قَالَ : يَا اَبَا مُحَمَّدٍ ، وَاللّٰهِ مَا قَالَ «بَيْنَ دَفَّتَيِ الْمُصْحَفِ» ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ ؟ قَالَ : مَنْ عَسَىٰ اَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا ؟![1]

---

[1] بصائر الدرجات، جزء ۴، باب ۱۱، ص ۲۰۵، ح ۳۔

ترجمہ ،

ابو بصیر سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیۂ کریمہ کی تلاوت فرمائی کہ " بلکہ وہ (قرآن) روشن اور واضح آیات ہے ان حضرات کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے [۱] "

پھر فرمایا کہ اے ابو محمدؐ ! قسم بخدا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ قرآن کتاب کی دونوں دفتیوں کے درمیان " واضح اور روشن آیات ہے تا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہی دونوں دفتیوں کے درمیان کا قرآن ان کی ہدایت کیلئے کافی ہے اور وہ وجود معصومینؑ سے بے نیاز ہیں۔"

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں وہ لوگ " جنکے قلوب میں قرآن کا حقیقی علم ہے " کون حضرات ہیں ؟ تو حضرت نے فرمایا کہ ہم اہلبیتؑ کے علاوہ کیا دوسرے افراد کی بھی امید ہو سکتی ہے ۔ ؟

نویں حدیث

ذِرْوَةُ الْاَمْرِ وَسَنَامُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْاَشْيَاءِ

وَرِضَى الرَّحْمٰنِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى ، اَلطَّاعَةُ لِلْاِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ [۱]

---

[۱] سورہ عنکبوت آیۂ ۴۹ ۔

[۲] اصول کافی ، ج ۱ ص ۱۸۵ ، باب فرض طاعۃ الائمۃ ،

ترجمہ :

امر کا اوج و بلندی اور کنجی اور تمام چیزوں کا دروازہ اور خدائے رحمن تبارک وتعالیٰ کی رضا امام "معصومؑ" کی اطاعت ہے اس "کے حق" کی معرفت کے بعد ۔

دسویں حدیث

نَحْنُ حُجَّةُ اللّٰهِ وَنَحْنُ بَابُ اللّٰهِ وَنَحْنُ لِسَانُ اللّٰهِ وَنَحْنُ وَجْهُ اللّٰهِ وَنَحْنُ عَيْنُ اللّٰهِ فِي خَلْقِهِ وَنَحْنُ وُلَاةُ اَمْرِ اللّٰهِ فِي عِبَادِهِ[1]

ترجمہ :

ہم اہلبیتؑ اللہ کی حجت ہیں اور ہم اللہ کا دروازہ ہیں اور ہم اللہ کی زبان ہیں اور ہم اللہ کا چہرہ ہیں اور ہم اللہ کی آنکھ ہیں اس کی مخلوق میں اور ہم ولیٔ امر الٰہی اور صاحبان فرمان خدائی ہیں اس کے بندوں میں ۔

[1] مرآۃ العقول، ج ۲ ص ۱۲۰۔

چھٹے امام

حضرت جعفر بن محمد صادق آل محمدؐ

علیہم السلام

کے دس اقوال

پہلی حدیث

نَحْنُ قَوْمٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا، لَنَا الْاَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَنَحْنُ الرَّاسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ وَنَحْنُ الْمَحْسُوْدُوْنَ الَّذِيْنَ قَالَ اللّٰهُ: اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ[1]

ترجمہ:

ہم اہلبیتؑ وہ لوگ ہیں کہ اللہ عزّ و جلّ نے ہماری اطاعت کو واجب کیا ہے انفال " یعنی جنگی غنائم اور مباحات اولیہ " ہمارے ہی لئے ہیں اور منتخب مال " یعنی جنگوں میں حاصل شدہ نفیس اشیاء " ہمیں سے مختص ہیں اور ہمیں علم میں

---

[1] اصول کافی، ج ۱، باب فرض اطاعۃ الائمۃ، ص ۱۸۶، ح ۶۔

راسخ ہیں اور ہیں وہ محسود " جس سے حسد کیا جائے " ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ " یا وہ لوگ ان لوگوں (اہل بیتؑ) سے حسد کرتے ہیں، ان چیزوں کی خاطر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں ۱؎ "

دوسری حدیث

سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لِلْاِمَامِ کُلَّ شَیْءٍ وَ

جَعَلَ لَهٗ مَقَالِیدَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ لِیَنُوبَ عَنِ

اللّٰہِ فِی خَلْقِهٖ وَیُقِیمَ فِیهِمْ حُدُودَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ

حُجَّةُ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ ۲؎

ترجمہ!

پاک و منزّہ ہے وہ " ذات اقدس الٰہی " کہ جس نے ہر چیز کو امام (برحق) کیلئے مسخر کیا اور آسمانوں اور زمین کی کنجیوں اور خزانوں کو اس کے اختیار میں قرار دیا تاکہ اللہ کا اس کی مخلوق میں نائب ہو اور ان کے درمیان حدودِ الٰہی کو قائم رکھے، پس امام " برحق و معصوم " اللہ کی اس کی مخلوق پر حجت ہے۔

۱؎ سورہ نساء آیہ ۵۴،

۲؎ مدینۃ المعاجز، ص ۱۲۸ ۔

تیسری حدیث

وَلَایَتُنَا وَلَایَۃُ اللّٰہِ الَّتِی لَمْ یَبْعَثْ نَبِیًّا قَطُّ اِلَّا بِھَا ۱؎

ترجمہ

ہم اہلبیتؑ کی ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے کہ اس نے ہرگز کسی نبیؐ کو کبھی مبعوث نہیں کیا مگر اسی " ولایت " کے ساتھ ۔

چوتھی حدیث

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْاَلُ عَنْہُ الْعَبْدُ اِذَا وَقَفَ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ جَلَّ جَلَالُہٗ عَنِ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَاتِ وَعَنِ الزَّکَاۃِ الْمَفْرُوضَۃِ وَعَنِ الصِّیَامِ الْمَفْرُوضِ وَعَنِ الْحَجِّ الْمَفْرُوضِ وَعَنْ وَلَایَتِنَا اَھْلَ الْبَیْتِ فَاِنْ اَقَرَّ بِوَلَایَتِنَا ثُمَّ مَاتَ عَلَیْھَا قُبِلَتْ مِنْہُ صَلَاتُہٗ وَصَوْمُہٗ وَزَکَاتُہٗ وَحَجُّہٗ ، وَاِنْ لَمْ یُقِرَّ بِوَلَایَتِنَا بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ جَلَّ جَلَالُہٗ لَمْ یَقْبَلِ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْہُ شَیْئًا مِنْ اَعْمَالِہٖ ۲؎

۱؎ بصائر الدرجات جزء ۲، باب ۹، ص ۷۵، ح ۹، ۲؎ جامع احادیث شیعہ، ج ۱، باب ۱۹، ص ۴۲۹ ۔

ترجمہ :

بے شک سب سے پہلی چیز کو جس کے متعلق ہر بندہ سے سوال کیا جائے گا جب کہ وہ حضور الٰہی میں کھڑا ہوگا وہ واجب نمازیں اور واجب زکاۃ اور واجب روزے اور واجب حج ہیں اور ہم اہلبیت ؑ کی ولایت ہے پس اگر اس نے ہماری ولایت کا اقرار کیا ہے اور اس پر مرا ہے تو اس کی نماز اور روزے اور زکوٰۃ اور حج قبول کئے جائیں گے اور اگر اللہ کے حضور میں ہماری ولایت کا اقرار نہیں کیا تو اللہ عزوجل اس کے اعمال میں سے کچھ بھی قبول نہیں کرے گا ۔

پانچویں حدیث

مَنْ اَشْرَكَ مَعَ اِمَامٍ اِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ

مَنْ لَيْسَتْ اِمَامَتُهُ مِنَ اللّٰهِ، كَانَ مُشْرِكًا بِاللّٰهِ [۱]

ترجمہ ،

جو شخص اس امام کے ساتھ جس کی امامت خدا کی جانب سے منصوص ہے ایسے شخص کو قرار دے جس کی امامت خدا کی جانب سے نہیں ہے تو وہ شخص خدا کے ساتھ شرک کرنے والا ہے ۔

---

[۱] مرآۃ العقول ج ۴ ص ۱۹۴ ، ح ۶ ۔

چھٹی حدیث

لِکُلِّ شَیْءٍ اَسَاسٌ وَاَسَاسُ الْاِسْلَامِ

حُبُّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ ۱؎

ترجمہ

ہر شئی کی ایک اساس اور بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی اساس اور بنیاد ہم اہلبیتؑ کی محبت و دوستی ہے۔

ساتویں حدیث

ثَلَاثَةٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ لَا یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ: مَنِ ادَّعٰی اِمَامَةً مِنَ اللّٰهِ لَیْسَتْ لَهُ، وَمَنْ جَحَدَ اِمَامًا مِنَ اللّٰهِ، وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ لَهُمَا فِی الْاِسْلَامِ نَصِیْبًا ۲؎

۱؎ محاسن برقی، مطبوعہ نجف، ص ۱۱۳، ح ۷۶۔
۲؎ اصول کافی، ج ۱، ص ۳۷۴، ح ۱۲۔

ترجمہ :

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین اشخاص کی طرف نظر نہیں کرے گا اور انکو پاک اور تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے،

(۱) وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امامت کا دعویٰ کرے جبکہ اللہ نے اس کے لیے امامت منصوص و منصوب نہیں کی۔

(۲) اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منصوب و منصوص امام کا انکار کرے۔

(۳) اور وہ شخص جو اس بات کا معتقد ہو کہ ان دونوں شخصوں کیلئے اسلام میں کوئی نصیب ہے۔

آٹھویں حدیث

مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ قَطُّ اِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا

وَتَفْضِيلِنَا عَلَىٰ مَنْ سِوَانَا[۱]

ترجمہ

ہرگز کوئی نبیؐ کبھی نہیں آیا مگر ہم اہلبیتؑ کے حق کی معرفت اور ہمارے ماسوا تمام لوگوں پر ہماری افضلیت اور برتری کی معرفت کے ساتھ۔

---

[۱] مرآۃ العقول، ج ۵ ص ۱۴۴، ح ۴۔

نویں حدیث

مَنْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِوِلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ

لَيْسَ مِنَ اللهِ وَجَاءَ مُنْكِرًا لِحَقِّنَا جَاحِدًا بِوِلَايَتِنَا،

أَكَبَّهُ اللهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ[۱]

ترجمہ،

جو شخص کسی ظالم امام کی ولایت و دوستی کے ساتھ کہ اللہ کی جانب سے منصوب نہیں ہے، قیامت کے دن آئے اور ہمارے حق کے انکار کے ساتھ اس حال میں کہ ہم اہلبیتؑ کی ولایت و امامت کا معتقد نہ ہو محشود ہو اللہ تعالیٰ اس شخص کو قیامت کے دن آتش دوزخ میں ڈال دیگا۔

دسویں حدیث

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصِّرَاطِ، فَقَالَ: هُوَ الطَّرِيقُ

إِلَى مَعْرِفَةِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُمَا صِرَاطَانِ: صِرَاطٌ

---

[۱] جامع احادیث شیعہ، ج ۱، باب ۱۹، ص ۱۵۱ھ۔

فِی الدُّنیا وصِراطٌ فِی الآخرۃِ، وَاَمّا الصِّراطُ الَّذِی
فِی الدُّنیا فھُوَ الاِمامُ المُفتَرَضُ الطّاعۃِ. مَن عَرَفَہٗ
فِی الدُّنیا واقتَدیٰ بِھُداہُ مَرَّ عَلَی الصِّراطِ الَّذِی
ھُوَ جِسرُ جَھَنَّمَ فِی الآخِرَۃِ، وَمَن لَم یَعرِفہُ
فِی الدُّنیا زَلَّت قَدَمُہٗ عَنِ الصِّراطِ فِی الآخِرَۃِ
فَتَرَدّیٰ فِی نارِ جَھَنَّمَ [۱]

ترجمہ :

مفضل بن عمر سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے صراط کے متعلق دریافت کیا تو آں حضرتؑ نے ارشاد فرمایا کہ صراط سے مراد ہے اللہ عزوجل کی معرفت کا راستہ اور وسیلہ اور وہ دو صراط ہیں ایک صراط دنیا میں ہے اور دوسرا صراط آخرت میں ہے، لیکن وہ صراط جو دنیا میں ہے پس وہ صراط وہ امام ہے جسکی اطاعت فرض اور واجب ہے، جو شخص اس امام کو اس دنیا میں پہچان لے اور اس کی ہدایت کی پیروی کرے وہ شخص اس صراط سے گذر جائے گا جو آخرت میں جہنم کا پل ہے، اور وہ شخص جو اس امام واجب الاطاعۃ کو اس دنیا میں نہ پہچانے اس شخص کا قدم آخرت میں صراط سے لغزش کھا جائے گا اور آتش جہنم میں گر پڑیگا۔

۱۔ جامع احادیث شیعہ، ج ۱ باب ۱۹، ص ۱۵۴۔

ساتویں امام

حضرت موسیٰؑ ابن جعفر الکاظم علیہ السلام

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

اِنَّ الْحُجَّةَ لَا تَقُوْمُ لِلّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ اِلَّا

بِاِمَامٍ حَتّٰی یُعْرَفَ [1]

ترجمہ :

قطعاً اللہ کی حجت " اور برہان قاطع " کا قیام " وجود " اس کی مخلوق پر نہیں ہوسکتا مگر امام " معصوم " کے واسطے تاکہ وہ پہچانا جائے۔

دوسری حدیث

سَاَلْتُهٗ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی :

یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ، قَالَ: یُرِیْدُوْنَ

---

[1] اصول کافی، ج ۱، ص ۱۷۷۔

لِيُطْفِئُوا وَلَايَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَفْوَاهِهِمْ،

قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ»؟ قَالَ: يَقُولُ:

وَاللّٰهُ مُتِمُّ الْإِمَامَةِ، وَالْإِمَامَةُ هِيَ النُّورُ، وَذٰلِكَ

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «آمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي

أَنْزَلْنَا»، قَالَ: النُّورُ هُوَ الْإِمَامُ[1]

ترجمہ:

محمد بن فضیل سے نقل ہوا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ سے خدا کے اس قول کے متعلق میں نے دریافت کیا کہ " وہ لوگ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو اپنے منھ سے خاموش کردیں[2] "

توحضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ السلام کی ولایت کو اپنے منھ سے خاموش کردیں، میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق دریافت کیا کہ " اور خدا اپنے نور کو کامل کرنے والا اور اتمام تک پہونچانے والا ہے "

توحضرت نے فرمایا کہ یعنی اللہ تعالیٰ امامت کو کامل کرنے والا اور اتمام تک پہونچانے والا ہے اور امامت ہی نور ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے، " کہ فرمایا ہے " " ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولؐ پر اور اس نور پر جسکو ہم نے نازل کیا ہے[3] " اس وقت " حضرت نے فرمایا کہ نور وہی امام ہے۔

---

[1] مرآۃ العقول، ج ۲ ص ۳۶۵، [2] سورہ صف آیۃ ۸۔ [3] سورہ تغابن آیۃ ۸۔

تیسری حدیث

نَحْنُ فِی الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءٌ، وَفِی الْعَطَایَا عَلٰی قَدْرِ مَا نُؤْمَرُ۔ [۱]

ترجمہ :
ہم اہلبیت علم و شجاعت میں یکسان اور برابر ہیں اور عطایا و بخششوں میں جس مقدار بھر ہمیں حکم دیا جاتا ہے عطا کرتے ہیں۔

چوتھی حدیث

فِی قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ» قَالَ: إِذَا غَابَ عَنْكُمْ إِمَامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ جَدِيدٍ؟ [۲]

ترجمہ
حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اللہ عزّ و جلّ کے اس قول کے

۱۔ بصائر الدرجات، جزء ۱۰، ص ۴۸۰، ح ۳۔

۲۔ البرہان فی تفسیر القرآن، ج ۴، ص ۳۶۷۔

متعلق روایت ہوئی ہے " اے رسولؐ ! تم کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو کون ایسا ہے جو تمہارے لئے گوارا پانی " کا چشمہ " بہا لائے حضرتؑ نے فرمایا کہ ، یعنی جس وقت کہ تمہارا امام تم سب (کی نگاہوں) سے غائب ہو جائے تو کون ہے جو " تمہارے امام کو ظاہر کرتا ہے اور " نیا امام تمہارے لئے آتا ہے ؟ " یعنی کون ہے جو ایک امام معصوم کے بعد دوسرا امام معصوم تمہارے لئے منصوب کرتا ہے ؟ "

پانچویں حدیث

فِی قَوْلِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ : " یُوفُونَ بِالنَّذْرِ

قَالَ : یُوفُونَ بِالنَّذْرِ الَّذِی اُخِذَ عَلَیْھِمْ مِنْ وَلَایَتِنَا[1]

ترجمہ

روایت ہوئی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ عزّ وجلّ کے اس قول " وہ لوگ وفاء نذر کرتے ہیں " کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ اس نذر کی وفا کرتے ہیں کہ جس کا ان سب سے عہد لیا گیا ہے اور وہ ہم اہل بیتؑ کی ولایت ہے ۔

[1] بحار الانوار ، ج ۲۴ ، ص ۳۳۱ ، ح ۵۷ ۔

چھٹی حدیث

اِنَّ فَاطِمَةَ عَلَیْهَا السَّلَامُ صِدِّیْقَةٌ شَهِیْدَةٌ

وَاِنَّ بَنَاتِ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَطْمِثْنَ ۱؎

ترجمہ :
بے شک حضرت فاطمہ زہراؑ صدیقہ "بہت سچی اور مرتبہ عصمت کی مالک" اور شہیدہ "شہادت پانے والی" ہیں اور قطعاً انبیاء کی بیٹیاں حائض نہیں ہوتیں۔

ساتویں حدیث

سَاَلَ رَجُلٌ فَارِسِیٌّ اَبَا الْحَسَنِ عَلَیْهِ السَّلَامُ

فَقَالَ : طَاعَتُكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ :

مِثْلُ طَاعَةِ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ عَلَیْهِ السَّلَامُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ ۲؎

۱؎ کتاب الوافی، جزء ۲، ج ۳، باب ما جاء فاطمہ علیھا السلام،

۲؎ اصول کافی، ج ۱، ص ۱۸۷، ح ۸۔

ترجمہ :

ایک فارسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا آپ کی اطاعت واجب ہے تو حضرت نے فرمایا ہاں،

اس شخص نے دوبارہ سوال کیا کہ کیا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اطاعت کے مانند واجب و فرض ہے تو حضرتؑ نے فرمایا : ہاں،!

آٹھویں حدیث

طُوبىٰ لِشِيعَتِنَا الْمُتَمَسِّكِينَ بِحَبْلِنَا فِي غَيْبَةِ قَائِمِنَا، الثَّابِتِينَ عَلَى مُوَالاتِنَا وَالْبَرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِنَا، أُولٰئِكَ مِنَّا وَنَحْنُ مِنْهُمْ، رَضُوا بِنَا أَئِمَّةً وَرَضِينَا بِهِمْ شِيعَةً، فَطُوبىٰ لَهُمْ ثُمَّ طُوبىٰ لَهُمْ هُمْ وَاللّٰهِ مَعَنَا فِي دَرَجَاتِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ [1]

ترجمہ :

بہشت وشادکامی اور سعادت ابدی ہمارے شیعوں کیلئے ہے جو کہ ہمارے

---

[1] کمال الدین وتمام النعمۃ، ج ۲ باب ۳۴، ص ۳۶۱، ح ۵۔

قائمؑ کی غیبت " کے زمانہ " میں ہماری " ولایت کے پیمان اور " ریسمان سے تمسک رکھنے والے ہیں اور ہماری محبت و دوستی اور ہمارے دشمنوں سے برأت و بیزاری پر ثابت ہیں، وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں وہ ہماری امامت سے راضی ہیں اور ہم ان کے تشیع سے راضی اور خوشنود ہیں، پس ان کے لئے بہشت و شادکامی ہو اور پھر بہشت و شادکامی ان کیلئے ہو، قسم بخدا وہ لوگ قیامت کے دن ہمارے درجات میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔

نویں حدیث

فَنَحْنُ الَّذِينَ اَمَرَ اللّٰهُ بِالصَّلَاةِ عَلَيْنَا فِي الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَةِ، يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ. فَنَحْنُ آلُ مُحَمَّدٍ [1]

ترجمہ:

پس ہم اہلبیتؑ ہی وہ لوگ ہیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے واجبی نمازوں میں صلوٰۃ و درود بھیجنے کا حکم دیا ہے "نماز گذار کہتا ہے " بار الہا! محمدؐ اور آل محمدؐ پر درود بھیج، پس ہم ہی آل محمدؐ ہیں۔

---

[1] اعلام الوریٰ با علام الھدیٰ، طبع سوم، ص ۳۰۸۔

دسویں حدیث

فَاِنَّ الْاِمَامَ بِمَنْزِلَۃِ الْبَحْرِ لَا یَنْفَدُ مَا عِنْدَہٗ ؁

ترجمہ : بے شک امام (معصوم) دریا کے مانند ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے وہ کبھی ہرگز ختم نہیں ہوتا ۔

؁ بحار الانوار ، ج ۴۸ ، ص ۱۰۱ ۔

آٹھویں امام

حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَمَحَلَّهَا مِنَ الْأُمَّةِ فَيَجُوزُ فِيهَا اخْتِيَارُهُمْ ، إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلُّ قَدْرًا وَأَعْظَمُ شَأْنًا وَأَعْلَى مَكَانًا وَأَمْنَعُ جَانِبًا وَأَبْعَدُ غَوْرًا مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ بِعُقُولِهِمْ أَوْ يَنَالُوهَا بِآرَائِهِمْ أَوْ يُقِيمُوا إِمَامًا بِاخْتِيَارِهِمْ [1]

ترجمہ :

آیا لوگ امت کے درمیان امامت کی قدر و منزلت پہچانتے ہیں تا کہ

---

[1] اصول کافی، ج ۱، باب صفات امامؑ، ص ۱۹۹،

جائز ہو کہ وہ امامت ان کے اختیار و انتخاب سے ہو؟
بے شک امامت کی قدر برتر اور اس کی شان عظیم تر اور اس کی جاگاہ عالی تر اور اس کا مرتبہ بلند تر اور اس کی گہرائی اور گیرائی بہت طویل اور عمیق تر ہے اس بات سے کہ لوگ اپنی عقلوں کے ذریعہ اس "امامت" تک پہونچیں یا اپنی رایوں کے وسیلے سے اس کو حاصل کریں یا اپنے اختیار سے کسی امام کا انتخاب کریں۔

دوسری حدیث

فَمِنْ اَیْنَ یَخْتَارُ هٰؤُلَآءِ الْجُهَّالُ؟! اِنَّ الْاِمَامَةَ هِیَ مَنْزِلَةُ الْاَنْبِیَآءِ وَاِرْثُ الْاَوْصِیَآءِ، اِنَّ الْاِمَامَةَ خِلَافَةُ اللّٰهِ وَخِلَافَةُ الرَّسُوْلِ (ص)، وَمَقَامُ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَمِیْرَاثُ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ (ع) [۱]

ترجمہ:
پس یہ جاہل لوگ کہاں سے اور کس طریقے سے امام "اختیار کرتے ہیں؟ حقیقۃً امامت انبیاء کی شان و منزلت اور اوصیاء کی میراث ہے اور بیشک امامت اللہ اور اس کے "رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت اور

---

[۱] اصول کافی، ج ۱، ص ۲۰۰،

جانشینی ہے اور امیر المومنینؑ کا مرتبہ اور حسنؑ و حسینؑ کی میراث ہے۔

تیسری حدیث

اَلْاِمَامُ اَلنَّارُ عَلَی الْیَفَاعِ، اَلْحَارُّ لِمَنِ اصْطَلٰی بِهٖ وَالدَّلِیْلُ فِی الْمَهَالِكِ، مَنْ فَارَقَهٗ فَهَالِكٌ[1]

ترجمہ :

امام زمین کی بلندیوں پر آگ "کے مانند" ہے "یعنی لوگوں کے لیے نور بخش اور رہنما ہے" اور گرمی بخشنے والا ہے اس شخص کو جو اس "کی ہدایت کی حرارت" سے گرمی کا جویا ہے اور مہلکوں میں رہنما ہے، جو شخص امام سے جدا ہو جائے وہ ہلاک ہونے والا ہے۔

چوتھی حدیث

اِنَّ الْاَنْبِیَاءَ وَالْاَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ یُوَفِّقُهُمُ اللّٰهُ وَیُؤْتِیْهِمْ مِنْ مَخْزُوْنِ عِلْمِهٖ وَحِکَمِهٖ مَا لَا یُؤْتِیْهِ غَیْرَهُمْ، فَیَکُوْنُ عِلْمُهُمْ فَوْقَ عِلْمِ اَهْلِ الزَّمَانِ[2]

---

[1] اصول کافی، ج ۱، ص ۲۰۰۔ [2] اصول کافی، ج ۱، ص ۲۰۲۔

ترجمہ :

بے شک اللہ تعالیٰ انبیاءؑ اور ائمہؑ کو کہ ان پر خدا کے درود ہوں توفیق دیتا ہے اور اپنے مخزون علم اور حکمتوں میں سے وہ چیزیں ان حضرات کو عطا فرماتا ہے جو دوسروں کو نہیں دی ہیں پس ان کا علم ہر زمانہ والوں کے علم سے بالا ہوتا ہے۔

پانچویں حدیث

لَنَا اَعْیُنٌ لَا تُشْبِهُ اَعْیُنَ النَّاسِ وَفِیْهَا

نُوْرٌ لَیْسَ لِلشَّیْطَانِ فِیْهَا نَصِیْبٌ ؛

ترجمہ :

ہم اہلبیتؑ کے پاس "مخصوصاً" ایسی آنکھیں ہیں جو لوگوں کی آنکھوں سے شباہت نہیں رکھتیں اور ان میں ایک ایسا نور ہے جس میں شیطان لعین کا کوئی نصیب نہیں ہے۔

۱؎ امالی شیخ طوسیؒ، ج ۱، ص ۲۵۰۔

چھٹی حدیث

عَنِ الرِّضَا عَنْ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنَّ اللّٰهَ لَيَغْضِبُ لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَيَرْضَى لِرِضَاهَا۔[1]

ترجمہ:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فاطمہؑ کے غضب سے غضبناک ہوتا ہے اور آنحضرتؐ کی خوشنودی سے خوشنود ہوتا ہے۔

ساتویں حدیث

يَا دِعْبِلُ، اَلْإِمَامُ بَعْدِي مُحَمَّدٌ اِبْنِي، وَبَعْدَ مُحَمَّدٍ اِبْنُهُ عَلِيٌّ، وَبَعْدَ عَلِيٍّ اِبْنُهُ الْحَسَنُ، وَبَعْدَ

[1] بحار الانوار، ج ۴۳، ص ۱۹، ح ۴۔

اَلْحَسَنِ اِبْنُهُ الْحُجَّةُ الْقَائِمُ الْمُنْتَظَرُ فِیْ غَیْبَتِہِ الْمُطَاعُ فِیْ ظُهُوْرِہٖ، لَوْ لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا یَوْمٌ وَاحِدٌ لَطَوَّلَ اللّٰهُ لَهٗ ذٰلِكَ الْیَوْمَ حَتّٰی یَخْرُجَ فَیَمْلَأَهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا[1]

ترجمہ :

اے دِعبلؔ ! میرے بعد میرا بیٹا محمدؑ امام ہے اور محمدؑ کے بعد اس کا فرزند علیؑ امام ہے اور علیؑ کے بعد اس کا فرزند حسنؑ امام ہے اور حسنؑ کے بعد اس کا فرزند حجت قائمؑ امام ہے کہ اس کے زمانۂ غیبت میں اس کا انتظار کیا جائے گا اور اس کے زمانۂ ظہور میں اس کی اطاعت ہوگی، اگر عمرِ دنیا سے صرف ایک ہی دن باقی ہوگا وہ جب بھی ، یقیناً اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا زیادہ طولانی کردیگا کہ وہ خروج وظہور فرمائے اور دنیا کو عدل سے بھردے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھری ہوگی ۔

آٹھویں حدیث

اِنَّ مِمَّنْ یَتَّخِذُ مَوَدَّتَنَا اَهْلَ الْبَیْتِ لَمَنْ هُوَ

---

[1] کفایۃ الاثر، ص ۲۴۳ ۔

أَشَدُّ فِتْنَةً عَلَى شِيعَتِنَا مِنَ الدَّجَّالِ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ، بِمَاذَا؟ قَالَ: بِمُوَالاةِ أَعْدَائِنَا وَمُعَادَاةِ أَوْلِيَائِنَا، إِنَّهُ إِذَا كَانَ كَذٰلِكَ اِخْتَلَطَ الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَاشْتَبَهَ الْأَمْرُ، فَلَمْ يُعْرَفْ مُؤْمِنٌ مِنْ مُنَافِقٍ [۱]

ترجمہ:

بے شک بعض لوگ جنہوں نے ہم اہلبیتؑ کی دوستی اور مودّت کو دستاویز بنالیا ہے ایسے ہیں کہ ان کی فتنہ انگیزی ہمارے شیعوں پر دجّال سے زیادہ ہے، میں نے پوچھا اے فرزند رسول خداؐ! یہ کیسے اور کیونکر؟ تو حضرت امام رضا علیہ السلامؑ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے دشمنوں سے مہر و محبت اور ہمارے دوستوں سے دشمنی و عداوت کرنے کی وجہ سے، جس وقت ایسا ہو جائے گا تو حق و باطل مخلوط ہو جائیں گے اور امر "حقیقی و واقعی" مشتبہ ہو جائے گا، پس مومن منافق سے پہچانا نہ جائے گا۔

---

[۱] صفات شیعہ، تالیف شیخ صدوق، ح ۱۴۔

نویں حدیث

لَا بُدَّ مِنْ فِتْنَةٍ صَمَّاءَ صَيْلَمٍ، يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بِطَانَةٍ وَوَلِيجَةٍ، وَذٰلِكَ عِنْدَ فِقْدَانِ الشِّيعَةِ الثَّالِثَ مِنْ وُلْدِي، يَبْكِي عَلَيْهِ أَهْلُ السَّمَاءِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ وَكُلُّ حَرِيٍّ وَحَرَّانٍ وَكُلُّ حَزِينٍ وَلَهْفَانٍ.

ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: بِأَبِي وَأُمِّي سَمِيُّ جَدِّي صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَشَبِيهِي وَشَبِيهُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَلَيْهِ جُيُوبُ النُّورِ تَتَوَقَّدُ مِنْ شُعَاعِ ضِيَاءِ الْقُدْسِ [۱]

ترجمہ :

ایک سخت فتنہ اور بلا اور ایک شدید بڑی آفت ضرور آنے والی ہے جس فتنہ میں ہر آشنا اور راز داں اور ہر برگزیدہ اور ممتاز شخص سقوط کر جائے گا اور یہ سب اس وقت ہوگا جب کہ شیعہ میری نسل سے تیسرے "امام" کے وجود سے محروم ہو جائیں گے "یعنی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام شہید ہو جائیں گے" اس

---

[۱] کمال الدین وتمام النعمہ، ج ۲، ص ۳۷۰، باب ۳۵، ح ۳،

پر اہل آسمان اور اہل زمین روئیں گے اور ہر نالہ کن اور فریاد زن اور ہر غمناک اور ستمدیدہ اور دلسوختہ اس پر آنسو بہائے گا۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میرے ماں باپ اس پر فدا ہوں جو کہ میرے جد (محمدؐ) کا ہمنام ہے اور میرا اور موسیٰؑ ابن عمران علیہ السلام کا شبیہ ہے وہ اس کا وجود سراپا نور ہے جیسا کہ، اس پر نور کے پیراہن ہیں جو کہ عالم قدس کی روشنی کے پرتو سے درخشاں ہیں،

دسویں حدیث

مَنْ وَالٰی اَعْدَاءَ اللّٰہِ فَقَدْ عَادٰی اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ، وَمَنْ عَادٰی اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ فَقَدْ عَادَی اللّٰہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی، وَحَقٌّ عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یُدْخِلَہٗ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ ۱

ترجمہ:

جو شخص خدا کے دشمنوں کو دوست رکھے بس اس نے یقیناً خدا کے دوستوں سے دشمنی کی ہے اور جو خدا کے دوستوں سے دشمنی رکھے اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی ہے اور اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کو آتش دوزخ میں ڈال دے۔

۱۔ صفات شیعہ، ح ۱۱۔
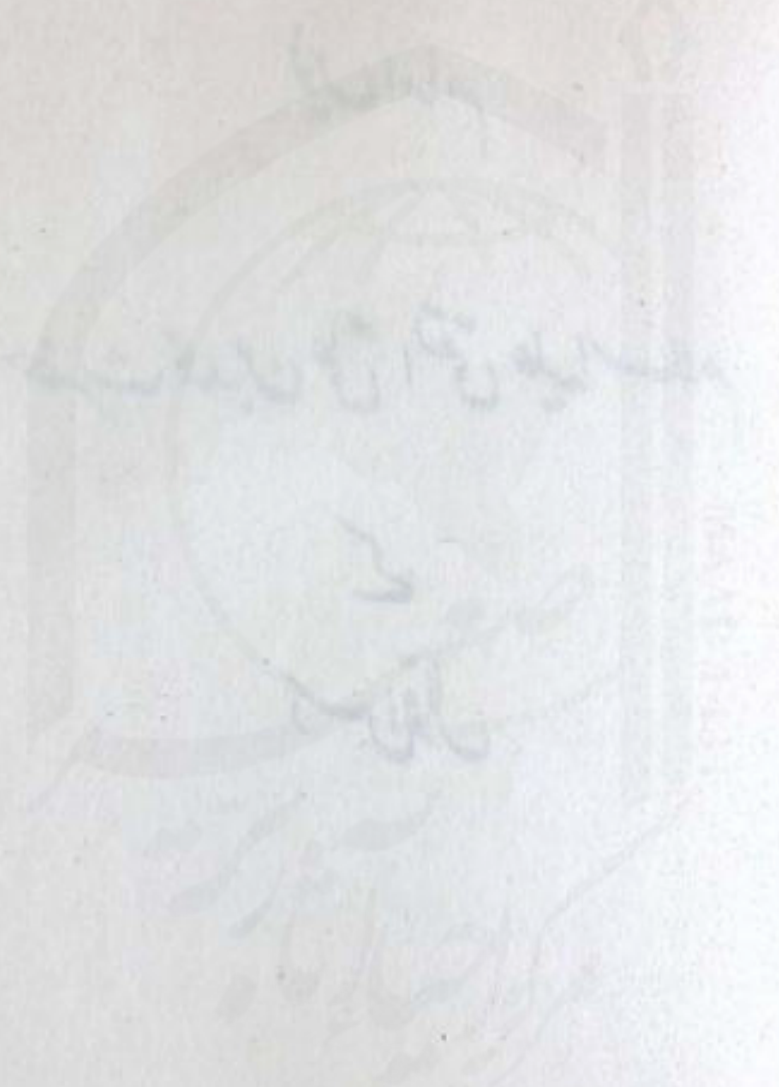
نویں امام

حضرت محمد بن علیؑ التقی علیہ السلام

کے

دس اقوال
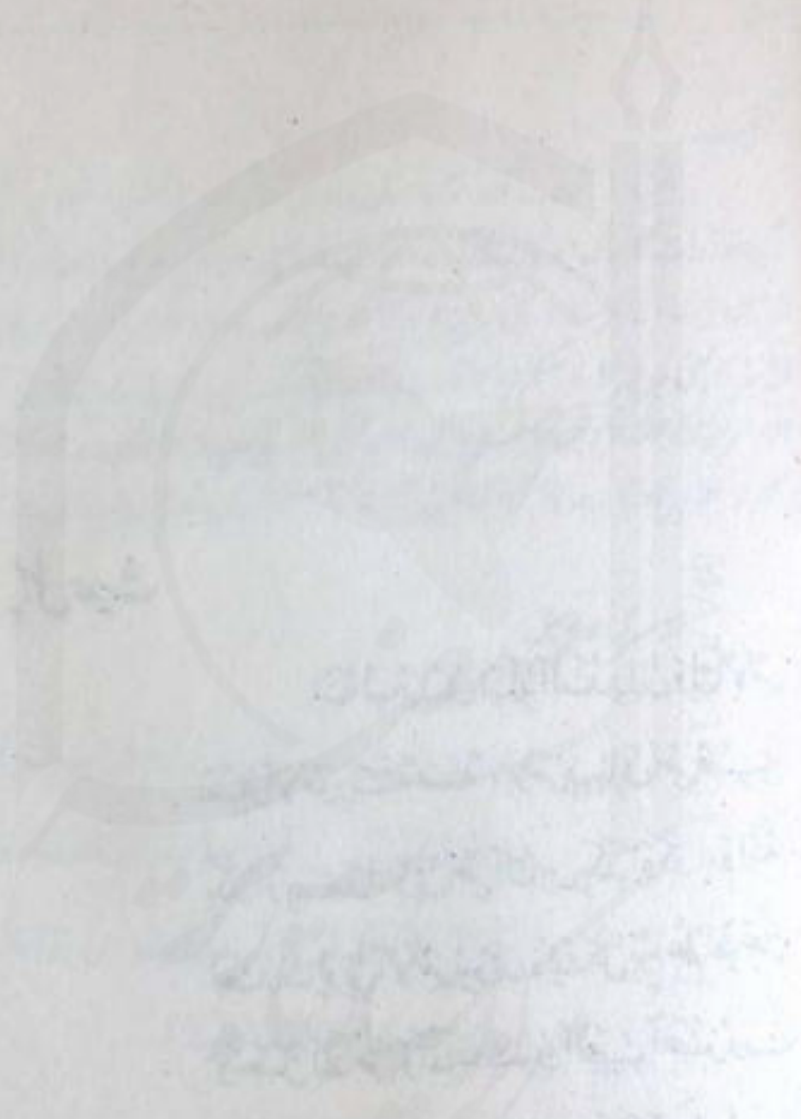
پہلی حدیث

إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَى وَلِيِّ الْأَمْرِ

تَفْسِيرُ الْأُمُورِ سَنَةً سَنَةً، يُؤْمَرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ

بِكَذَا أَوْ كَذَا، وَفِي أَمْرِ النَّاسِ بِكَذَا أَوْ كَذَا، وَإِنَّهُ

لَيَحْدُثُ لِوَلِيِّ الْأَمْرِ سِوَى ذَلِكَ كُلَّ يَوْمٍ عِلْمُ اللَّهِ عَزَّ

وَجَلَّ الْخَاصُّ وَالْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْمَخْزُونُ

مِثْلُ مَا يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ [1]

---

[1] مرآۃ العقول، ج ۳، ص ۹۷،

ترجمہ :

یقیناً : شب قدر میں سال بہ سال ولیّ امر پر تفسیر امور " اور مخلوقات کے مقدرات کا بیان " نازل ہوتا ہے ، شب قدر میں ولیّ امر " حجت خدا " کو خود اسکے امر میں ایسا اور ویسا (یعنی ہر چیز کا) دستور دیا جاتا ہے اور لوگوں کے امر میں بھی ایسا اور ویسا " یعنی ہر چیز کا " حکم دیا جاتا ہے اور بے شک شب قدر کے علاوہ بھی روزانہ ولیّ امر کیلئے اللہ عزّوجلّ کا علم خاص اور مخفی اور عجیب " انوکھا " اور مخزون (علم) ظاہر ہوتا ہے بالکل اسی طرح جیسے کہ اس شب قدر میں امر نازل ہوتا ہے ۔

دوسری حدیث

یَا مَعْشَرَ الشِّیعَةِ ! خَاصِمُوا بِسُورَةِ (اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِی لَیْلَةِ الْقَدْرِ) تَفْلُجُوا ، فَوَاللهِ اِنَّهَا لَحُجَّةُ اللهِ تَبَارَکَ وَتَعَالَی عَلَی الْخَلْقِ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ (ص) ، وَاِنَّهَا لَسَیِّدَةُ دِینِکُمْ وَاِنَّهَا لَغَایَةُ عِلْمِنَا [۱]

ترجمہ :

اے گروہ شیعہ ! سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے وسیلہ سے تم ، اپنے

---

[۱] البرہان فی تفسیر القرآن ، ج ۴ ، ص ۴۸۳ ، ح ۷ ،

ترجمہ :

بے شک امام میرے بعد میرا فرزند علیؑ ہے کہ اس کا امر میرا امر ہے اور اسکا قول میرا قول ہے اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے ، اور امام اس کے بعد اسکا فرزند حسنؑ ہے کہ اس کا امر اس کے پدر کا امر اور اس کا قول اس کے پدر کا قول اور اس کی اطاعت اس کے پدر کی اطاعت ہے ، پھر حضرت خاموش ہو گئے میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی اے فرزند رسول خداؐ! حضرت حسنؑ کے بعد کون امام ہے تو حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سخت اور شدت کے ساتھ روئے پھر فرمایا کہ :

حسن علیہ السلام کے بعد اس کا فرزند امام ہے جو کہ قائم بحق اور منتظر ہے میں نے عرض کی اے فرزند رسول خداؐ ! اس کا نام قائم کیوں رکھا گیا ؟

تو حضرت نے فرمایا : کہ اسلئے کہ وہ اس وقت کے بعد قیام کرے گا کہ جب اس کی یاد مر جائے گی " یعنی اسے بھلا دیا جائیگا " اور اس کی امامت کے بیشتر قائل اور معتقد مرتد و کافر ہو جائیں گے ، میں نے دوبارہ سوال کیا کہ اور کیوں اس کا نام منتظر رکھا گیا ؟

تو حضرت نے فرمایا کہ اسلئے کہ وہ غیبت اور ایک مخفی زندگی کا حامل ہے جس کا زمانہ بہت زیادہ اور جس کی مدت بہت طویل ہے ، اس وقت مخلص اور پاک دل لوگ اس " کے قیام " کا انتظار کریں گے اور شک میں پڑے رہنے والے اور دو دل والے افراد اس کا انکار کریں گے اور منکر لوگ اس کی یاد کا استہزاء اور تمسخر کریں گے اور اس کے ظہور کا وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے " جھوٹے ہوں گے " اور اس کے زمانہ غیبت میں شتاب زدہ اور جلدی کرنے والے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور تسلیم خم کر دینے والے لوگ نجات پائیں گے ۔

پانچویں حدیث

اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ كُلِّ سَنَةٍ وَاِنَّهُ یَنْزِلُ فِیْ تِلْكَ اللَّیْلَةِ اَمْرُ السَّنَةِ وَلِذٰلِكَ الْاَمْرِ وُلَاةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ (ص) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: اَنَا وَ اَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِیْ اَئِمَّةٌ مُحَدَّثُوْنَ ؎

ترجمہ:

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا کہ بے شک ہر سال شب قدر ہے اور اس رات میں اس سال سے مربوط امر " مقدرات " نازل ہوتے ہیں، اور اس امر " اور نزول مقدرات " کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد (چند) صاحبان امر ہیں، پس ابن عباس نے پوچھا کہ وہ صاحبان امر کون حضرات ہیں؟

تو آپ نے فرمایا کہ میں اور میری صلب سے گیارہ افراد جو کہ امام اور محدَّث ہیں۔

؎ اصول کافی۔ ج ۱ ص ۵۳۲، ح ۱۱۔

ترجمہ :

بے شک امام میرے بعد میرا فرزند علیؑ ہے کہ اس کا امر میرا امر ہے اور اسکا قول میرا قول ہے اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے، اور امام اس کے بعد اسکا فرزند حسنؑ ہے کہ اس کا امر اس کے پدر کا امر اور اس کا قول اس کے پدر کا قول اور اس کی اطاعت اس کے پدر کی اطاعت ہے، پھر حضرت خاموش ہو گئے میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی اے فرزند رسول خداؐ! حضرت حسنؑ کے بعد کون امام ہے تو حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سخت اور شدت کے ساتھ روئے پھر فرمایا کہ :

حسن علیہ السلام کے بعد اس کا فرزند امام ہے۔ جو کہ قائم بحق اور منتظر ہے

میں نے عرض کی اے فرزند رسول خداؐ! اس کا نام قائم کیوں رکھا گیا ؟

تو حضرت نے فرمایا : کہ اسلئے کہ وہ اس وقت کے بعد قیام کرے گا کہ جب اس کی یاد مر جائے گی "یعنی اسے بھلا دیا جائیگا " اور اس کی امامت کے بیشتر قائل اور معتقد مرتد و کافر ہو جائیں گے، میں نے دوبارہ سوال کیا کہ اور کیوں اس کا نام منتظر رکھا گیا ؟

تو حضرت نے فرمایا کہ اسلئے کہ وہ غیبت اور ایک مخفی زندگی کا حامل ہے جس کا زمانہ بہت زیادہ اور جس کی مدت بہت طویل ہے، اس وقت مخلص اور پاک دل لوگ اس " کے قیام " کا انتظار کریں گے اور شک میں پڑے رہنے والے اور دو دل والے افراد اس کا انکار کریں گے اور منکر لوگ اس کی یاد کا استہزاء اور تمسخر کریں گے اور اس کے ظہور کا وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے "جھوٹے ہوں گے " اور اس کے زمانہ غیبت میں شتاب زدہ اور جلدی کرنے والے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور تسلیم خم کر دینے والے لوگ نجات پائیں گے ۔

پانچویں حدیث

اَنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: اِنَّ لَیْلَةَ الْقَدْرِ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ وَاِنَّهُ یَنْزِلُ فِیْ تِلْکَ اللَّیْلَةِ اَمْرُ السَّنَةِ وَلِذٰلِکَ الْاَمْرِ وُلَاةٌ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ (ص) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: اَنَا وَ اَحَدَ عَشَرَ مِنْ صُلْبِیْ اَئِمَّةٌ مُحَدَّثُوْنَ۔[۱]

ترجمہ:

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا کہ بے شک ہر سال شب قدر ہے اور اس رات میں اس سال سے مربوط امر " مقدرات " نازل ہوتے ہیں، اور اس امر " اور نزول مقدرات " کے لئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد (چند) صاحبان امر ہیں، پس ابن عباس نے پوچھا کہ وہ صاحبان امر کون حضرات ہیں؟

تو آپ نے فرمایا کہ میں اور میری صلب سے گیارہ افراد جو کہ امام اور محدّث ہیں۔

[۱] اصول کافی۔ ج ۱ ص ۵۳۲، ح ۱۱۔

چھٹی حدیث

اَنَّ اَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِاَبِي بَكْرٍ يَوْمًا: لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ، وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللهِ (ص) مَاتَ شَهِيدًا، وَاللهِ لَيَاْتِيَنَّكَ، فَاَيْقِنْ اِذَا جَاءَكَ، فَاِنَّ الشَّيْطَانَ غَيْرُ مُتَخَيِّلٍ بِهِ، فَاَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِ اَبِي بَكْرٍ فَاَرَاهُ النَّبِيَّ (ص) فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا بَكْرٍ: آمِنْ بِعَلِيٍّ وَبِاَحَدَ عَشَرَ مِنْ وُلْدِهِ، اِنَّهُمْ مِثْلِي اِلَّا النُّبُوَّةَ وَتُبْ اِلَى اللهِ مِمَّا فِي يَدِكَ، فَاِنَّهُ لَا حَقَّ لَكَ فِيهِ، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يُرَ [۱]

ترجمہ:

ایک دن امیر المومنینؑ حضرت علی علیہ السلام نے ابوبکر سے فرمایا: کہ ہرگز یہ نہ سمجھو کہ وہ لوگ مردہ ہیں جو راہ خدا میں قتل کئے گئے ہیں۔ بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق و روزی پاتے ہیں [۲]

[۱] مرآۃ العقول، ج ۶ ص ۲۲۹، [۲] سورہ آل عمران آیہ ۱۶۹۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شہادت کے ساتھ ہوئی ہے، اور قسم بخدا آنحضرتؐ تیرے پاس آئیں گے پس یقین رکھو کہ تو نے آنحضرتؐ کا مشاہدہ کیا ہے اور " وہ تیرے پاس آئے ہیں اس لئے کہ شیطان آنحضرتؐ کی صورت کے ساتھ کسی کے خیال میں نہیں آسکتا " یعنی اپنے کو خواب یا بیداری میں بہ شکل نبیؐ ظاہر نہیں کر سکتا اور کسی کے قوۂ تخیل میں سما نہیں سکتا "۔ پس علی علیہ السلام نے ابوبکر کا ہاتھ پکڑا اور نبیؐ کو اسے دکھایا " یعنی رسولؐ خدا ابوبکر کی نگاہوں کے سامنے ظاہر ہوئے اور " اس سے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکر علیؑ اور اس کی نسل سے گیارہ " ائمہ " پر ایمان لا اسلئے کہ وہ حقیقۃً تمام مراتب و شئون میں میرے مثل ہیں سوائے نبوت کے، اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں توبہ کر ہر اس چیز سے جو تیرے ہاتھ میں ہے " کہ خلافت و فدک غصب کر لیا ہے اور ناحق زمام امور ہاتھ میں لے لی ہے " اسلئے کہ ان چیزوں میں قطعاً تیرا کوئی حق نہیں ہے یہ کہہ کر نبیؐ چلے گئے اور پھر نظر نہ آئے۔

ساتویں حدیث

فَفَضْلُ إِيمَانِ الْمُؤْمِنِ بِحَمْلِهِ « إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ »

وَبِتَفْسِيرِهَا عَلَىٰ مَنْ لَيْسَ مِثْلَهُ فِي الْإِيمَانِ بِهَا كَفَضْلِ

الْإِنْسَانِ عَلَى الْبَهَائِمِ، وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ لَيَدْفَعُ

بِالْمُؤْمِنِينَ بِهَا عَنِ الْجَاحِدِينَ لَهَا فِي الدُّنْيَا - لِكَمَالِ

عَذَابِ الْاٰخِرَۃِ لِمَنْ عَلِمَ اَنَّہٗ لَایَتُوْبُ مِنْھُمْ۔

مَایَدْفَعُ بِالْمُجَاھِدِیْنَ عَنِ الْقَاعِدِیْنَ وَلَآ اَعْلَمُ

فِیْ ھٰذَا الزَّمَانِ جِھَادًا اِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ وَالْجِوَارِ

ترجمہ

پس مومن کے ایمان کی برتری اور فضیلت سورہ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر کے حمل (واعتقاد) کے سبب اس شخص پر جو اس سورہ پہ ایمان میں خود اس جیسا نہیں ہے بالکل اسی طرح ہے جیسے انسان کی فضیلت و برتری بھائم پر ہے، اور اللہ تعالیٰ دنیا میں اس سورہ پر ایمان رکھنے والوں کی خاطر اور ان کے واسطے اس (سورہ) کے منکرین " کے سروں " سے " عذاب اور بلاؤں کو " دفع کرتا ہے جس طرح سے کہ مجاہدین کے ذریعہ قاعدین " بیٹھے رہنے والوں اور جہاد نہ کرنے والوں " سے بلاؤں کو دفع کرتا ہے " یعنی اس سورہ مبارکہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھنے والوں کی خاطر اور انکے واسطے مسلمانوں سے بے دینوں اور مشرکوں کے غلبہ اور تسلط کو دفع کرتا ہے " تاکہ جہان آخرت میں اس سورہ اور اس کی تفسیر کے منکرین کا عذاب کامل ہو جائے کہ خدا جن کے متعلق جانتا ہے کہ وہ توبہ نہیں کریں گے، اور میں اس زمانہ میں حج وعمرہ اور ہمسایوں کے ساتھ نیکی کے علاوہ کوئی جہاد نہیں جانتا۔

ا‍ بحار الانوار ج ۲۵ ص ۷۲۔

آٹھویں حدیث

وَاللّٰهِ لَا وَصَلَ اِلٰی حَقِیْقَةِ مَعْرِفَتِنَا اِلَّا مَنْ

مَنَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ بِنَا وَ ارْتَضَاهُ لَنَا وَلِیًّا [1]

ترجمہ :

قسم بخدا! ہماری (اہلبیتؑ کی) معرفت کی حقیقت تک کوئی نہیں پہنچ سکتا مگر وہی شخص جس پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے منّت و احسان کیا ہے اور اس کو ہماری ولایت و دوستی کیلئے پسند اور منتخب فرمایا ہے!

نویں حدیث

اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَئِمَّةِ اِذَا حَمَلَتْهُ اُمُّهُ یَسْمَعُ

الصَّوْتَ مِنْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا، فَاِذَا اَتیٰ

لَهُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ رَفَعَ اللّٰهُ تَعَالٰی لَهُ

اَعْلَامَ الْاَرْضِ فَقَرَّبَ لَهُ مَا بَعُدَ عَنْهُ حَتّٰی لَا

یَعْزُبَ عَنْهُ حُلُوْلُ قَطْرَةِ غَیْثٍ نَافِعَةٍ وَلَا ضَارَّةٍ [2]

---

[1] بحار الانوار، ج ۵۰، ص ۵۵، [2] مناقب آل ابی طالب، ج ۴، ص ۳۸۸،

ترجمہ:

بے شک ہم گروہ ائمہ " میں سے ہر ایک " کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس کی ماں جب حاملہ ہوتی ہے تو چالیس دن تک اپنی ماں کے شکم سے (آواز) سنتا ہے پس جب اپنی ماں کے شکم میں چار مہینوں کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کے اعلام (و موانع اور فاصلوں) کو اس کے لئے اٹھا لیتا ہے پس جو چیزیں بھی اس سے دور تھیں ان سب کو اس کیلئے نزدیک کر دیتا ہے یہاں تک کہ ہر بارش کا قطرہ بھی کروہ مفید ہو یا مضر اس سے مخفی نہیں رہتا۔

دسویں حدیث

اِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَمَّا اُسْرِيَ بِهِ لَمْ يَهْبِطْ حَتّٰى اَعْلَمَهُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ كَانَ وَمَا سَيَكُونُ وَ كَانَ كَثِيرٌ مِنْ عِلْمِهِ ذٰلِكَ جُمَلًا يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَكَذٰلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَلِمَ جُمَلَ الْعِلْمِ وَيَأْتِي تَفْسِيرُهُ فِي لَيَالِي الْقَدْرِ كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

۱؎ اصول کافی، ج ۱، ص ۲۵۱۔

ترجمہ :

بے شک جب رسول خدا ؐ کو معراج پہ لے جایا گیا تو آنحضرت ؐ (ص) "زمین پہ" واپس تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اللہ جلّ ذکرہٗ نے تمام گذشتہ اور آئندہ واقع ہونے والی باتوں کا علم آپ کو عطا فرما دیا، اور اس علم سے بہت سی باتیں بطور اجمال "در بستہ" تھیں کہ جن کی شرح و تفسیر شب قدر میں آتی تھی اور اسی طرح علی ابن ابی طالب ؑ بھی تھے کہ وہ تمام علم بہ طور اجمال جانتے تھے اور اس کی توضیح و تفسیر شبہائے قدر میں آپ کے پاس آتی تھی جیسا کہ رسول خدا ؐ کے ساتھ تھا۔

دسویں امام

حضرت علی بن محمد النقی علیہ السلام

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

فَاَوَّلُ خَبَرٍ يُعْرَفُ تَحْقِيْقُهُ مِنَ الْكِتَابِ وَ تَصْدِيْقُهُ

وَالْتِمَاسُ شَهَادَتِهِ عَلَيْهِ، خَبَرٌ وَرَدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ص وَ

وُجِدَ بِمُوَافَقَةِ الْكِتَابِ وَتَصْدِيْقِهِ بِحَيْثُ لَا تُخَالِفُهُ

اَقَاوِيْلُهُمْ، حَيْثُ قَالَ: اِنِّيْ مُخَلِّفٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ

اللّٰهِ وَعِتْرَتِيْ - اَهْلَ بَيْتِيْ - لَنْ تَضِلُّوْا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا وَ

اِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ [1]

ترجمہ:

سب سے پہلی خبر " حدیث " جس کی حقیقت و صداقت اور استشہاد

---

[1] تحف العقول، باب احادیث امام علی بن محمد النقی ع، ص ۴۵۸ -

قرآن سے پہچانا جائے وہ خبر " وحدیث " ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہے اور جس کو قرآن کی تصدیق وموافقت کے ساتھ پایا گیا ہے، اس طرح کہ ان کے اقوال اس حدیث کے مخالف نہیں ہیں جس وقت کہ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک میں تم سب کے درمیان دو گرانبہا چیزیں چھوڑے جارہا ہوں ایک کتاب خدا اور دوسرے میری عترت، میرے اہلبیتؑ تم لوگ قطعاً گمراہ نہیں ہو گے جب تک ان دونوں سے تمسک رکھو گے اور یہ دونوں ہرگز کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ (قیامت کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔

دوسری حدیث

اَنَّ اَقَاوِیْلَ الرَّسُوْلِ (ص) مُتَّصِلَةٌ بِقَوْلِ اللهِ وَذٰلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ فِیْ مُحْكَمِ كِتَابِهِ: اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا، وَوَجَدْنَا نَظِیْرَ هٰذِهِ الْاٰیَةِ قَوْلَ رَسُوْلِ اللهِ (ص): مَنْ اٰذٰی عَلِیًّا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللهَ یُوْشِكُ اَنْ یَّنْتَقِمَ مِنْهُ، وَكَذٰلِكَ قَوْلُهٗ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ اَحَبَّنِیْ وَمَنْ اَحَبَّنِیْ فَقَدْ اَحَبَّ اللهَ[1]

---

[1] تحف العقول، ص ۴۵۹۔

ترجمہ :

بے شک آل رسولؐ کی احادیث کلام الٰہی سے متصل ہیں اور یہ اتصال اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مثل ہے،

اس نے اپنی محکم کتاب میں فرمایا ہے کہ "بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو اذیت دیتے ہیں ان پر اللہ دنیا و آخرت میں لعنت کریگا اور ان کے لئے ذلت بار عذاب ہے"

اور اس حدیث کے مثل ہم نے رسول خداؐ کا یہ قول پایا ہے کہ "جو شخص علیؑ کو اذیت دے اس نے درحقیقت مجھے اذیت دی ہے اور جو مجھے اذیت دے پس اس نے درحقیقت اللہ کو اذیت دی، کہ عنقریب اس سے انتقام لیا جائیگا"

اور اسی طرح سے آن حضرتؐ کا یہ قول ہے کہ "جس نے علیؑ سے محبت رکھی درحقیقت اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے درحقیقت اللہ کو دوست رکھا ہے۔

تیسری حدیث

اِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ ثَلَاثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ حَرْفًا

كَانَ عِنْدَ اٰصَفَ حَرْفٌ فَتَكَلَّمَ بِهٖ فَانْخَرَقَتْ لَهُ الْاَرْضُ

فِيْمَا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ سَبَاٍ فَتَنَاوَلَ عَرْشَ بِلْقِيْسَ حَتّٰى صَيَّرَهٗ

اِلٰى سُلَيْمَانَ ثُمَّ انْبَسَطَتِ الْاَرْضُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ طَرْفَةٍ

عَبْنٍ، وَعِنْدَ نَا مِنْهُ اَثْنَانِ وَسَبْعُونَ حَرْفًا، وَحَرْفٌ عِنْدَ اللّٰهِ مُسْتَأْثِرٌ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ ۱؎

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم تہتر ۷۳ حرف ہیں اور آصف بن برخیا کے پاس فقط ایک حرف تھا کہ اس سے تکلم کیا پس زمین اس مسافت میں ان کیلئے طے ہو گئی جو ان کے اور سرزمین سبا کے درمیان تھی، پس انہوں نے تخت بلقیس کو اٹھا لیا یہاں تک کہ حضرت سلیمان کے پاس لا کے رکھ دیا، پھر زمین وسیع ہو گئی، "یہ اعجاز پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں (انجام پایا) اور ہم اہلبیتؑ کے پاس اللہ کے اسم اعظم سے بہتر ۷۲ حرف ہیں، اور ایک حرف اللہ ہی کے پاس ہے کہ جسکو اس نے خود اپنے لئے علم غیب میں خاص اور منتخب فرمایا ہے۔

چوتھی حدیث

عَنْ هَاشِمِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ صَاحِبَ الْعَسْكَرِ وَقَدْ أُتِيَ بِأَكْمَهٍ فَأَبْرَاهُ، وَرَأَيْتُهُ تَهَيَّأَ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ وَنَفَخَ فِيهِ فَطَارَ، فَقُلْتُ

۱؎ اصول کافی ج ۱، ص ۲۳۰، ح ۳۔

لَهُ: لَا فَرْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ. فَقَالَ:

أَنَا مِنْهُ وَهُوَ مِنِّي ۱

ترجمہ:

ہاشم بن زید سے نقل ہوا ہے اس نے کہا کہ میں نے امام علی ابن محمد النقی العسکری علیہما السلام کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کے پاس مادر زاد اندھا لایا گیا پس آنحضرتؑ نے اسے شفا دے دی، اور میں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام نے مٹی سے پرندہ کی شکل کے مثل آمادہ کیا اور اس میں پھونکا پس وہ "مٹی کا پرندہ زندہ ہو گیا اور" پرواز کرنے لگا، میں نے حضرتؑ سے عرض کی آپ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، تو امام نے فرمایا کہ میں ان سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں۔

پانچویں حدیث

لَوْ لَمْ يُجَالِسْنَا إِلَّا كُفْوٌ، لَمْ يُجَالِسْنَا أَحَدٌ. وَلَوْ لَمْ يُزَوِّجْنَا إِلَّا كُفْوٌ، لَمْ يُزَوِّجْنَا أَحَدٌ ۲

ترجمہ:

اگر ہمارے ساتھ ہم نشین نہ ہوتا مگر ہمارا کفو تو کوئی شخص ہمارے ساتھ

---

۱ بحار الانوار ج ۵۰، ص ۱۸۵، ۲ کشف الغمہ ج ۲، ص ۳۸۷، و بحار، ج ۵۰، ص ۱۶۹

مجالست نہ کرتا ، اور کوئی ہمارے ساتھ ہم نشینی کی مجال نہ پاتا ، اور اگر ہمارے ساتھ ازدواج نہ کرتا مگر ہمارا مثل و کفو تو کوئی شخص ہمارے ساتھ ازدواج نہ کرتا۔

چھٹی حدیث

عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ (ع) فَقَالَ: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ (ع) فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ عَرَفْتَ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ تَدَاخَلَنِي ذِلَّةٌ لِلَّهِ لَمْ أَكُنْ أَعْرِفُهَا[1]

ترجمہ :

ہارون ابن فضل سے نقل ہوا ہے اس نے کہا جس دن کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے شہادت پائی میں حضرت ابوالحسن علی ابن محمد النقی علیہما السلام کی خدمت میں پہنچا ، حضرت ؑ نے فرمایا : انا للہ وانا الیہ راجعون ، ابوجعفر ؑ "امام محمد تقی علیہ السلام" شہید ہو گئے۔

آنحضرت ؑ سے لوگوں نے عرض کی کہ آپ ؑ کیسے امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت سے آگاہ ہوئے ؟ تو حضرت ؑ نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ میرے وجود میں

---

[1] اصول کافی ، ج ۱ ، ص ۳۸۱ ، ح ۵۔

خدا کیلئے ایک خضوع وخشوع پیدا ہوا کہ اتنا خضوع وخشوع ،، ذات اقدس الٰہی کے سامنے ،، میں نے اب تک نہیں جانا و نہیں پایا ،،۔

ساتویں حدیث

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الرَّيَّانِ قَالَ : كَتَبْتُ إِلَى الْعَسْكَرِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ . رُوِيَ لَنَا أَنْ لَيْسَ لِرَسُولِ اللَّهِ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا الْخُمُسُ . فَجَاءَ الْجَوَابُ : إِنَّ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ [1]

ترجمہ :

محمد بن ریان سے روایت ہوئی ہے اس نے کہا کہ میں نے حضرت عسکری ع ،، امام علی نقی ع ،، کی خدمت اقدس میں لکھا کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں ہمارے پاس روایت کی گئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمس کے علاوہ دنیا سے کوئی نصیب اور حق نہیں رکھتے ، پس حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی طرف سے یہ جواب آیا کہ بے شک تمام دنیا اور جو کچھ اس پر ہے سب رسول خدا ص کے لئے ہے۔

[1] مرآۃ العقول ، ج ۴ ، ص ۳۵۲

آٹھویں حدیث

نحن کلمات اللہ التی لا تنفد ولا تدرک فضائلنا [1]

ترجمہ :

ہم اہلبیت ہی اللہ کے وہ کلمات ہیں جن کیلئے کبھی انتہا اور اختتام نہیں ہے اور ہمارے فضائل اور فضائل میں نہیں سما سکتے اور ان کا ادراک نہیں کیا جاسکتا۔

نویں حدیث

ولولا امیر المؤمنین علیہ السلام وحکمہ فی اہل صفین والجمل لما عرف الحکم فی عصاۃ اہل التوحید، فمن ابی ذلک عرض علی السیف [2]

ترجمہ :

اور اگر امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے اور وہ جنگ صفین

---

[1] تحف العقول، ص ۲۷۹، [2] بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۱۰۷۔

میں ۔ اہل جمل کے بارے میں آنحضرتؑ کا حکم نہ ہوتا تو اہل توحید میں سے عاصیوں کے متعلق حکم واقعی معلوم نہ ہو سکتا ، پس جو شخص بھی روگردانی کرتا تھا وہ تلوار پر لایا جاتا تھا ، اور قتل کر دیا جاتا تھا ۔

دسویں حدیث

اِنَّ الْاِمَامَ بَعْدِیْ الْحَسَنُ اِبْنِیْ ، وَبَعْدَ الْحَسَنِ
اَبْنُہُ الْقَائِمُ الَّذِیْ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا
کَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا [۱]

ترجمہ :

بے شک امام میرے بعد میرا فرزند حسنؑ ہے اور حسنؑ کے بعد اسکا فرزند قائمؑ ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی ۔

---

[۱] کمال الدین و تمام النعمۃ ، ج ۲ ص ۳۸۳ ، ح ۱۰ ۔

گیارہویں امام

حضرت حسن ابن علی العسکری علیہ السلام

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

«وَاعْلَمْ يَقِيناً يَا إِسْحٰقُ أَنَّ مَنْ خَرَجَ مِنْ هٰذِهِ الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا أَعْمٰى فَهُوَ فِي الْآخِرَةِ أَعْمٰى وَأَضَلُّ سَبِيلاً، إِنَّهَا يَا ابْنَ
إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ تَعْمَى الْأَبْصَارُ لٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي
الصُّدُورِ، وَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ لِلظَّالِمِ
رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِي أَعْمٰى وَقَدْ كُنْتُ بَصِيراً قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ،
كَذٰلِكَ أَتَتْكَ آيَاتُنَا فَنَسِيتَهَا وَكَذٰلِكَ الْيَوْمَ تُنْسٰى وَأَيُّ آيَةٍ يَا
إِسْحٰقُ أَعْظَمُ مِنْ حُجَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى خَلْقِهِ وَأَمِينِهِ
فِي بِلَادِهِ وَشَاهِدِهِ عَلٰى عِبَادِهِ»[1]

---

[1] اختیار معرفۃ الرجال، معروف بہ رجال کشی، طبع مشہد، ج ۶، ص ۵۷۹ ۔

ترجمہ :

اے اسحٰق! یقین کے ساتھ جان لو کہ جو شخص اس زندگی دنیا سے اندھا خارج ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا، اور اندھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے،

اے اسمٰعیل کے فرزند! اس کوری سے مراد آنکھوں کی نابینائی نہیں ہے بلکہ مراد دلوں کی کوری ہے، جو سینوں کے اندر ہوتا ہے، اور یہی اللہ عزّ وجلّ کا قول اس کی محکم کتاب میں ہے کہ ظالم شخص کے بارے میں فرماتا ہے کہ "قیامت کے دن اس کو اندھا محشور کریں گے"۔ اس وقت وہ کہے گا کہ "اے پروردگار! کیوں مجھے اندھا محشور کیا حالانکہ میں آنکھ رکھتا تھا اور بینا تھا؟ تو اللہ عزّ وجلّ "اس ظالم سے جو اندھا محشور ہوگا" فرمائے گا کہ "جس طرح کہ ہماری آیات اور نشانیاں تجھ تک پہنچیں پس تو نے انھیں بھلا دیا اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا گیا ہے[۱]

اے اسحٰق! کون سی آیت اللہ عزّ وجلّ کی اس کی مخلوق پر حجت اور اس کے بلاد میں اس کے امین اور اس کے بندوں پر اس کے شاہد سے زیادہ عظیم و برتر ہے

دوسری حدیث

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَالْاَوْصِيَاءُ مِنْ وُلْدِهٖ لَكُنْتُمْ حَيَارٰى

كَالْبَهَائِمِ لَا تَعْرِفُوْنَ فَرْضًا مِنَ الْفَرَائِضِ، وَهَلْ تَدْخُلُ

قَرْيَةً اِلَّا مِنْ بَابِهَا؛

---

[۱] سورہ طٰہٰ آیت ۱۲۵، و ۱۲۶۔

بَيْنَ الْحُجَّةِ وَالْمَحْجُوجِ فَرْقٌ[1]

ترجمہ:

بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی حجت کو اپنی تمام مخلوقات پر تمام چیزوں میں ’’ممتاز اور‘‘ آشکار بنایا ہے اور اس کو تمام زبانیں اور تمام نسب اور موتوں کے اوقات اور تمام حوادث و واقعات کا علم و معرفت عطا فرمایا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا ’’اور امام ان مواہب الٰہی کے ذریعہ امتیاز پیدا نہ کرتا‘‘ تو اللہ کی حجت اور اس کے علاوہ دوسرے ’’محجوج و مخلوق یعنی جس پر حجت معین کی گئی ہو‘‘ کے درمیان کوئی فرق نہ ہوتا۔

چوتھی حدیث

رُوِيَ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَىٰ:
ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللهِ. قَالَ: كُلُّهُمْ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ، اَلظَّالِمُ لِنَفْسِهِ: اَلَّذِي لَا يُقِرُّ بِالْإِمَامِ،

---

[1] اصول کافی ج ۱، ص ۵۰۹، ح ۱۱، واثبات الهداة ج ۳، ص ۴۰۲، ح ۱۳،

فلمّا منّ علیکم باقامۃ الاولیاء بعد نبیہ،

قال اللہ عزّ وجلّ لنبیہ: الیوم اکملت لکم دینکم و

اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۲؎

ترجمہ:

اگر محمدؐ اور ان کی نسل سے اوصیاء نہ ہوتے تو تم لوگ بھائم اور چوپایوں کی طرح حیرت زدہ اور سرگرداں رہتے کہ اپنے فرائض میں سے کوئی ایک فرض بھی نہ پہچانتے، اور آیا کسی شہر میں اس کے دروازے کے علاوہ کسی اور راستے سے داخل ہو سکتے ہو؟ پس جب اللہ تعالیٰ نے تم سب پر اپنے نبیؐ کے بعد اولیاء اور ائمہؑ کو منصوب کر کے احسان کیا تو اپنے رسولؐ سے فرمایا کہ " آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اس اسلام کو بعنوان دین تمہارے لئے پسند کر لیا اور اس سے راضی ہو گیا۲؎ "

تیسری حدیث

انّ اللہ تبارک و تعالیٰ بیّن حجتہ من

سائر خلقہ بکلّ شیء و یعطیہ اللغات و معرفۃ

الانساب و الآجال و الحوادث و لو لا ذلک لم یکن

۱؎ رجال کشی، ج ۶، ص ۵۷۶، ۲؎ سورہ مائدہ آیت ۳۔

وَالْمُقْتَصِدُ: اَلْعَارِفُ بِالْاِمَامِ، وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ: اَلْاِمَامُ. فَجَعَلْتُ اُفَكِّرُ فِي نَفْسِي عِظَمَ مَا اَعْطَى اللّٰهُ اٰلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ، وَبَكَيْتُ. فَنَظَرَ اِلَيَّ وَقَالَ: اَلْاَمْرُ اَعْظَمُ مِمَّا حَدَّثَتْ بِهِ نَفْسُكَ مِنْ عِظَمِ شَانِ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ، فَاحْمَدِ اللّٰهَ اَنْ جَعَلَكَ مُتَمَسِّكًا بِحَبْلِهِمْ، تُدْعٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِمْ اِذَا دُعِيَ كُلُّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ، اِنَّكَ عَلٰى خَيْرٍ [۱]

ترجمہ:

ابو ہاشم! سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے حضرت امام حسن عسکری ؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق دریافت کیا کہ "پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کیا ہے، پس ان بندوں میں سے بعض اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں، اور بعض معتدل اور میانہ رو ہیں اور بعض اذن الٰہی سے نیکیوں میں سبقت حاصل کرنے والے ہیں [۲]"، حضرت نے فرمایا کہ یہ تمام گروہ آل محمدؐ سے (متعلق) ہیں اپنے نفس پر ظالم وہ شخص ہے جو امام (معصوم) کا

---

[۱] بحار الانوار ج ۵۰ / ص ۲۵۸ / ح ۱۸۔ [۲] سورہ فاطر آیۃ ۳۲۔

معتقد و مقر بخیص ہے اور مقتصد «میانہ رو» وہ شخص ہے جو امام (معصوم) کا عارف ہے اور نیکیوں میں سابق «سبقت حاصل کرنے والا» امام (معصوم) ہے۔

پس میں اپنے دل میں ان عظمتوں کے متعلق فکر کرنے لگا جو اللہ تعالیٰ نے آل محمدؐ کو عطا فرمائی ہیں اور رونے لگا، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے میری طرف نظر ڈالی اور فرمایا کہ امر اس چیز سے زیادہ عظیم ہے جو تیرے نفس نے آل محمدؐ کی بلندی شان کے متعلق سوچا ہے پس تو «اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر اور» اس کی حمد کر کہ اس نے تجھے آل محمد کی ریسمان سے متمسک اور ان کا معتقد قرار دیا ہے قیامت کے دن جبکہ ہر گروہ اپنے امام اور پیشوا کے نام کے ساتھ بلایا جائے گا تو آل محمدؐ کے نام کے ساتھ بلایا جائیگا «اور پیروان اہلبیتؑ کے زمرہ میں قرار پائیگا» بے شک تو خیر و نیکی پر ہے۔

پانچویں حدیث

اِنَّ لِکَلَامِ اللّٰهِ فَضْلًا عَلَی الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهِ، وَلِکَلَامِنَا فَضْلٌ عَلٰی کَلَامِ النَّاسِ کَفَضْلِنَا عَلَیْهِمْ [1]

[1] کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ، ج ۲، ص ۴۲۱۔

وَالْمُقْتَصِدُ: اَلْعَارِفُ بِالْاِمَامِ، وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرَاتِ
: اَلْاِمَامُ. فَجَعَلْتُ اُفَكِّرُ فِي نَفْسِي عِظَمَ مَا اَعْطَى
اللهُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبَكَيْتُ،
فَنَظَرَ اِلَيَّ وَقَالَ: اَلْاَمْرُ اَعْظَمُ مِمَّا حَدَّثَتْ بِهِ نَفْسُكَ
مِنْ عِظَمِ شَانِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،
فَاحْمَدِ اللهَ اَنْ جَعَلَكَ مُتَمَسِّكًا بِحَبْلِهِمْ، تُدْعَى
يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِهِمْ اِذَا دُعِيَ كُلُّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ،
اِنَّكَ عَلَى خَيْرٍ [1]

ترجمہ:

ابو ہاشم! سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق دریافت کیا کہ " پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کیا ہے، پس ان بندوں میں سے بعض اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں، اور بعض معتدل اور میانہ رو ہیں اور بعض اذن الٰہی سے نیکیوں میں سبقت حاصل کرنے والے ہیں [2]"۔ حضرت نے فرمایا کہ یہ تمام گروہ آل محمدؐ سے (متعلق) ہیں اپنے نفس پر ظالم وہ شخص ہے جو امام (معصوم) کا

---

[1] بحار الانوار ج ۵۰، ص ۲۵۸، ح ۱۸۔ [2] سورہ فاطر آیۃ ۳۲۔

معتقد و مقر نہیں ہے اور مقتصد " میانہ رو " وہ شخص ہے جو امام " معصوم " کا عارف ہے اور نیکیوں میں سابق " سبقت حاصل کرنے والا " امام " معصوم " ہے۔

پس میں اپنے دل میں ان عظمتوں کے متعلق فکر کرنے لگا جو اللہ تعالیٰ نے آل محمدؐ کو عطا فرمائی ہیں اور رونے لگا، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے میری طرف نظر ڈالی اور فرمایا کہ امر اس چیز سے زیادہ عظیم ہے جو تیرے نفس نے آل محمدؐ کی بلندی شان کے متعلق سوچا ہے پس تو " اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر اور " اس کی حمد کر کہ اس نے تجھے آل محمدؐ کی ریسمان سے متمسک اور ان کا معتقد قرار دیا ہے قیامت کے دن جبکہ ہر گروہ اپنے امام اور پیشوا کے نام کے ساتھ بلایا جائے گا تو آل محمدؐ کے نام کے ساتھ بلایا جائیگا " اور پیروان اہلبیتؑ کے زمرہ میں قرار پائیگا " بے شک تو خیر و نیکی پر ہے۔

پانچویں حدیث

اِنَّ لِکَلَامِ اللّٰهِ فَضْلًا عَلَی الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰی خَلْقِهٖ، وَلِکَلَامِنَا فَضْلٌ عَلٰی کَلَامِ النَّاسِ کَفَضْلِنَا عَلَيْهِمْ [1]

---

[1] کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ، ج ۲، ص ۱۴۱۔

ترجمہ :

اسحاق بن محمد نخعی سے روایت ہوئی ہے کہ سفیان بن محمد ضبعی نے کہا کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو ایک نامہ لکھا کہ جس میں وَلِیجَہ کے متعلق سوال کیا کہ کلام الٰہی میں اس طرح آیا ہے کہ " ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسول ص اور مومنین کے سوا کسی کو ولیجہ " رازدار اور گہرا دوست " نہیں بنایا "۔[1]

اس وقت بغیر اس کے کہ نامہ میں کچھ لکھوں میں نے اپنے دل میں کہا کہ مومنین آپ کی نظر میں یہاں پر کون لوگ ہیں (اس آیت میں مومنین سے مراد کون اشخاص ہیں) ؟

تو نامہ کا جواب یہ آیا ولیجہ وہ شخص ہے جو ولیّ امر اور امام برحق کے علاوہ ہو اور مسند امامت و خلافت پر ناروا بٹھا دیا گیا ہو ، اور تیرے نفس نے مومنین کے متعلق خود سمجھ لیا ہے کہ اس آیت میں وہ کون افراد ہیں ، پس وہ مومنین وہ ائمہ ہیں جو لوگوں کیلئے اللہ سے امان لیتے ہیں پس ان کی امان کی خداوند عالم اجازت دیتا ہے اور اسے قبول کر لیتا ہے ،

ساتویں حدیث

نَحْنُ کَهْفٌ مِنِ الْتَجَا اِلَیْنَا ، وَنُورٌ لِمَنِ اسْتَضَاءَ بِنَا ، وَعِصْمَةٌ لِمَنِ اعْتَصَمَ بِنَا ، مَنْ اَحَبَّنَا کَانَ مَعَنَا فِی

---

[1] سورہ توبہ آیت ۱۵ -

ترجمہ :
یقیناً کلام الہٰی افضل و برتر ہے تمام کلاموں پر جیسے اللہ افضل و برتر ہے اپنی تمام مخلوق پر ، اور ہمارا کلام بھی افضل و برتر ہے تمام لوگوں کے کلاموں پر جیسے ہم ان سب سے افضل و برتر ہیں ۔

چھٹی حدیث

عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الضَّبْعِيُّ، قَالَ: كَتَبْتُ اِلَى اَبِي مُحَمَّدٍ اَسْاَلُهُ عَنِ الْوَلِيجَةِ، وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى: « وَلَمْ يَتَّخِذُوا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَلَا رَسُولِهِ وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وَلِيجَةً » قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا فِي الْكِتَابِ: مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هٰهُنَا؟ فَرَجَعَ الْجَوَابُ: الْوَلِيجَةُ: الَّذِي يُقَامُ دُونَ وَلِيِّ الْاَمْرِ، وَحَدَّثَتْكَ نَفْسُكَ عَنِ « الْمُؤْمِنِينَ »: مَنْ هُمْ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ؟ فَهُمُ الْاَئِمَّةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللّٰهِ، فَيُجِيزُ اَمَانَهُمْ ۔[1]

---

[1] مرآۃ العقول ج ۲، ص ۱۵۴، ح ۹ ۔

اَلسَّنَامِ الْاَعْلٰی، وَمَنِ انْحَرَفَ عَنَّا مَالَ اِلَی النَّارِ [1]

ترجمہ:

ہم اہلبیتؑ، پناہ گاہ ہیں اس شخص کیلئے، جو ہم سے پناہ مانگے اور نور ہیں اس شخص کیلئے جو ہم سے روشنی کا طالب ہو اور محافظ ہیں اس شخص کیلئے جو ہم سے تمسک رکھے، جو شخص ہم کو دوست رکھے وہ بلند ترین مراتب میں ہمارے ساتھ ہے اور جو ہم سے منحرف ہو جائے وہ آتش دوزخ میں چلا جائے گا۔

آٹھویں حدیث

عَنِ الْاَقْرَعِ قَالَ: کَتَبْتُ اِلٰی اَبِیْ مُحَمَّدٍ اَسْاَلُہٗ عَنِ الْاِمَامِ ھَلْ یَحْتَلِمُ؟ وَقُلْتُ فِیْ نَفْسِیْ بَعْدَ مَا فَصَلَ الْکِتَابُ: اَلْاِحْتِلَامُ شَیْطَنَۃٌ وَقَدْ اَعَاذَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَوْلِیَاءَہٗ مِنْ ذٰلِکَ، فَوَرَدَ الْجَوَابُ: حَالُ الْاَئِمَّۃِ فِی الْمَنَامِ حَالُھُمْ فِی الْیَقْظَۃِ لَا یُغَیِّرُ النَّوْمُ مِنْھُمْ شَیْئًا وَقَدْ اَعَاذَ اللّٰہُ اَوْلِیَاءَہٗ مِنْ لَمَّۃِ الشَّیْطَانِ کَمَا حَدَّثَتْکَ نَفْسُکَ [2]

---

[1] مناقب آل ابی طالب ج ۴، ص ۴۳۵، [2] شرح مولی محمد صالح مازندرانی ج ۷، ص ۳۲۳ ح ۱۲۔

ترجمہ :

اقرع نے کہا کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس ایک نامہ لکھا اور امام کے متعلق سوال کیا کہ آیا اسے احتلام ہوتا ہے؟ نامہ بھیجنے کے بعد میں نے اپنے دل میں کہا کہ احتلام شیطانی امور سے ہے اور یقینا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو اس سے محفوظ رکھا ہے،

پھر یہ جواب آیا کہ ائمہ "معصومین" علیہم السلام کا حال خواب اور نیند کے عالم میں بھی وہی ہے جو ان کا حال بیداری میں ہوتا ہے (اور ان کا خواب اور بیداری یکساں ہے) کہ خواب ان میں کوئی تغیر و تبدل پیدا نہیں کرتا اور یقینا اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو شیطان کے نزدیک ہونے سے محفوظ رکھا ہے جیسا کہ تیرے دل میں گذرا ہے۔

نویں حدیث

مَنْ جَحَدَ اِمَامًا مِنَ اللّٰہِ اَوْ اَزَادَ اِمَامًا لَیْسَتْ اِمَامَتُہٗ مِنَ اللّٰہِ، کَانَ کَمَنْ قَالَ «اِنَّ اللّٰہَ ثَالِثُ ثَلَاثَۃٍ»، اِنَّ الْجَاحِدَ اَمْرَ اٰخِرِنَا جَاحِدٌ اَمْرَ اَوَّلِنَا، وَالزَّائِدُ فِیْنَا کَالنَّاقِصِ الْجَاحِدِ اَمْرَنَا ؎

؎ کشف الغمہ، ج ۲، ص ۴۳۰۔

ترجمہ:

جو شخص اللہ کی طرف سے منصوب امام کا انکار کرے یا اس کے علاوہ کسی اور کو امام سمجھے کہ جس کی امامت اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو وہ اس شخص کے مانند ہے کہ جس نے «خدا کے ساتھ شرک کیا اور راہ کفر اختیار کی اور تثلیث کا قائل ہو گیا اور» کہا خدا تین (میں) کا تیسرا ہے۔ یقیناً ہمارے آخری (امام) کی امامت کا منکر ہمارے اول «امام» کی امامت کا منکر ہے اور ہم «اہلبیتؑ اور بارہ ائمہ معصومینؑ» میں کسی اور کا اضافہ کرنے والا اس شخص کے مانند ہے کہ جو (ہم) میں سے کسی کو (کم کر دینے) والا ہے اور ہماری امامت کا منکر ہے۔

دسویں حدیث

اَلْمِشْکٰاۃُ قَلْبُ مُحَمَّدٍ، عَلَیْہِ وَآلِہِ السَّلاٰمُ ۔[1]

ترجمہ:

«جو مشکوٰۃ کہ سورہ نور میں ذکر ہوا ہے، اللہ نور السمٰوات والارض مثل نورہ کمشکٰوۃ[2]، یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا منور کرنے والا ہے اس کے نور کی مثال ایک چراغ کے مانند ہے»

«مشکوٰۃ حضرت محمدؐ کا لقب ہے کہ ان پر اور ان کی آل پر سلام ہو»

[1] کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ج ۲، ص ۲۲۴، [2] سورہ نور آیت ۳۴»
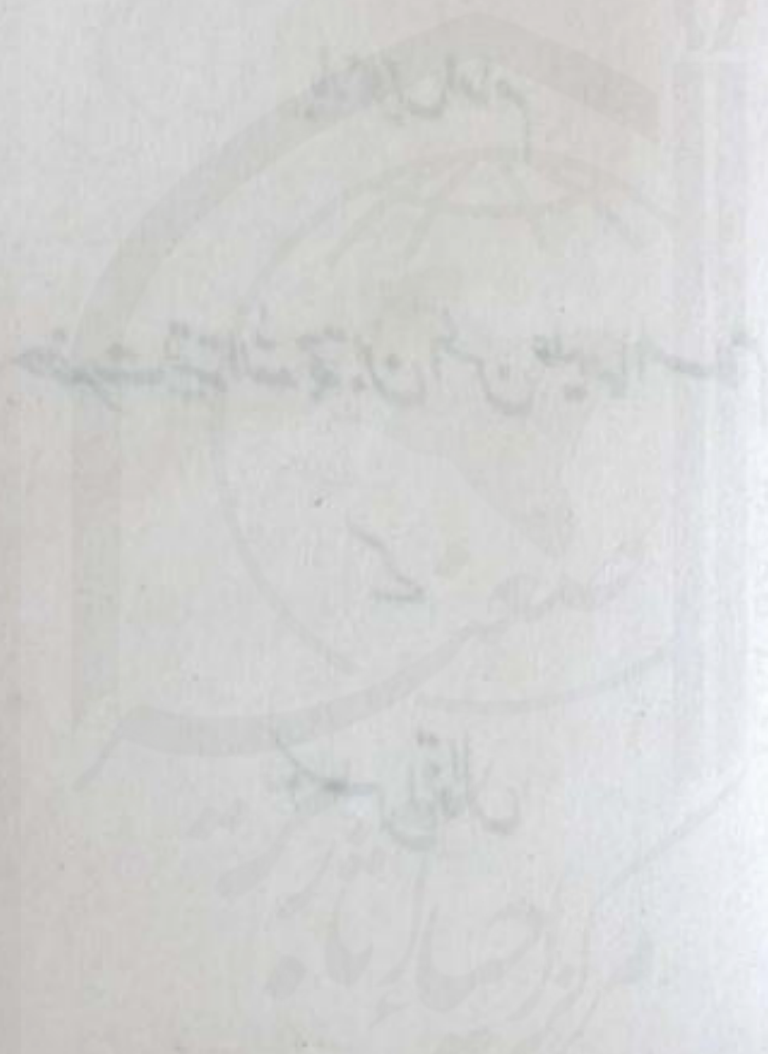
بارہویں امام

حضرت بقیۃ اللہ حجۃ بن الحسن علیہما السلام

کے

دس اقوال

پہلی حدیث

أَنَا بَقِيَّةُ اللّٰهِ فِي أَرْضِهِ وَالْمُنْتَقِمُ مِنْ أَعْدَائِهِ ۔[1]

ترجمہ، میں ہی بقیۂ خدا، اس کی زمین میں اور اس کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں ۔

دوسری حدیث

إِنِّي أَخْرُجُ حِينَ أَخْرُجُ وَلَا بَيْعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوَاغِيتِ فِي عُنُقِي ۔ وَأَمَّا وَجْهُ الْإِنْتِفَاعِ بِي فِي غَيْبَتِي فَكَالْإِنْتِفَاعِ بِالشَّمْسِ إِذَا غَيَّبَهَا عَنِ الْأَبْصَارِ السَّحَابُ وَإِنِّي

---

[1] اثبات الھداۃ ج ۳، ص ۶۶۶ و بحار الانوار، ج ۵۲، ص ۲۴۔

لَامَانٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ كَمَا اَنَّ النُّجُومَ اَمَانٌ لِاَهْلِ السَّمَاءِ ۔[1]

ترجمہ :

جس وقت کہ میرے ظہور کا امر آ پہنچے گا تو میں اس حال میں قیام کروں گا کہ طاغوتوں میں سے کسی کی بیعت میری گردن پر (میرے ذمہ) نہیں ہوگی، اور لیکن میری غیبت (کے زمانہ) میں مجھ سے انتفاع اور استفادہ کا انداز اور طریقہ اسی طرح ہے جیسے آفتاب سے انتفاع واستفادہ ہوتا ہے جبکہ ابر اسے نگاہوں سے پنہاں اور اوجھل ہو، اور میں یقیناً اہل زمین کیلئے (باعث) امان ہوں جیسے ستارے اہل آسمان کیلئے (باعث) امان ہیں ۔

تیسری حدیث

اَنَا خَاتَمُ الْاَوْصِيَاءِ وَبِي يَرْفَعُ اللّٰهُ الْبَلَاءَ مِنْ اَهْلِي وَشِيْعَتِي ۔[2]

ترجمہ :

میں نبیؐ کے اوصیاء کا خاتم اور پایان بخش ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے واسطے بلاؤں کو میرے اہل (خاندان) اور میرے شیعوں سے رفع کر دیتا ہے ۔

---

[1] بحار الانوار ج ۵۳، ص ۱۸۱ ۔ [2] کشف الغمہ فی معرفۃ الائمہ ج ۲ ص ۴۴۹ ۔

چوتھی حدیث

فَاِنَّا یُحِیطُ عِلْمُنَا بِاَنْبَائِکُمْ وَلَا یَعْزُبُ عَنَّا شَیءٌ

مِنْ اَخْبَارِکُمْ ۱؎

ترجمہ :
یقیناً ہمارا علم تمہاری (اوضاع اور) خبروں پر احاطہ رکھتا ہے اور تمہارے (احوال و) اخبار میں سے کوئی چیز ہم سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے۔

پانچویں حدیث

اِنَّہٗ اُنْہِیَ اِلَیَّ اِرْتِیَابُ جَمَاعَۃٍ مِنْکُمْ فِی الدِّیْنِ

وَمَا دَخَلَھُمْ مِنَ الشَّکِّ وَالْحَیْرَۃِ فِی وُلَاۃِ اَمْرِھِمْ، فَغَمَّنَا

ذٰلِکَ لَکُمْ لَا لَنَا، وَسَاءَنَا فِیْکُمْ لَا فِیْنَا، لِاَنَّ اللّٰہَ مَعَنَا،

فَلَا فَاقَۃَ بِنَا اِلٰی غَیْرِہٖ، وَالْحَقُّ مَعَنَا، فَلَنْ یُوحِشَنَا مَنْ قَعَدَ

عَنَّا، وَنَحْنُ صَنَائِعُ رَبِّنَا وَالْخَلْقُ بَعْدُ صَنَائِعُنَا ۲؎

۱؎ بحار الانوار ج ۵۳ ص ۱۷۵۔ ۲؎ احتجاج، جلد ۲، ص ۲۷۸۔

ترجمہ :

یہ خبر مجھے پہنچی ہے کہ تم میں سے ایک گروہ دین میں مردّد ہوگیا ہے اور اپنے صاحبان امر » اور ائمہ معصومین « کے بارے میں دوچار شک وحیرت ہوگیا ہے، اس واقعہ نے ہم کو غمناک کردیا البتہ تمہاری خاطر نہ کہ خود اپنی خاطر، اور ہم کو اندوھناک کردیا البتہ تمہارے متعلق نہ کہ خود اپنے متعلق اسلئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے پس ہم کو اس کے علاوہ کسی اور کی احتیاج اور نیاز نہیں ہے، اور حق ہمارے ساتھ ہے، پس اس وجہ سے کوئی شخص ہمیں وحشت میں نہیں ڈال سکتا جو کہ ہمیں چھوڑ دے (اور ہمارے احکام کی اطاعت نہ کرے) ہم اپنے رب کی مخلوقات ہیں اور پھر تمام مخلوقات ہماری صنائع اور مخلوقات ہیں۔

چھٹی حدیث

أَوَ مَا رَأَيْتُمْ كَيْفَ جَعَلَ اللهُ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوُونَ إِلَيْهَا؛ وَأَعْلَاماً تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ، كُلَّمَا غَابَ عَلَمٌ بَدَا عَلَمٌ، وَإِذَا أَفَلَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ؟ فَلَمَّا قَبَضَهُ اللهُ إِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللهَ أَبْطَلَ دِينَهُ وَقَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ؟! كَلَّا، مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَيَظْهَرَ

اَمْرُ اللہِ وَھُمْ کَارِھُوْنَ ۔[1]

ترجمہ :

کیا تم سب نے نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے امام سابق "حضرت امام حسن عسکری ؑ" تک ایسے قلعے اور پناہ گاہیں قرار دیں کہ جن میں تم نے پناہ لی؟ اور ہدایت کے پرچم وعلم بلند کئے تاکہ تم ان کے وسیلے سے رستہ تلاش کرو اور ہدایت قبول کرو؟ جیسا کہ جب (بھی) کوئی علم ہدایت غائب اور ناپدید ہوا دوسرا علم ہدایت ظاہر ہوگیا، اور جب (بھی) کوئی ستارہ ڈوبا دوسرا ستارہ طالع ہوگیا، آیا تم سب نے یہ گمان کرلیا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کردیا اور اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان سبب کو "یعنی وجود حجت کہ جس سے خالق و مخلوق کے درمیان رشتۂ ارتباط قائم ہے" قطع کردیا؟ ہرگز اور ہرگز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہوسکتا ہے یہاں تک کہ قیامت آجائے اور امر الٰہی آشکار ہوجائے اس حال میں کہ وہ لوگ ناپسند کرتے ہیں۔

ساتویں حدیث

اَوَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنْتِظَامَ اَئِمَّتِہِمْ بَعْدَ

---

[1] کتاب الغیبۃ، تالیف شیخ الطائفہ طوسی، ص ۱۷۳ و الاحتجاج، ج ۲، ص ۲۷۸۔

بَیْنَہُمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ اِلٰی اَنْ اَفْضَی الْاَمْرُ بِاَمْرِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اِلَی الْمَاضِیْ ۔ یَعْنِی الْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْہِ ۔ فَقَامَ مَقَامَ آبَائِہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ یَہْدِیْ اِلَی الْحَقِّ وَاِلٰی طَرِیْقٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۔ کَانَ نُوْرًا سَاطِعًا وَّقَمَرًا زَاہِرًا ۔ اِخْتَارَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ لَہٗ مَا عِنْدَہٗ ، فَمَضٰی عَلٰی مِنْہَاجِ آبَائِہٖ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ عَلٰی عَہْدٍ عَہِدَہٗ ، وَ وَصِیَّۃٍ اَوْصٰی بِہَا اِلٰی وَصِیٍّ سَتَرَہُ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ بِاَمْرِہٖ اِلٰی غَایَۃٍ ، وَاَخْفٰی مَکَانَہٗ بِمَشِیَّتِہٖ لِلْقَضَاءِ السَّابِقِ وَ الْقَدَرِ النَّافِذِ وَفِیْنَا مَوْضِعُہٗ وَلَنَا فَضْلُہٗ [۱]

ترجمہ :

کیا لوگ اپنے نبیؐ کے بعد اپنے ائمہؑ کے انتظام " اور تسلسل " سے آگاہ نہیں ہیں کہ ایک " دوسرے " ایک کے بعد آتا رہا یہاں تک کہ امر امامت اللہ عزّوجلّ کے حکم سے امام سابق (یعنی حضرت امام حسن ابن علی العسکری علیہ السلام) تک پہنچا ،

---

[۱] بحار الانوار ، ج ۵۳ ص ۱۹۱ ۔

پس آنحضرتؑ اپنے آباد طاہرین کے جانشین ہوئے (اور منصب امامت پر فائز ہوئے) وہ لوگوں کی حق اور صراط مستقیم کی طرف ہدایت کرتے تھے، وہ ایک تابناک نور اور درخشاں ماہتاب تھے کہ جو کچھ (مرتبہ اور فضیلت) ان کے پاس تھا اللہ عزّوجلّ نے ان کیلئے منتخب کیا تھا، پس وہ اپنے آباد طاہرین کے مانند ان کے راستہ پر قدم بہ قدم (چلے اور ان کی اسی روش اور) راہ روشن کو طے کیا یہاں تک اس دنیا سے گذر گئے اس عہد پر کہ جس کا وعدہ کیا تھا اور اس وصیّت پر کہ جس کی اپنے جانشین اور وصی سے وصیّت کی کہ اللہ عزّوجلّ نے ان کے وصی کو اپنے حکم سے ایک مدّۃ کی انتہا تک پوشیدہ رکھا ہے اور اپنی مشیت سے اس کے مکان اور جائیگاہ کو مخفی رکھا ہے حکم گذشتہ اور تقدیر نافذ کی خاطر اور اس "وصایت وجانشینی" کا محل ہم میں ہے اور اس کی فضیلت و برتری ہمارے ہی لئے ہے۔

آٹھویں حدیث

أَنَا الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ، أَنَا الَّذِي أَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِهٰذَا السَّيْفِ - وَأَشَارَ إِلَيْهِ - فَأَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطاً وَعَدْلاً كَمَا مُلِئَتْ جَوْراً وَظُلْماً [۱]

---

[۱] کمال الدین وتمام النعمۃ، ج ۲، ص ۵۱۴، وبحار الانوار ج ۵۳، ص ۱۸۱۔

ترجمہ:

میں ہی قائم آل محمدؐ ہوں " پھر اپنی ذوالفقار کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ! " میں وہی ہوں کہ آخری زمانہ میں اس تلوار کے ساتھ خروج (اور ظہور) کرونگا ، پس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح کہ وہ ظلم وستم سے بھری ہو گی

نویں حدیث

قُلُوبُنَا اَوْعِيَةٌ لِمَشِيَّةِ اللّٰهِ، فَاِذَا شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى شِئْنَا، وَاللّٰهُ يَقُولُ: وَمَا تَشَاؤُنَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ [۱]

ترجمہ:

ہمارے دل مشیّت الٰہی کے ظرف ہیں، پس جب اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز چاہی وہ ہم نے بھی چاہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ " قرآن میں " ارشاد فرماتا ہے کہ! " تم لوگ نہیں چاہتے ہو مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے جو کہ تمام عالمین کا پروردگار ہے [۲]

---

[۱] کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ، ج ۲، ص ۴۹۹، و اثبات الھداۃ، ج ۳ ص ۶۸۳۔

[۲] سورہ تکویر آیۃ ۲۹۔

دسویں حدیث

ثُمَّ قَبَضَهُ [إِلَيْهِ] صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَمِيدًا
فَقِيدًا سَعِيدًا وَجَعَلَ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَى أَخِيهِ وَ
ابْنِ عَمِّهِ وَوَصِيِّهِ وَوَارِثِهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ إِلَى
الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وُلْدِهِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، أَحْيَا بِهِمْ دِينَهُ
وَأَتَمَّ بِهِمْ نُورَهُ وَجَعَلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ إِخْوَتِهِمْ وَبَنِي عَمِّهِمْ
وَالْأَدْنَيْنَ فَالْأَدْنَيْنَ مِنْ ذَوِي أَرْحَامِهِمْ فَرْقًا بَيِّنًا،
تُعْرَفُ بِهِ الْحُجَّةُ مِنَ الْمَحْجُوجِ وَالْإِمَامُ مِنَ الْمَأْمُومِ، بِأَنْ
عَصَمَهُمْ مِنَ الذُّنُوبِ وَبَرَّأَهُمْ مِنَ الْعُيُوبِ وَطَهَّرَهُمْ مِنَ
الدَّنَسِ وَنَزَّهَهُمْ مِنَ اللَّبْسِ وَجَعَلَهُمْ خُزَّانَ عِلْمِهِ وَ
مُسْتَوْدَعَ حِكْمَتِهِ وَمَوْضِعَ سِرِّهِ وَأَيَّدَهُمْ بِالدَّلَائِلِ،
وَلَوْلَا ذٰلِكَ لَكَانَ النَّاسُ عَلَى سَوَاءٍ وَلَادَّعَى أَمْرَ اللّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ كُلُّ أَحَدٍ وَلَمَا عُرِفَ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا الْعِلْمُ مِنَ الْجَهْلِ [1]

---

[1] الاحتجاج، طبع نجف ج ۲، ص ۲۸۰

ترجمہ ،

اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ کو اس حال میں وفات دی کہ وہ حمید و فقید و سعاد تمند تھے اور آنحضرتؐ کی وفات کے بعد امر " ولایت و خلافت " کو ان کے بھائی اور ابن عمؑ اور وصی اور وارث حضرت علی ابن ابی طالبؑ کے لئے قرار دیا پھر ان کی نسل سے دگیارہ ائمہ معصومین " اوصیاء کو یکے بعد دیگرے امر امامت کیلئے منصوب کیا، اللہ تعالیٰ نے (نبی اکرمؐ کے ان بارہ خلفاء برحق اور ائمہ معصومینؑ) کے ذریعہ اپنے دین کو زندہ کیا اور اپنے نور کو کامل کیا اور ان حضراتؑ اور ان کے تمام بھائیوں اور بنی عم اور ان کے تمام ادنیٰ اور پائینی قرابت داروں کے درمیان ایک آشکارا فرق رکھا ہے تاکہ حجت الٰہی کو محجوج (عام لوگوں) سے اور امام کو ماموم سے پہچانا جاسکے اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضراتؑ کو تمام گناہوں سے محفوظ و معصوم رکھا ہے اور تمام نقائص اور عیبوں سے بری قرار دیا ہے اور ہر پلیدی سے پاک رکھا ہے اور تمام شبہات سے منزہ اور مبرا رکھا ہے اور اپنے علم کا خزینہ دار اور اپنی حکمت کی جائگاہ اور اپنے راز کا محل قرار دیا ہے اور اپنی روشن نشانیوں سے ان حضراتؑ کی تائید فرمائی ہے۔

اور اگر ایسا نہ ہو تو تمام لوگ یکساں اور برابر ہو جاتے اور ہر کس و ناکس اللہ عزّ و جلّ کی طرف سے مرتبہ خلافت و امامت کا دعویٰ کرنے لگتا اور حق باطل سے پہچانا نہ جاتا اور علم حقیقی جہل و نادانی سے جدا " نہ جانا جاتا اور الگ " نہ ہوتا۔

فہرست

انصاریان پبلیکیشنز

پوسٹ بکس نمبر ۱۸۷ ـ ۳۷۱۸۵

قم جمہوری اسلامی ایران

ٹیلی فون نمبر ۷۴۱۷۴۴